

قرآنی آیات و حدیث مبارکہ، فتاویٰ جات میں غیر مقلدین کے تحریری کارناموں کا بیان۔



تذکرۃ الغائبین

علی

تحریف الغائبین

جسے خفیوں کو جگانے ہو شیاء خبردار کرنے والی کتاب۔



مناظر اسلام محقق اہلسنت و خیریت شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی



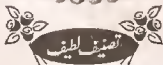


يُخَصِّرُ قَوْلَ الْكَلِمَةِ عَنْ شَوَاضِعِهِ - (القرآن الكريم)

تنبيه الغافلين على تحريف الغالين

يعني

غیر مقلدین کے تحریفی کارنامے











شيخ الحديث مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیوی



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم ہلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- ★ نام کتاب  تنبيه الغافلین علی تحریف الغالین
- ★ تصنیف لطیف  مناظر اسلام شیخ الحدیث
حافظ حبیب اللہ ڈیروی
- ★ زیر اہتمام  قاری امان اللہ عثمانی
- ★ سن اشاعت  شوال المکرم دسمبر ۲۰۰۴ء
- ★ تعداد اشاعت  ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
- ★ ناشر  جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم
بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان
- ★ قیمت  ۰۰ روپے
- ★ فون برائے رابطہ  0961- 711364



ملنے کے پتہ جات

☆ مکتبہ امدادیہ۔ بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

☆ مکتبہ سید احمد شہید۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ آب حیات۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قاسمیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ تالیقات ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مدنیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ ظلیل۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اخوت۔ مچھلی مارکیٹ لاہور

☆ دارالہدیٰ پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ علم و عرفان پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الحسن۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الخیر۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مکیہ۔ مکی مسجد یو۔ ایسٹیشن لاہور

☆ ناظم ادارہ نشر اشاعت نصرۃ العلام گوجرانوالہ

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ۔ اردو بازار گوجرانوالہ



☆ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام - جہلم

☆ مکتبہ رشیدیہ - راجہ بازار، راولپنڈی

☆ مکتبہ فریدیہ - ای سیون اسلام آباد

☆ اعوان شیشتری - اردو بازار چکوال

☆ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام - محلہ زاہد آباد حنفرو

☆ اسلامی کتب خانہ - اڈا گامی ایبٹ آباد

☆ اسلامی کتب خانہ - بلاک نمبر ۱ سرگودھا

☆ امام اعظم ابو حنیفہ اکیڈمی - بلاک نمبر ۶ چیچہ وطنی

☆ مکتبہ رشیدیہ - سائیوال شہر

☆ جامعہ قاسم العلوم - فقیر والی ضلع بہاولنگر

☆ مکتبہ امدادیہ - ملتان ، ☆ مکتبہ حقانیہ - ملتان

☆ مکتبہ مجیدیہ - ملتان

☆ مکتبہ محمودیہ گل نمبر ۷ شیراز پارک فیصل آباد

☆ مکتبہ العارفی نزد جامعہ امدادیہ - فیصل آباد

☆ ملک کتب خانہ - فیصل آباد

☆ مکتبہ کشمیر - چنیوٹ بازار فیصل آباد

☆ اسلامی کتب خانہ - علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ حلیمہ - جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی

☆ کتب مظہری - گلشن اقبال کراچی

☆ مکتبہ حسنی - احسن العلوم گلشن اقبال کراچی



حسن ترتیب

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
43	مسند ابی حوان کا حوالہ	9	اقتضایا زنا شر
45	الاعتصام کا حوالہ	12	احوال مصنف دام مجہد
47	تحریف نمبر ۵ کا جہونا الزام	17	احناف حضرات پر تحریفات کا جہونا الزام
49	مسند حمیدی دیوبند کا حوالہ	17	تحریف نمبر ۱ کا جہونا الزام
51	مسند حمیدی خانقاہ سراجیہ کنڈیاں کا حوالہ	20	درج تقلید والے مؤلف کی گپ شپ ملاحظہ ہو
52	تحریف نمبر ۶ کا الزام	20	تحریف نمبر ۲ کا جہونا الزام
53	تحریف نمبر ۷ کا جہونا الزام	23	بسنن ابی داؤد کا حوالہ
53	ابوداؤد میں تیسری تحریف	24	بسنن ابی داؤد کا حوالہ
54	تحریف نمبر ۸ کا جہونا الزام حضرت شیخ الہندؒ پر	26	سیر اعلام النبلاء کا حوالہ
56	غیر مقلدین کی خیانات و تحریفات (تحریف نمبر ۱)	30	المغنی ابن قدامہ کا حوالہ
57	تحریف نمبر ۲	33	جامع المسانید و السنن کا حوالہ
59	تحریف نمبر ۳	36	تحریف نمبر ۳ کا جہونا الزام
60	تحریف نمبر ۴	41	تحریف نمبر ۴ کا الزام ابو حوانہ میں تحریف

75	تحریف نمبر ۲۳	62	تحریف کا مقصد
76	تحریف نمبر ۲۴	63	کتاب الضعفاء کا حوالہ
76	تحریف نمبر ۲۵	65	تحریف نمبر ۵
76	تحریف نمبر ۲۶	65	تحریف نمبر ۶
76	تحریف نمبر ۲۷	66	تحریف نمبر ۷
77	تحریف نمبر ۲۸	67	اشادۃ الشکا حوالہ
77	تحریف نمبر ۲۹	69	جمود و تحریف نمبر ۸
77	تحریف نمبر ۳۰	70	خیانت و معنوی تحریف نمبر ۹
78	تحریف نمبر ۳۱	71	تحریف نمبر ۱۰
78	تحریف نمبر ۳۲	71	تحریف نمبر ۱۱
78	تحریف نمبر ۳۳	72	تحریف نمبر ۱۲
79	تحریف نمبر ۳۴	72	تحریف نمبر ۱۳
79	تحریف نمبر ۳۵	72	تحریف نمبر ۱۴
79	تحریف نمبر ۳۶	73	تحریف نمبر ۱۵
79	تحریف نمبر ۳۷	73	تحریف نمبر ۱۶
79	تحریف نمبر ۳۸	73	تحریف نمبر ۱۷
80/81	غذیۃ الطالبین اصلی و محرف کا حوالہ	73	تحریف نمبر ۱۸
82	تحریف نمبر ۳۹	74	تحریف نمبر ۱۹
83	تحریف نمبر ۴۰	74	تحریف نمبر ۲۰
84	تحریف نمبر ۴۱	74	تحریف نمبر ۲۱
84	تحریف نمبر ۴۲	75	تحریف نمبر ۲۲

98	تحریف نمبر ۶۳	86	تحریف نمبر ۴۳
98	تحریف نمبر ۶۵	86	تحریف نمبر ۴۴
98	تحریف نمبر ۶۶	87	تحریف نمبر ۴۵
99	تحریف نمبر ۶۷	88	تحریف نمبر ۴۶
99	تحریف نمبر ۶۸	88	تحریف نمبر ۴۷
99	تحریف نمبر ۶۹	88	تحریف نمبر ۴۸
100	تحریف نمبر ۷۰	89	تحریف نمبر ۴۹
100	تحریف نمبر ۷۱	89	تحریف نمبر ۵۰
100	تحریف نمبر ۷۲	90	تحریف نمبر ۵۱
101	تحریف نمبر ۷۳	90	تحریف نمبر ۵۲
101	تحریف نمبر ۷۴	92	تحریف نمبر ۵۳
101	تحریف نمبر ۷۵	93	تحریف و خیانت نمبر ۵۴
101	تحریف نمبر ۷۶	94	تحریف نمبر ۵۵
102	تحریف نمبر ۷۷	94	تحریف نمبر ۵۶
102	تحریف نمبر ۷۸	94	تحریف نمبر ۵۷
102	تحریف نمبر ۷۹	95	تحریف نمبر ۵۸
102	تحریف نمبر ۸۰	97	تحریف نمبر ۵۹
102	تحریف نمبر ۸۱	97	تحریف نمبر ۶۰
103	تحریف نمبر ۸۲	97	تحریف نمبر ۶۱
103	تحریف نمبر ۸۳	97	تحریف نمبر ۶۲
103	تحریف نمبر ۸۴	98	تحریف نمبر ۶۳

108	تحریف نمبر ۱۰۳	103	تحریف نمبر ۸۵
108	تحریف نمبر ۱۰۳	104	تحریف نمبر ۸۶
109	تحریف نمبر ۱۰۵	104	تحریف نمبر ۸۷
109	تحریف نمبر ۱۰۶	104	تحریف نمبر ۸۸
109	تحریف نمبر ۱۰۷	104	تحریف نمبر ۸۹
109	تحریف نمبر ۱۰۸	105	تحریف نمبر ۹۰
110	تحریف نمبر ۱۰۹	105	تحریف نمبر ۹۱
110	تحریف نمبر ۱۱۰	105	تحریف نمبر ۹۲
110	تحریف نمبر ۱۱۱	105	تحریف نمبر ۹۳
110	تحریف نمبر ۱۱۲	106	تحریف نمبر ۹۴
111	تحریف نمبر ۱۱۳	106	تحریف نمبر ۹۵
111	تحریف نمبر ۱۱۴	106	تحریف نمبر ۹۶
111	تحریف نمبر ۱۱۵	106	تحریف نمبر ۹۷
112	تحریف نمبر ۱۱۶	107	تحریف نمبر ۹۸
112	تحریف نمبر ۱۱۷	107	تحریف نمبر ۹۹
114	اہم ضروری نوٹ	107	تحریف نمبر ۱۰۰
115	تحریف نمبر ۱۱۸	108	تحریف نمبر ۱۰۱
116	کتاب الوہم والالہام کا حوالہ	108	تحریف نمبر ۱۰۲



افتتاحیہ از ناشر

﴿ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۝ ﴾

امابعد: محترم قارئین کرام کتاب تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین آپ کے ہاتھوں میں ہے زیر نظر کتاب بہت ہی اہم موضوع پر لکھی گئی ہے جس کی طرف آج تک کسی حنفی عالم دین نے توجہ نہیں دی ہے سوئے ہوئے بے خبر اپنے احناف حضرات کو تنبیہ کرتے ہوئے جگاتے ہوئے ہوشیار خبردار کیا گیا ہے کہ آپ حضرات کی بے خبری اور عدم توجہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مقلدین نے تحریفات اور خیانتیں کرتے ہوئے قرآن پاک کی آیات میں تحریفیں حدیث مبارکہ میں خیانتیں و تحریفیں کرتے ہوئے اپنی مرضی من مانی سینہ زوری چوری چالاکی مکاری کرتے ہوئے متون کو بدل ڈالا ہے دین میں تحریف کرنا دینی کتابوں کو تحریفیں خیانتیں کر کے خراب کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے لیکن اس دور میں غیر مقلدین نے یہودیوں کے نقش قدم پر چل کر اس فریضے کو اچھے طریقے سے سرانجام دیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین خیانتیں تحریفات بددیانتیاں خود کرتے ہیں اور جھوٹا الزام حنفیوں پر لگاتے ہیں جیسے مثال مشہور ہے (چور اُلٹا کو تو ال کو ڈانٹے) اور دوسری مثال مشہور (چور مچائے شور) ان دونوں مثالوں کا مصداق غیر مقلدین ہیں ہوا پرستی دنیوی خواہشات اور اپنے جھوٹے مسلک کے لئے قرآن پاک احادیث طیبہ اور اسلامی کتابوں میں تحریفات خیانتیں بددیانتیاں ٹھونسنا مذہب اسلام اہل اسلام کو بدنام اور اپنے دین کو مسخ کر کے درہم برہم کرنا ہے یہ غیر مسلموں منافقوں اور اسلام دشمنوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبردست سازش اور مضروبہ بندی کا مکروہ حصہ ہے چنانچہ حافظ محمد اسماعیل اسد غیر مقلد حافظ آباد والے رسالہ (دین میں تحریف اور بدعت کے اسباب) اپنی تصدیق میں حمد و ثناء کے بعد لکھتے ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکام و شرائع میں تغیر و تبدل اور کسی قسم کی ترمیم کا نام تحریف ہے اور اس ترمیم کا حق خود ذات اقدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں دیا گیا ملاحظہ ہو قرآن حکیم کی آیت قُلْ مَا يَكُونُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَ لَهُ مِنْ بَلَقَاءِ نَفْسِيْ الْاَيَةُ (پ ۱۱) مشرکین مکہ کے قرآن حکیم کو بدلنے یا ترمیم کرنے کے مطالبہ پر اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ دیجئے کہ قرآن حکیم میں تبدیلی یا ترمیم میرے دائرہ اختیار میں نہیں الغرض دین میں تحریف نہایت مذموم اور بدترین امر ہے بنا بریں سابقہ کئی اقوام تباہ و برباد کر دی گئی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے متعلق قرآن پاک میں ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ الْاَيَةُ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کرتے تھے چنانچہ ان کی شکلیں مسخ کر دی گئیں۔ (اور بندر خنزیر بنا دیا گیا) (ص نمبر ۳) اب دیکھیں کہ خود غیر مقلد کہہ رہے ہیں کہ خیانتیں تحریفیں کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور ان محرفین کو بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہے لیکن جب آپ زیر نظر کتاب تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین پڑھیں گے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن اور محرف ہیں خائن خود الزام دوسروں پر دراصل ہماری اور غیر مقلدین کی مثال یوں ہے کہ ایک باندہ تھا وہ مالک نے گھر میں باندہ رکھا تھا لیکن جب مالک گھر سے چلا جاتا تھا تو وہ بندر گلے سے رسی نکال کر دودھ پی جاتا تھا اور جھاگ پھڑے کے منہ پر مل دیتا تھا اور اس کی رسی چھوڑ دیتا تھا مالک جب آتا تو دیکھتا تھا کہ دودھ پی لیا گیا ہے اور پھڑا ہی کھلا ہے اور جھاگ بھی اس کے منہ پر ملا ہوا ہے تو وہ پھڑے کو مارتا تھا اور بندر دل ہی دل میں خوب ہنستا اور خوش ہوتا یہ کاروائی روزانہ کی ہوتی تھی آخر مالک نے ایک دن سوچا اور دیکھا کہ پھڑا بیچارہ بالکل کمزور ہو گیا ہے اور بندر خوب پل گیا ہے تو مالک ایک دن گھر میں چھپ کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ بندر نے اپنے گلے سے رسی کھولی اور دودھ پی گیا اور پھڑے کو کھول کر اس کے منہ پر جھاگ مل دی تو تب مالک کو پتہ چلا کہ یہ بندر کی بہت بڑی ڈرامہ بازی اور چالاکی ہے اسی

طرح غیر مقلدین حدیث کی کتابوں میں تحریف خود کرتے ہیں اور جھوٹا رونا روتے ہیں کہ احناف حضرات نے تحریف کی ہے اسی بندروالی مثال کے ساتھ ایک دوسری مثال بھی سنس والی یاد آئی ایک دفعہ حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد اپنے بیان میں کہہ رہے تھے کہ شیر کے چار پاؤں ہیں اور بھیسن کے چار ٹھن ہیں ایک ٹھن سے خفیوں نے دودھ نکال لیا ایک سے مالکیوں نے ایک سے حنبلیوں نے ایک سے شافعیوں نے اور ہم نے کیا کیا سارا دودھ لے کر پورا مکھن خود کھا لیا اور کسی ان کے منہ پر دے ماری (واہ کیا خوب مثال ہے ظاہر ہے یہ بندر والا کام تو ہونا تھا خواہ مخواہ ہمارے منہوں پر کسی ملنی بھی لیکن ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ جناب چار ٹھنوں سے تو دودھ نکال لیا خفیوں مالکیوں حنبلیوں شافعیوں نے لیکن وہ پانچواں ٹھن کونسا تھا جس سے سارا دودھ آپ غیر مقلدین نے نکال کر پورا مکھن خود کھا گئے لیکن محترم قارئین کرام غیر مقلدین ہم کو یہ بتائیں گے نہیں کیونکہ اس تحریف و خیانت کرنے کی مذموم عادت ہو گئی ہے بھر حال مناظر اسلام محقق اہل سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ صاحب ڈیروی دام مجدہم نے غیر مقلدین حضرات کی تحریفات پر قلم اٹھایا ہے اور اپنے اُپر الزامات کا خوب جواب دیا ہے حضرت شیخ الحدیث کی زیر نظر کتاب پڑھ کر آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصل محرف اور خائن کون ہے اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ اس کتاب کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور تمام مسلمانوں کو ایمان کی سلامتی نصیب فرمائیں (آمین ثم آمین)

لہی خیر کرنا دور فتنہ آخر زماں آیا
رہے ایماں و دین سالم کہ وقت امتحاں آیا



احوال مصنف دام مجدہم

محترم قارئین کرام حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی دام مجدہم کی ولادت 1946ء میں بستی خانہ شریف تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب المعروف حافظ کالو مرحوم المتوفی 27 رجب 1388ھ 20 اکتوبر 1968ء سے پڑھا سکول کی تعلیم یرائمری تک بستی سلیمی ڈاکخانہ پروا تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کی پھر بعد اس کے مولانا موصوف کے والد محترم ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں تشریف لے آئے اور کرایہ پر ایک مکان لیا۔ اور شہر ڈیرہ میں سکون پذیر ہو گئے، امامت و تدریس کرنی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات بھی ڈیرہ شہر میں ہوئی اور اپنی بستی خانہ شریف کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا ڈیروی صاحب نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحی صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہیں اور اسی سال رمضان المبارک 1957ھ میں دورہ تفسیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور بیعت کا شرف بھی ان سے حاصل ہوا۔ پھر 1958ء میں علم صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مدرسہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا حافظ عبدالحق صاحب مرحوم نابینا سے پڑھیں۔ پھر حضرت مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم آف دریا خان نے جو نعمانیہ صالحیہ میں انتہائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ حضرت ڈیروی صاحب کو مشورہ دیا کہ یہاں نعمانیہ صالحیہ میں محنت کا ماحول نہیں ہے آپ ہمارے شیخ حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے پاس نڑھال چلے جائیں تو آپ محنت کر کے وہاں بہت کچھ حاصل کر لیں گے۔ مولانا ڈیروی موصوف نے ان سے کہا کہ میں نڑھال کا واقف نہیں ہوں تو مولانا غلام فرید صاحب نے فرمایا کہ میں ایک خط آپ کو

حضرت شیخ مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے نام لکھ دیتا ہوں دوسرا وہاں حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی ہیں ان کے نام لکھ دیتا ہوں۔ یہ دونوں خط مولانا ڈیروی صاحب لے کر نڈھال چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ محترم حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم اسی سال یعنی 1959ء میں دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں چلے گئے ہیں مولانا ڈیروی دام مجدہم فرماتے ہیں کہ میں نڈھال سے واپس پیدل کبیر والہ آگیا اور ٹرنگ سر پر رکھا ہوا تھا جب دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ عصر سے کچھ پہلے پہنچا اور مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی کا پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ شیشم کے درخت کے نیچے جلالین شریف کا مطالعہ کر رہے ہیں تو میں نے دو خط نکالے اور حضرت حافظ کے حوالے کئے انہوں نے فرمایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بڑا دور دراز کا سفر کر کے آپ آئے ہیں۔ اور دارالعلوم عیدگاہ میں جگہ نہیں ہے دارالعلوم طلباء سے پُر ہو چکا ہے حضرت استاذ محترم صاحب بھی وہاں تشریف لائے تو حافظ اللہ بخش صاحب دام مجدہم نے انہیں مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم کا خط دیا۔ حضرت استاذ مکرم بنے اور فرمایا حافظ جی ملتان پیروں سے پُر ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا یہ بھی تو دور دراز کا سفر کر آیا ہے حضرت استاذ محترم نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے حضرت ڈیروی صاحب فرماتے ہیں دو تین دن تو میں ساتھیوں کے ساتھ شریک رہ کر روٹی کھاتا رہا اور پریشان بھی رہا کہ داخلہ نہیں ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا کہ مدرسے کا قانون بن گیا کہ اسباق اردو میں پڑھائے جائیں گے۔ تو تیرہ ساتھی سرائیکی والے مدرسے سے چلے گئے اور میری جگہ بن گئی حضرت شیخ مکرم نے صرف پڑھائی اور حق ادا کر دیا اور چند نحو کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھا دی۔ حضرت مولانا منیر احمد صاحب آف کھر وڑیکا بھی میرے ساتھی تھے اور ہم نے صرف و نحو کی کتابیں زبانی یاد کی تھیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسطی نمبروں پر پاس ہو گیا اور یہاں کی پڑھائی نے ایسا مزہ دیا کہ چار سال مسلسل پڑھائی کی تیسرے سال جب شرح جامی

ونور الانوار کا تھا تو حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی والے ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے اور ڈیروی صاحب کا امتحان لیا ڈیروی صاحب کو جوابات بالکل یاد تھے۔

حضرت بہت خوش ہوئے اور ڈیروی صاحب کے والد صاحب کو فرمایا کہ حبیب اللہ کو دوبارہ دورہ تفسیر کے لئے بھیجو۔ اب اچھا سمجھدار ہو گیا ہے اب دورہ تفسیر خوب سمجھ جائے گا تو پھر حضرت کے فرمان کے مطابق دورہ تفسیر کے لئے دوبارہ گئے اور دورہ تفسیر پڑھا۔ پھر 1965ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان چوکی چولہے یک میں ایک سال لگایا۔ وہاں حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی صاحب دام مجدہم سے شرح چیمینی و تصریح و شرح عقائد و خیالی و توضیح و تلویح پڑھی مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا فیض احمد صاحب دام مجدہم سے پڑھی۔ بیضاوی شریف حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب فاضل دیوبند مرحوم سے پڑھیں پھر دورہ حدیث شریف کے لئے 1965ء 1966ء میں دورہ حدیث نضرۃ العلوم گوجرانوالہ میں امام اہلسنت محدث اعظم حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی دام مجدہم وغیرہم سے پڑھا اور فراغ حاصل کیا۔

حضرت ڈیروی صاحب کی 1966ء کے آخر میں شادی ہوئی دو یا تین بچے بھی پیدا ہو چکے تھے ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ کہ جاٹل حافظ مصلیٰ پر رمضان المبارک میں آگے ہوتا ہے اور تم عالم بن کر پیچھے کھڑے ہوتے ہو تمہارے لئے شرم کی بات ہے تو حضرت ڈیروی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ مرحومہ سے کہا کہ آپ دعاء کریں تو میں قرآن مجید یاد کرتا ہوں تو تین سال کے اندر قرآن مجید خود یاد کر کے ملتان الصبح کے لئے حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور مقتدیوں کو رمضان المبارک میں تراویح میں سنایا اور پھر مسلسل 18 سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید ہر سال رمضان المبارک میں سنایا۔ عرصہ نو

سال تدریس سے محروم رہے پھر 1975ء 1395ھ میں پڑھانے کا موقع ملا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اتر ا۔ قائد آباد ضلع میانوالی مولانا محمد امین مماتی کے ہاں وہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھڑ جانے کی وجہ سے مولانا محمد امین صاحب نے جواب دے دیا۔ پھر 1976ء 1396ھ میں جامعہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا میں موقوف علیہ الدورہ تک پڑھایا۔

1977ء 1397ھ جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا احمد شعیب صاحب دام مجدہم کے ہاں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ پھر 1978ء 1398ھ مسجد نظام خان میں جامعہ قاسمیہ میں پڑھایا۔ یہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع انبیاء علیہم السلام چھڑ گیا تو حضرت ڈیروی صاحب یہاں سے مستعفی ہو گئے اور نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں چلے گئے۔ پھر یہاں سے جامع عید گاہ کلاں ڈیرہ میں مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب کے پاس چلے گئے پھر یہاں سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب دام مجدہم کے پاس خانقاہ سراجیہ کنڈیاں چلے گئے اور یہاں دو سال پڑھایا۔ پھر یہاں سے ایک سال نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں پڑھایا پھر یہاں سے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں اپنے تیئین کے زیر سایہ آٹھ سال 1985ء تا 1992ء تک حدیث کی خدمت کی اور نائب شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیئے پھر اپنے گھر ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک نئے مدرسہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان کی سنگ بنیاد بدست مبارک اپنے شیخ مکرم امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ 3 اپریل 1993ء 10 شوال المکرم 1413ھ کو رکھی گئی اور وہاں چھوٹی کتابوں کی تدریس کی پھر یہاں سے جامعہ قاسم العلوم فقیر والی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے پانچ سال فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جنوری 2003ء مطابق شوال 1423ھ جامعہ العلوم الاسلامیہ۔ ایف ٹو۔ میرپور آزاد کشمیر میں گذارا۔ پھر

2004ء/1424ھ جامعہ قاسم العلوم فقیر والی واپس چلا گئے اور یہ سال وہاں گزارا اور اب بھی ارادہ ہے کہ فقیر والی میں 2005ء/1425ھ گزارنے کا اور اس کے بعد حضرت ڈیروی صاحب نے جو اپنا اوراہ بتایا ہے محلہ بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں بقایا زندگی انشا اللہ تعالیٰ اپنے ادارے کی مزید تعمیر و ترقی کے لئے گھر ڈیرہ اسماعیل خان ہی میں رہنے کا مستقل پروگرام ہے، یہ مصنف کتاب ہذا صاحب تصانیف کتب کثیرہ مناظر اسلام محقق اہلسنت حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب دام مجد ہم کی زندگی کے کچھ حالات تھے جو ہدیہ قارئین کرام کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈیروی صاحب دام مجد ہم کی عمر علم و عمل میں مزید ترقی نصیب فرمائیں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت احناف اکابرین حضرات علماء و یوبند کی شان و عظمت کو تحریر تقریر مناظرہ کتب کی صورت میں خدمت و دفاع کرنے کی ان کو بھرپور طاقت و ہمت عطا فرمائے

(آمین ثم آمین)

فقط والسلام مع الاکرام

قاری امان اللہ عثمانی (بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان)

فون برائے رابطہ:- کوڈ 0961 ، فون: 711364



احناف حضرات پر تحریفات کا جھوٹا الزام

تحریف نمبر ۱ کا جھوٹا الزام:

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں ”حافظ ابن حجر“ (تلخیص ص ۸) مولانا عبدالحی حنفی زیلیعی حنفی (تخریج ہدایہ) مولانا خلیل احمد (بذل المحمود) مولانا نیوی (آثار السنن) وغیرہ نے رفع الیدین کی حدیث میں سنن بیہقی سے لفظ نمازالت تک صلوٰۃ حتی لقی اللہ تعالیٰ نقل کیا ہے لیکن حیدرآباد میں جو سنن بیہقی طبع ہوئی ہے۔ اس سے یہ لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ (حاشیہ تحقیق الراخ ص ۱۰) محترم مولانا محمد صدیق صاحب سرگودھوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔

مقلدین کی افسوسناک بددیانتی اس سلسلے میں ان لوگوں نے ایک اور چال چلی ہے جس سے دیانتداری دیوالیہ ہو کر انکا ماتم کرنے لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ طباعت کے وقت کتاب کے جدید ایڈیشن میں متن کتاب سے اس حدیث کو خارج کر دیا جس میں صراحت تھی کہ رسول اللہ ﷺ دم آخر تک نماز میں رفع الیدین کرتے رہے چنانچہ سنن کبریٰ بیہقی کا وہ نسخہ جو علماء احناف نے دائرۃ المعارف کے تحت حیدرآباد دکن سے طبع کیا ہے اس میں ابن عمرؓ کی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: فَمَازَالَتْ تِلْكَ صَلَوَتَهُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے آخری لمحات تک رفع الیدین کرتے رہے۔ حدیث کے یہ وہ الفاظ ہیں جن سے یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے آخری وقت میں رفع الیدین ترک کر دی تھی اور اس میں اس بات کی بھی تردید ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہو چکا ہے اور یہ الفاظ اس قول کو بھی غلط قرار دیتے ہیں کہ رفع الیدین نہ کرنا افضل ہے بایں ہمہ حق کو چھپانے اور مٹانے کی ان کی یہ سعی اس لئے کارگر نہیں ہو سکتی کہ حدیث کے ان الفاظ کے متعلق ائمہ حدیث کے علاوہ

خود ائمہ احناف کی شہادۃ موجود ہے۔ علامہ زیلعی حنفیؒ نے نصب الراية میں مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المحمود میں بحوالہ نیبھتی حدیث کے ان الفاظ کا تذکرہ کیا ہے ائمہ حدیث میں سے حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبر جلد اول میں بحوالہ نیبھتی ان الفاظ کو بیان کیا ہے۔

(پیش لفظ اسوۃ الکونین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین للبخاری ص ۶ تا ص ۷)
مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم غیر مقلد کے شاگرد خاص مولانا محمد سلیمان کیلانی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ سنن کبریٰ نیبھتی میں صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری عمر تک رفع الیدین سے نماز پڑھتے رہے سنن کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ حیدرآباد کے برادران احناف نے جب اس کو ۱۳۲۶ھ میں طبع کرایا تو اس حدیث کو خارج کر دیا۔

(مشکوٰۃ الصانع مترجم وحشی ص ۱۵۵)
بہر حال متقدمین غیر مقلدین کا یہ الزام کہ نیبھتی کے السنن الکبریٰ سے اس حدیث کو خارج کر دیا ہے متفق علیہ اعتراض تھا۔ آئیے جناب اب ذرا دیکھتے ہیں اس الزام کی حقیقت کیا ہے

الجواب

اس کے بارے میں السنن الکبریٰ نیبھتی میں اس حدیث کا موجود ہونے کا حوالہ دینے والا پہلا شخص امام ابن دقیق العید ہے۔ مارواہ البیہقی فی سننہ

حافظ ابن حجرؒ نے نیبھتی کا حوالہ تو دیا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ یہ حدیث نیبھتی کی السنن الکبریٰ میں موجود ہے چنانچہ ان کے الفاظ یوں ہیں۔ زاد البیہقی فما زالت تلک صلوٰۃ حتی لقی اللہ۔ (التمییز الحبر ص ۱۸۱ مطبوعہ دہلی)
علامہ شوکانیؒ غیر مقلد نے بھی نیل الاوطار ص ۱۸۵ میں نیبھتی کا حوالہ دیا ہے مگر السنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا اسی طرح مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد

نے تعلیقات السلفیہ ص ۱۰۳/۱ میں نبھتی کا نام لیا ہے مگر سنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا
مولانا عبد اللہ روپڑی غیر مقلد نے امام ابن دقیق العید کی اس عبارت مارواہ النبھتی
ن سنہ کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

جو نبھتی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ (رفع الیدین اور آمین ص ۵۴)
اب حق تو یہ تھا کہ ترجمہ کرنے میں مولانا روپڑی سنن کا لفظ نہ کاٹتے بلکہ
تنبیہ کر دیتے کہ امام ابن دقیق العید سے نبھتی کے سنن کی طرف نسبت کرنے میں
غلطی واقع ہوئی ہے۔ تنبیہ کرنے کی بجائے سنن کا لفظ ہی ترجمہ میں کاٹ دیا جو کہ
کھلی خیانت ہے۔

مولانا پیر بدیع الدین شاہ غیر مقلد لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

قال ابو محمد لم نجد هذه الرواية في نسختي

السنن الخطية والمطبوعة ولا في المعرفة بل رواه

في الخلافات فقد رأيت في مختصر الخلافات ۵

(ج ۱ ص ۷۶) (جلاء العینین ص ۱۲۷)
کہ ہم نے یہ روایت سنن نبھتی کے قلمی اور مطبوعہ دونوں نسخوں میں نہیں
پائی اور نہ نبھتی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار میں بلکہ نبھتی نے اس روایت
کو خلائیات میں روایت کیا ہے پس بیشک اس روایت کو میں نے مختصر خلائیات ص
۷۶/۱ میں دیکھا ہے۔

سچے جناب غیر مقلدین کا احناف حضرات پر بہتان اور تحریف کا الزام
محض جھوٹ اور غلط ثابت ہوا اور ایک شریف انسان نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ سنن
کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے۔

(لاحول ولا قوة الا باللہ)

نوٹ:- یہ روایت آخری عمر تک رفع یدین کرنے کی جھوٹی دمن گھڑت ہے راوی اس میں حدیث کے گھڑنے کے ساتھ بدنام ہیں اس کی مزید تفصیل نور الصباح حصہ اول کے آخر میں ملاحظہ ہو۔

نتائج تقلید والے مولف کی کپ شپ ملاحظہ ہو

حدیث لما زالت تلک صلوٰۃ کو بھٹتی سے خارج کر دیا (ملخصاً) نتائج تقلید ص ۱۴۱، ص ۱۴۲ نیز لکھتے ہیں ابن مدینی ایسے چوٹی کے مشہور اور نامور امام حدیث نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث نماز التلغ میرے نزدیک قطعی حجت ہے۔ الخ (نتائج تقلید ص ۱۴۱)

اس سے بڑا جھوٹ دھوکہ اور فریب کیا ہو سکتا ہے۔

اس لئے تحفہ حنفیہ میں ابو صہیب محمد داؤد دار شد غیر مقلد نے اپنے اکابر کے اس جھوٹے الزام کو السنن الکبریٰ سے نہیں دہرایا اور چپ چاپ کر کے سیدھے آگے کو گزر گئے۔ ع حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا

تحریف نمبر ۲ کا جھوٹا الزام

مولانا سلطان محمود شیخ الحدیث جلالپور پیر والہ سنن ابوداؤد کے متعلق لکھتے ہیں۔

اصل لفظ عشرین لیلة ہی ہے اور اس کو عشرین رکعت بنانا تحریف ہے یہ تحریف کب ہوئی کس نے کی اور کیوں کی ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ ہند میں ۱۳۱۸ھ تک جتنے نسخے سنن کے مطبوع ہوئے ہیں۔ ان سب میں عشرین لیلة ہی مطبوع ہے اور کسی قسم کا کوئی اشارہ نسخوں کے اختلاف کا نہیں ہے البتہ جب مولانا محمود حسن کے حواشی کے ساتھ سنن کو چھپوایا گیا تو ناشرین نے خود یا کسی کے مشورہ سے متن میں لیلة اور اس کے اوپر ”ن“ کا نشان دیکر حاشیہ پر رکعت لکھ دیا

اس کے بعد جب مولانا فخر الحسن کے حواشی کے ساتھ طبع کرایا گیا تو اس میں متن میں رکعت لکھا اور اس کے اوپر ”ن“ کا نشان دیکر حاشیہ پر لیلۃ لکھ دیا تاکہ یہ تاثر عام ہو جائے کہ یہاں نسخوں کا اختلاف ہے۔ (الی) اب ظاہر ہے کہ اس پوری کی پوری کاروائی سے یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں عشرين رکعت موجود ہے تاکہ اس حدیث کو بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں پیش کیا جاسکے۔ (نعم انصو علی تحریف الغالین فی سنن ابی داؤد ص ۸ تا ص ۹)

ابوصہیب محمد داؤدار شدتخفہ حنفیہ ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

”تحریف کی ابتداء“ مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے سب سے اول اس تحریف کا آغاز کیا اور منن ابی داؤد کو شائع کرتے ہوئے متن ابو داؤد میں تو عشرين لیلۃ ہی رہنے دیا البتہ حاشیہ میں نسخہ کی علامت دیکر رکعت کا لفظ لکھا ابو داؤد ص ۲۰۹ ج ۱ طبع ص ۱۳۱۶ھ اس رد و بدل سے بیس رات کے بجائے معنی بیس رکعات بن جاتا ہے اور اس تحریف کا مقصود بیس رکعات نماز تراویح کا ثبوت دینا تھا۔“

مولانا زبیر علیزئی صاحب غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

”مزید تحقیق کے لئے ٹائپین کی جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے پاس تشریف لے آئیں تاکہ ان پر مولوی محمود الحسن دیوبندی کی تحریف متعدد نسخ کی مدد سے ثابت کر دوں۔“ (تعداد رکعات قیام رمضان)

کا تحقیقی جائزہ مصنف حافظ زبیر علیزئی ص ۷۲)

نیز لکھتے ہیں صرف تین چار نسخوں کی فوٹو سٹیٹ پیش کریں بلکہ محمود الحسن کے بعد دیوبندیوں نے جو نسخے عکسی وغیرہ چھاپے ہیں وہ اسی نسخے سے منقول ہیں

ہمارے پاس دیوبندیوں کی اس تحریف کے خلاف دلائل کی کثرت ہے مثلاً دیکھئے۔

تحفة الاشراف مشکوة السنن الكبرى بیہقی
اختصار المہذب. نصب الراية معرفة السنن
والآثار حاشیہ ہدایہ. الداریہ المغنی نسخ ابی
دائود وغیرہما. (تعداد رکعات قیام رمضان ص ۷۳)

الجواب

۱۲۹۳ھ کا نسخہ سنن ابی داؤد جو منشی نوکلشور میں چھپا ہے اس میں عبارت یوں ہے۔

ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه جمع الناس
على ابى بن كعب فكان يصلى لهم عشرين ركعة
ليلة الخ ص ۲۰۳ / ۱

اب شیخ الہند استاذ الکل حضرت مولانا محمود حسن دہلوی کی طرف
اس تحریف کی نسبت کرنا بہت بڑی بے وقوفی اور جہالت ہے اس کا فوٹو عکس پیش
خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

فَاذْكُرُونِي اَوْ كُرِّمُوا شَرِّعَ وَلَا تُكْفِرُوا

ثم كبر يا مومن شربنا بالانوار كما بالالهيوت والاشهاد يا مومن شربنا
 ان كبرتم كبرون الله فاستبدوا بسببكم الله



سُبْحَانَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 من لا انكسرت له امر اسير اياه اشد جليل الكرم بفضله

فَاذْكُرُونِي اَوْ كُرِّمُوا شَرِّعَ وَلَا تُكْفِرُوا

شاہد نمبر ۲

علامہ ذہبیؒ کی سیر اعلام النبلاء ص ۴۰۰ راج ۱ تا ص ۴۰۱) تحقیق علامہ شعیب الارنؤوط اور حسین الاسد میں ہے۔

وفی سنن ابی داؤد یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فی قیام رمضان فکان یصلی بهم عشرين رکعة ۵

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں اور سنن ابی داؤد میں یونس بن عبید عن الحسن کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابی بن کعب پر پس وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اس کا فوٹو عکس بھی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

شاہد نمبر ۳

اس حدیث کی تخریج میں محشی لکھتے ہیں۔

سنده منقطع اخرجه ابوداؤد (۱۴۲۹) فی الصلوة باب القنوت فی الوتر من طریق شجاع بن مخلد عن هشيم عن يونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرين رکعة ۵ (الحديث)

”کہ اس کی سند منقطع ہے اس کو ابوداؤد نے اخراج کیا ہے باب القنوت فی الوتر میں بذریعہ شجاع بن مخلد عن هشيم عن يونس بن عبید عن الحسن کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابی بن کعب پر وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔“

۔ اس محشی نے یہ نسخہ مصریہ پیش کیا ہے اور حدیث نمبر ۱۴۲۹ کا حوالہ دیا ہے۔

سيرة عجل الأمر النبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٨٧٤٨ - ١٣٧٤ هـ

الجزء الأول

تحقق هذا الجزء

حسين الأسد

أشرف على تحقيق الكتاب وخرج أحاديثه

شعيب الأرناؤوط

عليه أيضاً، وكان عمر يُجلُّ أبياً، ويتأدَّب معه، ويتحاكم إليه.

قال محمد بن عمر الواقدي: تدلُّ أحاديث على وفاة أبي بن كعب في خلافة عمر. ورأيت أهله وغيرهم يقولون: مات في سنة اثنتين وعشرين بالمدينة، وأن عمر قال: اليوم مات سيّد المسلمين.

قال: وقد سمعنا من يقول: مات في خلافة عثمان سنة ثلاثين. قال: وهو أثبت الأقاويل عندنا، وذلك أن عثمان أمره أن يجمع القرآن.

وقال محمد بن سعد: حدثنا عازم، حدثنا حماد، عن أبيوب، عن ابن سيرين أن عثمان جمع اثني عشر رجلاً من قریش والأنصار فيهم أبي بن كعب، وزيد بن ثابت في جمع القرآن^(١).

قلت: هذا إسناد قوي، لكنه مرسل. وما أحسب أن عثمان ندب للمصحف أبياً، ولو كان كذلك، لاشتهر، ولكان الذكر لأبي لا لزيد، والظاهر وفاة أبي في زمن عمر حتى إن الهيثم بن عدي وغيره ذكروا موته سنة تسع عشرة.

وقال محمد بن عبد الله بن نعيم، وأبو عبيد، وأبو عمر الضرير: مات سنة اثنتين وعشرين، فالنفس إلى هذا أميل، وأما خليفة بن خياط، وأبو حفص الفلاس فقالا: مات في خلافة عثمان. وقال خليفة مرة: مات سنة اثنتين وثلاثين.

وفي سنن أبي داود: يونس بن عبيد، عن الحسن أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب في قيام رمضان، فكان يُصَلِّي بهم عشرين

(١) أخرجه الصوري ٤٨٧/٢ في المعرفة والتاريخ.

ركعة (١).

وقد كان أبي التنظ صرة فيها مئة دينار، فعرّفها حولاً وتملكها، وذلك في
 «الصحيحين» (٢).

(١) سننه مفتح. أخرجه أبو داود (١٤٢٩) في الصلاة. باب الفنون في الوتر، من طريق
 شعاع بن محلد، عن هشيم، عن يوسي بن عبيد، عن الحسن، أن عمر بن الخطاب جمع الناس
 على أبي بن كعب، فكان يصلي لهم عشرين ركعة ولا يمت بهم إلا في النصف الثاني، فإذا
 كانت العشر الأواخر تحلف، يصلي في بيته، فكانوا يقولون: «أبي أبي». وأخرج ابن أبي شيبة من
 حديث عبد العزيز بن ربيع قال: كان أبي بن كعب، رضي الله عنه، يصلي بالمدينة عشرين ركعة،
 ويوتر ثلاثاً. وهذا امرئ قوي السد. وأخرج أيضاً عن يحيى بن سعيد، أن عمر بن الخطاب أمر
 رجلاً يصلي بهم عشرين ركعة.

وأخرج عبد الرزاق في «المعنف» (٧٧٣٠)، من طريق داود بن قيس وغيره، عن محمد بن
 يوسف، عن السائب بن يزيد، أن عمر جمع الناس في رمضان على أبي بن كعب - على تسم
 الداري - على إحدى وعشرين ركعة مقرؤون بالمعنى، ويصرون عند مروع الفجر، وهذا سد
 قوي. وأخرج البيهقي في «سنة» ٤٩٧٢ من طريق علي بن الجعد، عن ابن أبي ذئب، عن يزيد
 ابن خصيفة، عن السائب بن يزيد، قال: كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب، رضي الله عنه،
 بعشرين ركعة. قال: وكانوا يقرؤون بالمعنى، وكانوا يتكلمون على عصيم في عهد عثمان، رضي
 الله عنه، من شدة القيام، وهذا إمام صحيح، رجاله كلهم عدول ثقات.

(٢) أخرجه أحمد ١٢٦/٥، والبخاري (٢٤٢٦) في اللقطة. باب إذا أخبره رب اللقطة بالعلامة
 دفع إليه، (٢٤٣٧) فيه: «باب هل يأخذ اللقطة ولا يدعها تصبح حتى لا يأخذها من لا يستحق»
 ومسلم (١٧٢٣) في اللقطة، وأبو داود (١٧٠١) في اللقطة: «باب التعريف باللقطة، والترمذي
 (١٣٧٤) في الأحكام. باب ما جاء في اللقطة وصالة الإمل. كلهم من طريق شعبة، عن سلمة بن
 كهيل، عن سويد بن عقلة قال: خرجت أنا، وزيد بن صوحان، وسلمان بن ربيعة، غازين.
 فرحلت سوطاً فأخذته فقالا لي: «دعه فقلت: لا. ولكي أخبره، فإن جاء صاحبه إلا استمعت
 به. قال: فأبى عليهما فلما رحلنا من عزافا قصي لي أبي حججت فأتيت المدينة، فلقيت أبي
 ابن كعب، فأخبرته بشأ السوط ومضولهما، فقال: «أبي وجدت صرة فيها مئة دينار، على عهد رسول
 الله، ﷺ، فأبى بها رسول الله، ﷺ». فقال: «عرّفها حولاً». قال: «معرّفها فلم أجد من يعرفها. ثم
 أتيت فقال: «عرّفها حولاً» معرّفها فلم أجد من يعرفها. ثم أتيت فقال: «عرّفها حولاً» فعرّفها فلم أجد
 من يعرفها فقال: «أحفظ عددها ورواها ووكادها، فإن جاء صاحبها، وألا فاستمع بها فاستمعت
 بها». فلقية بعد ذلك مكة فقال: لا أدري بثلاثة أحوال، أو رسول واحد. واللفظ لمسلم.
 وقوله: «لأبىته هو قول شعبة. يعني لأبي سلمة بن كهيل. وفاعل قال التي بعدها: هو سلمة. أي
 هل قال سويد بن عقلة. ثلاثة أحوال أو قال: عاماً واحداً.

المغنی ابن قدامہ التوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں۔

لما روی عن الحسن ان عمر جمع الناس علی ابی بن کعب فکان

یصلی لهم عشرين لیلة ۵ (الحلیث) (رواہ ابو داؤد المعنی ص ۲۵۸۰)

”کیونکہ روایت کیا گیا حسن بصریؒ سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت

ابی بن کعبؓ پر پس وہ لوگوں کو بیس ۲۰ راتیں پڑھایا کرتے تھے۔“

اس کے محشی نے اقرار کیا ہے کہ اصل میں رکعت تھا چنانچہ لیلۃ پر تین نمبر لگا کر حاشیہ میں لکھا (۳) فی الاصل رکعت یعنی اصل نسخہ مغنی میں رکعت تھا۔ یعنی محشی نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور متن حدیث کو بدلا ہے اس کی فوٹو کا پی بھی حاضر خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

مرکز المبحوثون وانت و اساتذ العربيعفو الاسلاميه

المعنى

رم و اسب جند النبوي
سنة خمس ١٧

لَمَوْفَّقِ الدِّينِ أُمِّي مُحَمَّدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ مِنْ مُحَمَّدٍ مِنْ قُدَّامَةِ
الْمُقَدَّسِي الْخَمَّاعِي عَلَى الدُّمَشْتَقِي الصَّالِحِي الْخَتَّابِي
٥٤١-٦٢٠ هـ

تَحْقِيقُ

الذكتور

عبد الفتاح محمد راحلو

الدكتور

عبد بن عبد المحسن التركي

الجزء الثاني



هدیر

لا تظنوا أنكم آمنوا بالدين حقاً حتى تخرجوا من أموالكم في سبيل الله ولا تظنوا أنكم آمنوا بالدين حقاً حتى تقاتلوا في سبيل الله وتكونوا على حافة الموت.

تلفون: ۲۱۷۶۷۰۱ ص. ب ۶۲ ایما.

البراهين

كان رسول الله ﷺ يُوتر ؟ قالت : كان يُوتر بأربع وثلاث وست وثلاث ، وفمان وثلاث ، وعشر وثلاث ، ولم يكن يُوتر بأقل من ستين ، ولا بأكثر من ثلاث عشرة . رواه أبو داود^(١) .

١٠٦١ - ٢٤٥ - / مسألة : قال : (يَفْتُتُ فِيهَا)

يَعْنَى أَنَّ الْقُنُوتَ مَسْنُونٌ فِي الْوُتْرِ ، فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ ، فِي جَمِيعِ السَّنَةِ . هَذَا الْمَنْصُوصُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا . وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَإِسْحَاقَ ، وَأَصْحَابِ الرَّأْيِ . وَرَوَى ذَلِكَ عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنْ أَحْمَدَ بِرَوَايَةِ أُخْرَى ، أَنَّهُ لَا يَفْتُتُ إِلَّا فِي النَّصَبِ الْأَجْبَرِ مِنْ رَمَضَانَ . وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي . وَهَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ^(٢) ، وَالزُّهْرِيُّ ، وَيَعْنِي بِسَوْغَابٍ^(٣) ، وَمَالِكُ الشَّامِيُّ . وَالتَّحَاذُرُ أَبُو بَكْرِ الْأَثَرُمُ : لَمَّا رَوَى عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَمْرٍ مِنْ كَتَبٍ ، فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عَشْرِينَ تَكْبِيرًا^(٤) ، وَلَا يَفْتُتُ إِلَّا فِي النَّصَبِ الْبَاقِي^(٥) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ^(٦) ، وَهَذَا كَالْإِحْتِجَاجِ . وَقَالَ قَتَادَةُ : يَفْتُتُ فِي السَّنَةِ

١٠ الوتر بخمس ، وباب كيف الوتر بسبع ، وباب كيف الوتر بتسع ، من كتاب قيام الليل . المص ٣ / ١٩٨ ، ٢٠٠ . وأخرج الترمذي حديث أم سلمة في أن رسول الله ﷺ كان يوتر بتسع ، ثم قال : وفي الباب عن عائشة . انظر : باب ما جاء في الوتر بسبع ، من أبواب الوتر . عارضة الأحاديث ٢ / ٢٤٩ . وأخرج ابن ماجه حديث عائشة في أن رسول الله ﷺ كان يوتر بتسع وتسع ، وحديث أم سلمة في أنه كان يوتر بتسع أو بخمس ، في : باب ما جاء في الوتر ثلاث وخمس وتسع وتسع ، من كتاب إقامة الصلاة . مس ابن ماجه ١ / ٣٧٦ . وأخرج الإمام أحمد حديث عائشة في الوتر بتسع وتسع ، في : المسد ٦ / ٢٢٧ ، وحديث أم سلمة ، في الوتر خمس ، في : المسد ٦ / ٢٩٠ ، ٣١٠ ، ٣٢١ .

(١) في : باب في صلاة الليل ، من كتاب التطوع . سنن أبي داود ١ / ٣١٣ . كما أخرجه الإمام أحمد ، في : المسد ٦ / ٩٤٩ .

(٢) سعيد بن أبي الحسن ، واسمه يسار ، الأهوازي مولاهم ، البصري ، تابعي ثقة . توفي سنة مائة . تهذيب التهذيب ٤ / ١٦ .

(٣) في : م . « ثابث » خطأ

(٤) في : الأصل : « ركعة »

(٥) في : م . « الثاني »

(٦) في : باب القنوت في الوتر ، من كتاب الوتر . مس أبي داود ١ / ٣٢١ .

شاہد نمبر ۵

جامع المسانید والسنن (ص ۱۵۵) ابن کثیر بھی ملاحظہ ہو اس کی فوٹوکاپی لگائی جا رہی ہے، آپ فوٹوکاپی ملاحظہ فرمائیں۔

شاہد نمبر ۶

الشیخ محمد علی الصابونی نے اپنی کتاب (الہدی النبوی الصحیح فی صلوۃ
النسراوی ص ۵۴ میں) یہ حدیث رکعت کے ساتھ ابوداؤد کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ اب بتاؤ
غیر مقلدو کیا یہ سب حضرات تحریف ہیں۔ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

جَمَاعَةُ الْمَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ الْهَادِي لِأَقْوَمِ سُنَنِ

لِلْإِمَامِ الْحَافِظِ الْحَدِيثِ الْمَوْرُخِ الثَّقَةِ
عَمَادِ الدِّينِ أَبِي الْفَدَاءِ، إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُسَافٍ
ابْنِ كَثِيرٍ الْقَتَرِيَّ الدَّمَشْقِيَّ السَّافِيَّ
٧٠٠ - ٧٧٤ هـ



المجلد الأول

مُسْنَدُ

أَبِي الدَّحْمِ - أَيُّوبُ بْنُ بَشِيرٍ

وَتَقَ أَصُولُهُ وَخَرَّجَ حَدِيثَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ

الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

١٢ - أبي بن كعب/الحسن، عنه

جامع المسانيد والسنن/ج ١

٢٤ - «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَتَزَلَّتْ آيَةٌ، فَقَالَ: أَتَيْكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئاً مِنْ قِرَاءَتِي؟ فَقَالَ أَبِي: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةً كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ هُوَ» (٢١) تَفَرَّدَ بِهِ.

الحسن [بن أبي الحسن البصري] (٢٢) عن أَبِي:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ:

٢٥ - «أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ يَنْتَهِي عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْتَهَ عَنْ ذَلِكَ. فَأَضْرَبَ عُمَرَ. وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَهِيَ عَنْ حُلِيِّ الْخَبْرَةِ لِأَنَّهَا تُضَيِّعُ بِالْبُؤْلِ. فَقَالَ لَهُ أَبِي: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ لَبَسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبَسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ» (٢٣) تَفَرَّدَ بِهِ.

حَدِيثُ آخَرُ:

أَنَّ سَمُرَةَ وَعِمْرَانَ بَنِي حُصَيْنٍ تَذَاكَّرُوا... الْحَدِيثُ فِي تَرْجَمَةِ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ (٢٤). وَفِي تَرْجَمَةِ يُونُسَ [بن عبيد] عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ.

(٢١) أخرجه الإمام أحمد في «مسنده» (١٤٢:٥).

(٢٢) زيادة ليست في الأصل.

(٢٣) أخرجه الإمام أحمد في «المسند» (١٤٣:٥).

(٢٤) سيأتي في مسند سمرة والظر فهرس أطراف الحديث الملحق بنهاية الكتاب.

حديث آخر:

٢٦ - أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً. الْحَدِيثُ.

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُجَاعِ بْنِ مَخْلَبٍ، عَنْ هُثَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي (٢٥).

حديث: ٢٧ - «كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا وَجْهُنَا وَاحِدٌ، فَلَمَّا قُبِضَ نَظَرْنَا هَكَذَا وَهَكَذَا».

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْجَنَائِزِ (٢٦)، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُصَوِّرٍ الْكُوسِجِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءِ الْخِفَافِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْهُ.

وَلَهُ عَنْهُ حَدِيثٌ آخَرُ، فِي تَرْجَمَةِ عُثْمَى عَنْهُ (٢٧).

(٢٥) الحديث في سنن أبي داود (١٤٢٩)، ص (٦٥:٢) ونصه: أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي، فإذا كان العشر الآخر تخلف فصل في بيته، فكانوا يقولون: أبق أبي.

(٢٦) أخرجه ابن ماجة في: ٦ - كتاب الجنائز (٦٥) باب ذكر وفاته ودفنه: ٥٥٥، الحديث (١٦٣٣) ص (٥٢٣:١).

وقال في الزوائد: إسناده صحيح على شرط مسلم، إلا أنه منقطع بين الحسن وأبي، يدخل بينهما يحيى بن ضمرة.

(٢٧) سيأتي في الحديث (١٠٨).

تحریف نمبر ۳ کا جھوٹا الزام

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر وغیرہ نے حاکم کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور صلعم تین رکعات وتر پڑھا کرتے: ولم یقعدا لافى آخرهن (فتح الباری)

علامہ ذہبیؒ نے بھی تلخیص مستدرک میں اس روایت کو حاکم سے نقل کیا ہے لیکن حیدرآباد کی مطبوعہ مستدرک میں یہ لفظ موجود نہیں حالانکہ اس کے نیچے جو تلخیص ذہبیؒ ہے اس میں ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بھی اڑا دیا گیا ہے۔ (التحقیق الراخ ص ۱۱۰ حاشیہ)

ابوصہیب محمد داؤد دارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ”مستدرک حاکم میں تحریف مستدرک حاکم میں ابان بن یزید (صحیح یزید ہے) عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام کی سند سے ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ (صحیح رضی اللہ عنہا ہے) سے وتر کی تعداد کے بارے میں مروی ہے جو متن کے اعتبار سے شاذ ہے۔ (تفصیل دین الحق ص ۲۳۲ ج ۱ میں دیکھئے)

اس حدیث کے الفاظ تھے کہ:

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث

لايقعدا لافى آخرهن

یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے نہ بیٹھتے تھے ان کے درمیان مگر آخر میں۔ مگر احتاف نے جب مستدرک حاکم کی اشاعت کی تو لایقعد کو لایسلم بنا دیا۔ اس تحریف سے ان لوگوں نے ایک حیر سے دو شکار کئے۔

(۱) حنفیہ کے نزدیک وتر کی دوسری رکعت میں تشہد ہے جب کہ اس روایت میں تشہد کی نفی ہوتی تھی لہذا ان ایماندار لوگوں نے الفاظ کو بدل کر اپنی تردید کے الفاظ کا مفہوم ہی بگاڑ دیا۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک چونکہ وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرنا چاہئے اس غرض کے تحت ان

لوگوں نے لایقعد کو لا-سلم بنادیا جس سے نماز وتر کی دوسری رکعت میں سلام کی نفی ہوگئی
یوں ان لوگوں نے متفق روایت میں تحریف کر کے حقیقت کو سہارا دیا۔

انا لله وانا اليه راجعون

(تحفہ حنفیہ بجواب تھذاب تھذابل حدیث ص ۱۵۰) (مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد قدس رخن گلی نمبر ۵ چوک دانگراں لاہور)
مولانا عبدالحزیز نورستانی غیر مقلد لکھتے ہیں ”بزرگو“ ہم کیا بتائیں ان حضرات نے تقلید
شخصی ثابت کرنے کیلئے نہ تو قرآن کریم کو معاف اور نہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سب حنفیہ
کے مطابق ۲۰ بیس رکعت تراویح ثابت کرنے کیلئے ایک صاحب نے ابو داؤد کی حدیث عشرين لیلة
کو عشرين رکعت کر دیا اور ابن ماجہ میں اپنے مطلب برآری کیلئے ایک واؤد بڑھا دیا اور مستدرک حاکم
میں لایقعد کے بجائے لا-سلم بنایا اور بقول علامہ بنوری صاحب اختلاف نسخہ پر ادارہ دائرۃ
المعارف والوں نے کسی قسم کی تنبیہ ہی نہیں کی۔ (حقیقۃ الاموال یعنی بے دینی کی حقیقت ص ۱۰۲)

الجواب

حافظ ابن حجر اپنی آخری تصنیف الدرر المیہ ص ۱۹۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

حدیث عائشہ . ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث
یعنی لا یفصل بینہن بسلام . الحاکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوتر بثلاث لا یسلم الا فی آخرہن ولی رواية لا یسلم فی
الركعتین الاولیین من الوتر ۰

”حضرت عائشہ کی حدیث کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے
جن کو درمیان میں توڑتے نہ تھے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں امام حاکم نے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے جن کے آخر میں سلام کرتے
تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وُتروں کی دو پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔“
علامہ زبیلیؒ لکھتے ہیں ۔

الحديث الحاشي، بعد المائة روت عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث يعني لا يفصل بينهما بسلام قلت اخبرجه النسائي في سننه عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر انتهى ورواه الحاكم في المستدرك وقال انه صحيح على شرط البخاري ومسلم ولم يخرجاه ولفظه قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لا يسلم الا في آخر من انتهى وفي لفظ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم في الركعتين الاوليين من الوتر انتهى

(نصب الراية ص ۱۱۷/۱۸۶۲)

حدیث نمبر ۱۰۱

حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے تھے میں (زیلعیؒ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کا اخراج نسائی نے اپنی سنن میں سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترو کی دو رکعت پر سلام نہ پھیرتے تھے اور امام حاکم نے بھی المستدرک میں روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی شرط صحیح ہے اور اس کا لفظ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے سلام نہ پھیرتے تھے مگر آخر میں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترو کی دو پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری ص ۳۰۴ و شرح ہدایہ ص ۸۲۳ میں حافظ ابن حاتمؒ نے فتح القدیر ص ۳۰۳ میں اور علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ نے عقود الجواهر المنیدہ ص ۶۱ میں مستدرک حاکم کے حوالہ سے لا یسلم الا فی آخر من کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں۔

نوٹ:-

(۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر (متدرک حاکم) (ص ۳۰۴ ج ۱) و نسائی (ص ۲۳۸ ج ۳) و سنن بیہقی (ص ۳۱ ج ۳) و سنن الدار قطنی (ص ۳۲ ج ۲) و محلی ابن حرم (ص ۴۷ ج ۳) و طحاوی جلد اول و مصنف ابن ابی شیبہ (ص ۲۹۵ ج ۲) علامہ نیوی آٹار سنن (ص ۱۶۲) میں فرماتے ہیں رواہ النسائی و آخرون و اسنادہ صحیح اس کو نسائی اور دوسروں نے روایت کی ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اس روایت کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں ہے چنانچہ مولانا ٹالس الحق عظیم آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں۔

حدیث عائشہ اخرجه النسائی و رواه الحاکم فی المستدرک

و قال صحیح علی شرط الشیخین قلت و نه الفاظ O

(التعلیق المعنی ص ۳۲ ج ۲)

حضرت عائشہؓ کی حدیث کا اخراج امام نسائیؒ نے کیا ہے اور امام حاکمؒ نے المستدرک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے میں (عظیم آبادی) کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے قتل الفاظ ہیں بہر حال یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۲) ثم اوتر بثلاث لایفصل فیہن ثم صلی رکعتین و هو جالس O

(مسند احمد ص ۱۵۶ ج ۶)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے ان کے درمیان فاصلہ نہیں کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ بیٹھے ہوئے تھے یہ روایت بھی متفق علیہ ہے (۳) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لایسلم الا فی آخرهن (متدرک حاکم)

اس روایت میں جھگڑا ہے کہ لفظ لایسلم ہے یا لا یقعد ہے حقیقت میں دو نسخے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری اور التلخیص الکبیر میں لا یقعد نقل کیا ہے جب کہ آخری تصنیف الدراریہ میں لایسلم نقل کیا ہے اور حیدر آباد کن والوں نے متدرک حاکم کے متن میں لایسلم نقل کیا ہے اور متدرک کے نیچے لا یقعد کے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے لہذا مولانا محمد یوسف غوریؒ کا معارف السنن میں یہ لکھنا کہ ادارة المعارف نے اختلاف نسخ پر کسی قسم کی تنبیہ نہیں کی بالکل غلط ہے بلکہ المستدرک

اور تلخیص مستدرک کے درمیان لکیر دیکر لا یقعہد والے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے اور لا یقعہد الحسن النعمانی لکھا ہوا موجود ہے مولانا بنوریؒ نے صحیح ابن حبان کے حوالہ حضرت جبیر بن مطعم کی روایت بوالایام التشریق کی قربانی کے بارے میں مروی ہے کو مشمل تسلیم کیا ہے حالانکہ وہ منقطع ہے۔ چنانچہ علامہ بنوریؒ لکھتے ہیں۔

ومن حدیث جبیر بن مطعم عند احمد فی مسندہ (۸۲، ۴) وفيه

انقطاع ولكن رواه ابن حبان في صحيحه باتصال ○

(معارف السنن ص ۴۳۹ رج ۶)

اور جبیر بن مطعم کی حدیث مسند احمد میں انقطاع کے ساتھ مروی ہے اور لیکن اس کو ابن حبانؒ نے اپنے صحیح میں متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

حدیث ایام التشریق کلھا ایام ذبح "احمد وابن حبان من حدیث

جبیر بن مطعم من روايته عبدالرحمن بن ابی حسین عنه ورواه

البخاری من هذا الوجه وقال انه منقطع ○ (الداریه ص ۲۱۵ رج ۲)

حدیث ایام التشریق سب ذبح کے دن ہیں اس کو امام احمدؒ اور ابن حبانؒ نے حدیث جبیر بن مطعم سے بذریعہ عبدالرحمن بن ابی حسین روایت کیا ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اسی طریق سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سند منقطع ہے۔

اور حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص المعبر ص ۲۵۵ رج ۲ میں بھی اس سند کے انقطاع کا حکم دیا گیا ہے۔ پس مولانا بنوریؒ گہری نظر رکھنے والے نہیں ہیں۔

مولانا بنوریؒ نے معارف السنن میں ۲۸۳۴ میں مرسل طاؤس کو ابو داؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہونا تسلیم کیا ہے حالانکہ یہ صریح غلطی ہے۔ (دیکھئے غیر مقلدین کی تحریف نمبر ۱ کے تحت میں) امام بیہقیؒ نے لا یقعہد کے لفظ سے ابان سے روایت کی ہے مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔ قال البيهقي (۳۱ رج ۳) ورواية ابان خطاء انهي (التعليقات

السلفہ علی النسائی ص ۲۰۱ ج ۱) امام بیہقی "سنن بیہقی" ص ۳۶۳ میں لایقہد کے لفظ سے روایت بیان کر کے فرمایا کہ یہ ابان راوی کی خطا و غلطی ہے۔ مستدرک حاکم و اراکشب العلمیہ بیروت لبنان سے مطبوعہ ہے مصطفیٰ عبدالقادر عطا کی تحقیق سے اس کے ص ۱۴۴ میں بھی عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لا یسلم الا فی آخرہن کے لفظ سے منقول ہے۔ (والحمد للہ علی ذالک)

مولانا عبدالعزیز نورستانی غیر مقلد خود حضرت عائشہ سے مستدرک حاکم والی روایت نقل کرتے ہیں۔

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی الرکعتین من الوتر حاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذہبی (ص ۳۰۴ ج ۱) (صلوا ص ۵۸)

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو پہلی رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔"

تحریر نمبر ۴ کا جھوٹا الزام ابوہوانہ میں تحریر

امام ابوہوانہ نے سند میں بیان: رفع الیدین فی السجود قبل التکبیر بحذاء منکبہ وللرکوع ورفع راسہ من الرکوع وانه لا یرفع بین السجدتین "عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی تھی۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه حتی یحاذی بہما وقال بعضهم حذو منکبہ واذ اراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسہ من الرکوع ولا یرفعہما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد ○ (مخطوط مسند ابوہوانہ بحوالہ نور العینین ص ۱۶۹)

"یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں

ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں ہاتھوں کو برابر کرتے بعض راویوں نے کہا کہ کندھوں کے برابر کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرتے اور نہ کرتے رفع الیدین اور بعض راویوں نے کہا کہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے اور ان کا معنی ایک ہی ہے۔“

مگر نہایت دکھ کی بات ہے کہ جب احتاف نے مسند ابو عوانہ کو شائع کیا تو من الرکوع ولا یرفعہما سے حرف واؤ کو حذف کر دیا مسند ابو عوانہ ص ۹۰ مرج ۲ بعد اس حدیث کو عدم رفع کی دلیل بتالیا۔ (نور العیاب ص ۵۳) (تختہ حنفیہ ص ۳۶ تا ۳۷ مؤلف ابو سہیب محمد داؤد دار شد)

الجواب

مسند ابو عوانہ جس طرح احتاف نے شائع کیا ہے اسی طرح دار المعرفۃ بیروت لبنان سے مطبوعہ بتحقیق ایمن بن عارف الدمشقی نے مسند ابو عوانہ ص ۳۲۳ رج ۱ میں و اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع لا یرفعہما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین کے الفاظ سے نقل کیا ہے اس کی فوٹو کاپی لگائی جا رہی ہے۔ ابو محمد سید بدیع الدین الراشدی السندی نے مطبوعہ نسخہ ابو عوانہ کو صحیح قرار دیا ہے کیونکہ اس میں تحریف کا ذکر نہیں کیا۔ (جلاء العینین ص ۲۹)

اور مولانا زبیر علی زئی غیر مقلد نے جنورا لعینین ص ۱۶۹ طبع اول میں جو مخطوطہ مسند ابو عوانہ پیر جمنڈا والا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعہما ہے ف کا لڑالا کے ساتھ ملا ہوا ہے یعنی عبارت یوں ہے و اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفعہما ہے مفت روزہ الاعتصام ۴ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ ۳ جولائی ۱۹۹۲ء ص ۲۱ میں مولانا محمد ایوب اثری حیدر آباد سندھ نے جو مسند ابو عوانہ قلمی پیر جمنڈا کا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعہما صراحتہ نظر آ رہا ہے۔ حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا۔ اس کی فوٹو کاپی بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ملا حظہ فرمادیں۔

مُسْنَدُ أَبِي عَوَّانَةَ

لِلْإِمَامِ الْجَلِيلِ أَبِي عَوَّانَةَ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ
الْأَسْفَرَايْنِيِّ الْمُتَوَفَّى ٢١٦ هـ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تَمَقِّينَ

أَيُّمَنَ بْنِ عَارِفِ الدِّمَشْقِيِّ

الْجُزْءُ الْأَوَّلُ

دار المعرفة

بيروت - لبنان

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

١٢٢

[١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاء قال : ثنا الحسفي قال : ثنا زائدة عن المختار ، عن أنس قال : ما صليت مع أحد أتم صلاة وأوجز من النبي ﷺ .

[١٥٧٠] حدثنا عبيد الله بن سعيد بن كثير بن عفير قال : ثنا أبي قال : ثنا سليمان بن بلال قال : حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال : ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله ﷺ وإن كان لسمع بكاء الصبي فبخفف مخافة أن تفن أمه^(١) .

[١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب قال : ثنا أبو داود قال : ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله ﷺ في تمام ، وكانت صلاة أبي بكر متفاربة . فلما كان عمر ثد في الفجر^(٢) .

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بعذاء عنكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع ، وأنه لا يرفع بين السجدين

[١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب الحمصي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرهم قائلوا : ثنا سفيان بن عبيدة عن الزهري ، عن سالم ، عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم : حلو منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ، لا يرفعهما - وقال بعضهم : ولا يرفع بين السجدين^(٣) . والمعنى واحد .

[١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي ، عن ابن عينة بنحوه : ولا يفعل ذلك بين السجدين .

[١٥٧٤] حدثني أبو داود قال : ثنا علي قال : ثنا سفيان : ثنا الزهري : أخبرني سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ بمثله^(٤) .

(١) مسلم (٤٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك ٥ .

(٢) مسلم (٢٧٣ / ١٩٩) من طريق حماد بن سلمة ٥ .

(٣) مسلم (٣٩٠ / ٢١) من طريق سفيان ٥ .

(٤) انظر الحديث السابق .

مختصرات اہل حدیث کا ترجمان اور منکبات اہل حدیث کا دلائل

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْإِسْلَامَ دِينًا لِلْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الاعتصام

مفت اوزہ

ابو حفص عمر بن الخطاب

جلد نمبر ۲۳ : جمعہ المبارک : ۲ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ : ۳ جولائی ۱۹۹۲ء شماره ۷۷

مشکلات

- ۳ ادارہ
- ۱ احکام و مسائل
- ۷ عامشورہ محرم
- ۱۳ شیعہ سنی اختلافات
- ۱۶ تحقیق و تنقید
- ۲۰ مہرہ اثبات
- ۲۴ میان عبد المجید صاحب انتقال
- ۲۶ اطلاق عاتق و اعلا نائے

خط و کتابت

کاپیٹ

ہفت روزہ

الاعتصام

شیر محلہ والا

۵۷۰۰۰

لاہور

لاہور

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

پہلے شمارہ

تحریف نمبر ۵ کا جھوٹا الزام

مولانا ابوصہیب محمد داؤد وارشد غیر مقلد لکھتے ہیں مسند حمیدی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَذَّوْمَنْكَبِهِ وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ۝ (مسند حمیدی ص ۷۷ طبع المحدث ٹرسٹ کراچی)
”یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کو شروع کرتے تو
کندھوں کے برابر تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور
دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے تھے مسند حمیدی کے نسخہ ظاہریہ
میں یہ روایت اسی طرح ہے علاوہ ازیں مسند حمیدی کی روایت حدیثا سفین قال
حدیثا الزہری کی سند سے مروی ہے اور اسی سند کے ساتھ مذکورہ الفاظ میں ہی یہ
حدیث (مسند احمد ص ۸ رج ۲ داؤد ص ۱۰۴ رج ۱۷ نسائی ص ۱۲۳ رج ۱) (بخاری ص ۱۷۱
السنن الکبریٰ ص ۳۵۰ رج ۱) میں بھی موجود ہے مگر نہایت ہی ستم کی بات ہے کہ
جب دیوبندیوں کے محدث شہیر مولوی حبیب الرحمن اعظمی نے مسند حمیدی کو شائع
کیا تو اس کے متن کو بدل دیا۔

جس سے یہ حدیث رفع الیدین کرنے کے بجائے نہ کرنے کی دلیل بن گئی

آپ بھی ملاحظہ کریں۔

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه
حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا
يرفع ولا بين السجدين ○

(مسند حمیدی ص ۲۷۷/ج ۲) تحفة حنفیہ ص ۳۲ تا ۳۳

الجواب

دیوبند شریف کے کتب خانہ کا نسخہ اور کتب خانہ خافتہ سراجیہ کنڈیاں ضلع میاٹوالی کا قلمی
نسخہ اور اس کے ہندوستانی مخطوطات میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزهوی قال اخبرني
سالم بن عبد الله عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه جلدو منكبيه واذا اراد ان يركع
وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدين (مسند
حمیدی قلمی نسخہ دیوبند شریف ص ۷۶ و مسند حمیدی قلمی
نسخہ خافتہ سراجیہ کنڈیاں ص ۹۷ دونوں کی فوٹو کاپی حاضر خدمت ہے۔ باقی رہا کہ
نسخہ ظاہریہ میں فلا یرفع نہیں ہے تو نسخہ ظاہریہ غیر مقلدین کا ہے پھر صحیفہ آسمانی نہیں
کہ اس میں غلطی نہ ہو سکے۔ کامل ابن عدی ص ۱۵۸۲ کے نسخہ ظاہریہ میں تحریر
وتحیف ہوئی ہے عبدالرحمن کے بجائے عبدالرحیم لکھا گیا ہے چنانچہ محشی لکھتے ہیں۔

فی نسخة الظاهرية عبدالرحيم وهو تصحيف ○ (حاشیہ کامل ابن عدی)
اور نسخہ طبرانی کبیر کے نسخہ ظاہریہ میں تحریر ہوئی ہے المغيرة بن ابی رافع کے بجائے
المعتمر بن ابی رافع لکھا گیا ہے چنانچہ معلق صاحب لکھتے ہیں۔ وفي نسخة الظاهرية
عن المعتمر بن ابی رافع وهو خطأ ○ (تعلیق طبرانی ص ۳۲۲/ج ۱)

مسند أبي بكر عبد الله
 بن الزبير بن عيسى الحميري
 رحمه الله تعالى



ظاہریہ کے نسخہ میں عن المعتمر بن ابی رافع لکھا گیا ہے جو کہ خطا ہے۔ اسی طرح کتاب: الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ص ۱۶۲ طبع بیروت نمبر ۵۲۱ کے تحت موسیٰ بن عمیر الغنبری عن عبد الجبار وابن وائل بن حجر۔ وابن وائل پر محشی و معلق صبحی البدوی السامرائی لکھتے ہیں تعرفت فی نسخة الظاهرية الى (وابی) وهو خطاء (حاشیہ)

نسخہ ظاہریہ میں تحریف ہوئی ابن وائل کے بجائے ابی وائل کی طرف اور وہ غلط و خطا ہے تو نسخہ ظاہریہ کے کتابوں کے نسخوں میں تحریف واقع ہو چکی ہے یہاں بھی مشہور روایت کی بناء پر ظاہریہ میں تحریف ہو تو کون سی بڑی بات ہے۔

دوسری بات

كان البخاري اذا وجد الحديث عند الحميدي لا يعدوه الى غيره

كذا في التقریب (نسخة الاحوذی ص ۲۶۹ ج ۳)

”امام بخاری جب حدیث حمیدی کے ہاں پا لیتے تو اس سے تجاوز کر کے دوسرے

محدث سے نہ لیتے جیسا کہ تقریب التہذیب لابن حجر میں موجود ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ امام حمیدی نے حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ترک دفع الیدین میں بیان کی ہے ورنہ امام بخاریؒ اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ انہوں نے صحیح بخاری میں پہلی حدیث ہی حمیدی سے لی ہے یہ بھاری دلیل ہے کہ مسند حمیدیؒ کی یہ روایت ترک دفع الیدین میں ہے۔

تحریف نمبر ۶ کا جھوٹا الزام

مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ابن ماجہ میں تحریف۔ حنفیہ نے حق بات کو تسلیم کرنے کی بجائے سنن ابن ماجہ میں یہی تحریف کو ہی اصل سند اسی طرح تھی۔ حدثنا علی بن محمد حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر اسے بدل کر جابر عن ابی الزبیر بنا دیا جابر اور ابی الزبیر کے درمیان حرف واد کا اضافہ اس مقصد کے لئے کیا گیا تاکہ یہ تاثر دیا جائے کہ جابر الجعفی اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں

بلکہ اس کا ثقہ متابع ابی الزبیر بھی موجود ہے جو جابر الجعفی کا ہم سبق ہے اور یہ دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

(تحفہ حنفیہ ص ۴۵)

الجواب

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں بعض علماء نے ابن ماجہ کی روایت جس میں حسن بن صالح اور ابوالزبیر کے درمیان جابر جعفی موجود ہے وہاں عن ابی الزبیر سے پہلے داؤد لکھ کر اوپر نوٹ لکھا دیا ہے یعنی ایک نسخہ داؤد کے ساتھ موجود ہے۔ (خیر الکلام ص ۳۳۷ تا ۳۳۸)

طبع دوم مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم نے یہ نسخہ تسلیم کیا ہے اور اس پر اعتراض نہیں کیا۔

تحریف نمبر ۷ کا جھوٹا الزام

مولانا ابو مصیب محمد داؤد دارشد غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ابوداؤد میں تیسری تحریف

سنن ابی داؤد ص ۱۲۰ میں امام ابوداؤد نے ایک عنوان باب من رأى القراء ة اذا لم يجهر کا باب باندھا تھا مگر مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے جب ابوداؤد اپنی تصحیح سے شائع کروایا تھا اسے باب من كره القراء ة الفاتحة الكتاب اذا جهر الامام سے بدل دیا حالانکہ کسی بھی نسخہ میں یہ عنوان نہ تھا۔ (تحفہ حنفیہ ص ۴۰)

اور فتاویٰ ستاریہ ص ۴۶ ج ۲ میں ہے مطبع مجتہائی دہلی کی ابوداؤد میں باب من كره القراء ة فیما جهر الامام کو متن میں کر دیا اور حاشیہ میں باب من ترك القراء ة فیما جهر الامام باب من رأى القراء ة اذا لم يجهر عون المعبود کے نسخہ میں ایک باب اس طرح ہے من ترك القراء ة فی صلواتہ بفاتحة الكتاب . اول الذکر باب مولانا محمود حسن دیوبندی کا زیادہ کیا ہوا ہے کسی نسخہ میں نہیں۔

الجواب

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث:

فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما
 جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات
 حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ○
 (معركة السنن والآثار بيهقي ص ٤٥/ج ٣)

”پس لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے جہری
 نمازوں میں جو قراءت کی جس وقت یہ وعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔“

اس حدیث پر محشی و مخرج الدكتور عبد المحطی امین قلنجی صاحب حاشیہ لگا کر تخریج کرتے
 ہوئے لکھتے ہیں: واخرجه ابو داؤد في كتاب الصلوة (٢) باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر
 ص ١٣٤ الحديث نمبر ٨٢٦ (حاشیہ معرفۃ السنن والآثار ص ٦٢/ج ١٣) اس حدیث کا اخراج ابو داؤد
 نے کتاب الصلوة میں باب من كره باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر میں کیا
 ہے۔ ابو داؤد ص ١٣٤/ج ١٢ حدیث نمبر ٨٢٦ یہ نسخہ بھی مصری و دمشقی نظر آتا ہے۔

فلہذا حضرت شیخ الہند پر اعتراض فضول ہے۔

تحریف نمبر ٨ کا جھوٹا الزام حضرت شیخ الہندؒ پر

مختلف غیر مقلدین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ انہوں
 نے قرآن مجید کی آیت میں تحریف کی ہے۔

فان تنازعتم في شئ فردوه الى الله والرسول والى اولى
 الامر منكم ○ (البناح الاذليل ص ٩٣ مطبوعہ دیوبند کتب خانہ رحمیہ)

صحیح آیت یوں تھی:-

فان تنازعتم في شئ فردوه الى الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله
 واليوم الآخر ○ (ب ٥)

الجواب

حضرت شیخ الہند نے غیر مقلدین کے خلاف بہترین عظیم ضخیم لا جواب کتاب ایضاح الاولہ لکھ کر غیر مقلدین کو دم بخود کر دیا اب غیر مقلدین حضرات نے ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں نواب صدیق حسن خان کی کتاب الروضۃ الہندیہ مثلاً ص ۱۳۵، ص ۱۴۵، ص ۱۴۶، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۲۲۲، ص ۳۰۸ مطبع علوی ہند نزل والا برار مثلاً ص ۳۳، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۳، ص ۲۲۵، ص ۲۵۱ وغیرہ کتابیں دیکھ لیں۔

مولانا ارشاد الحق صاحب اثری کی کتاب توضیح الکلام ملاحظہ کریں۔ اس میں کئی آیات قرآنیہ غلط لکھی ہوئی موجود ہیں اثری صاحب لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان هو الاذکری للذاکرین۔ (توضیح الکلام ص ۲۰۱)

حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ آیت قرآنی موجود نہیں ہم غیر مقلد حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں تاکہ اثری صاحب پر قرآن مجید کی آیت نئی گھڑنے کا الزام رفع کیا جاسکے مولانا حافظ محمد گوندلوی غیر مقلد مولانا اثری صاحب کے استاذ صاحب لکھتے ہیں اس میں کیا شبہ ہے کہ کاتب معصوم نہیں ہوتے غلطیاں کرتے ہیں حدیث کی کتابیں تو کیا قرآن مجید کے لکھنے میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ (خیر الکلام ص ۳۴۳)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الاولہ میں صحیح بھی لکھی ہے ”قاضی کا حکم آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نائب خداوندی ہونا ظاہر اور حقیقت شناسان معانی کے نزدیک ارشاد واجب الانقیاد (ایضاح الاولہ ص ۲۵۶)

تو اس مقام پر صحیح کیوں لکھی ہے اگر تحریف کرنے کا ارادہ ہوتا تو یہاں بھی تحریف کرتے۔ اللہ تعالیٰ ظالم و بد معاش غیر مقلدین کو معاف نہیں کرے گا۔

اب غیر مقلدین کی خیانات و تحریفات ملاحظہ فرمائیں

تحریف نمبر ۱

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۲۷۵ ج ۱ کے حاشیہ پر ایک نسخہ پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

نسخہ حدثنا ابو توبة ثنا الهيثم يعني ابن حميد عن ثور عن سليمان بن موسى عن طاؤس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يده اليمنى على يده اليسرى ثم يشد بينهما على صدره وهو في الصلوة قال المزني في الاطراف في حرف الطاء من كتاب المراسيل الحديث أخرجه 'ابوداؤد في كتاب المراسيل وكذا قال البيهقي في المعرفة ۝

”سليمان بن موسى نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیاں ہاتھ بائیں پر رکھتے پھر دونوں باندھ کر سینے پر رکھتے اور وہ نماز میں ہوتے محدث ابوالحجاج المزی نے الاطراف حرف طاء میں کتاب المراسیل میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح امام بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں کہا ہے۔“

الجواب

آپ حضرات اندازہ کریں کہ مرسل طاؤس کو سنن ابی داؤد کا نسخہ بتایا جا رہا ہے جب کہ دو شاہد اس غیر مقلد نے اپنے خلاف پیش کر دیئے کہ انہوں نے فرمایا کہ مرسل طاؤس کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اس کو کہتے ہیں چوری پھر اس پر سینہ زوری۔ وہاں دہاڑے ڈاکہ۔ عون المعبود ص ۲۷۵ میں لکھتے ہیں۔

ووجدنی بعض نسخ الكتاب هكذا۔ اور سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں اسی

طرح پایا جاتا ہے پھر آگے مرسل طاؤس با سند ذکر کیا ہے۔ اور مولانا خالد گھر جاکھی غیر مقلد صلوٰۃ النبی ص ۳۹ میں ابو داؤد و مصری ص ۲۰۱ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ سب غیر مقلدین کی خیانت و شرارت ہے۔ مولانا محمد اسماعیل سلقی نے رسول اکرم کی نماز ص ۶۷ میں لکھتے ہیں ایک مرسل حدیث ابو داؤد نے مراسل میں ذکر فرمائی ہے طاؤس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ سینہ پر رکھا کرتے تھے۔

مولانا محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے صلوٰۃ الرسول ص ۱۸۸ میں مراسل ابی داؤد کا حوالہ دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ غیر مقلدین کو ہم کہتے تھے کہ تمہاری روایت صحاح ستہ میں نہیں ہے جب کہ ہماری روایت صحاح ستہ کی معتبر کتاب ابو داؤد میں ہے اس لئے غیر مقلدین نے ایک نسخہ گھڑا اور اس روایت کو سنن ابی داؤد سے ثابت کرنے کی کوشش کی حالانکہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے پہلے کسی نے بھی مرسل طاؤس کا حوالہ سنن ابی داؤد سے پیش نہیں کیا یہ صرف تحریف و خیانت کا کارنامہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے صادر ہوا ہے اور یہ شخص اور اس کا گردہ قلمی نسخوں میں تبدیلی کر کے پھیلاتا رہتا تھا جیسا کہ اس تحریف اور دوسری تحریفات سے واضح ہوتا ہے۔

مولانا بنوریؒ لکھتے ہیں۔

وفی الباب لہم مرسل طاؤس عن ابی داؤد فی مراسیلہ و کذا فی

سننہ فی نسخہ ابن الاعرابی ۵ (معارف السنن ص ۴۴۰ ج ۲)

کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کیلئے ایک دلیل طاؤس کی مرسل حدیث ہے جو کہ مراسل ابی داؤد میں آتی ہے اور اسی طرح سنن ابی داؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہے۔ یہ حضرت بنوریؒ کی بھول اور غلطی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

تحریف نمبر ۲

امام ابو داؤد نے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین میں بیان کی ہے اس کے بعد عون المجہود شرح ابو داؤد ص ۲۷۲ تا ص ۲۷۳ کے نسخہ میں عظیم آبادی نے مقلد لکھتے ہیں قال ابو داؤد هذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس

ہو بصحیح علی هذا اللفظ کہ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مختصر ہے لمبی حدیث سے اور اس لفظ پر صحیح نہیں۔ پھر عظیم آبادی شرح ابی داؤد ص ۳۷۲ میں لکھتے ہیں واعلم ان هذه العبارة موجودة في نسختين عتيقتين عندی وليست في عامة نسخ ابی داؤد الموجودة عندی کہ یہ عبارت دو پرانے نسخے جو ابو داؤد کے میرے پاس موجود ہیں ان میں ہے اور عام نسخ ابی داؤد میں نہیں جو میرے پاس ہیں۔ ماشاء اللہ دو پرانے نسخے عظیم آبادی صاحب کے پاس موجود تھے دنیا کے کسی کتب خانہ میں موجود نہ تھے علامہ نیوٹی لکھتے ہیں "میں نے ابو داؤد کے مختلف نسخے دیکھے مگر کسی نسخے میں اس حدیث کے بعد یہ عبارت نہیں پائی آپ یہ ثابت فرمادیں کہ کس نسخے میں ہے پھر مجھ سے اس کا جواب لیں۔

(المجلد فی رد القول المحلی ص ۱۰ مطبع احسن مطابع پٹنہ ۱۳۱۴ھ)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرماتے ہیں هذه العبارة ليست في النسخ الموجودة من النسخ المطبوعة الهندية والنسخة المصرية الاعلى حاشية النسخة المجتباية فعلى هذا هذه العبارة مشكوك فيها بان يكون من المصنف او من غيره ○

(بذل المجہود ص ۷۱/۷۲)

یہ عبارت موجودہ نسخ ہندوستانی اور مصریہ میں موجود نہیں مگر مجتبا کی کے حاشیہ پر ہے پس اس بناء پر یہ عبارت مشکوک ہے کہ مصنف ابو داؤد سے ہے یا غیر سے ہے۔ ایک غیر مقلد عالم محمد بن عبد اللہ المعروف بلفظ جیون بن نور الدین النجاشی نے عون الودود شرح ابو داؤد و حال متن ہے اس ص ۷۶ پر ابن مسعودی اس حدیث پر یہ جرح نقل نہیں کی یہ نسخہ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص ۱۳۱۸ھ ہے۔ ایک مصری نسخہ غیر مقلد محمد محی الدین عبد الحمید المطبوعہ الثانیہ ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس نسخہ کے ص ۲۷۸ ج ۱ میں بین القوسین قال ابو داؤد وهذا حديث مختصر

من حديث طويل وليس هو بصحيح علی هذا اللفظ یہ عبارت موجود ہے لیکن یہی محشی و معلق مقدم ابو داؤد ص ۲۰ میں لکھتا ہے نسخة مطبوعة بذيلها شرح آخر للعلامة ابی الطیب محمد شمس الحق لیسٹی عون المعبود علی سنن ابی داؤد وقد طبعت عام ۱۳۲۲ھ من الهجرة وهذه النسخة اصح النسخ المطبوعة علی الاطلاق الخ

نسخہ سنن ابی داؤد کا جس کے نیچے شرح ہے ابو الطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی کی جس کا نام عون المعبود علی سنن ابی داؤد ہے جو ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔

یہ نسخہ تمام مطبوعہ نسخوں میں سے زیادہ صحیح ہے مطلقاً معلوم ہوا محمد محی الدین عبدالحمید غیر مقلد نے شمس الحق عظیم آبادی کے نسخہ پر کئی اعتماد کیا ہے اسی بناء پر یہ عبارت لکھ دی ہے ورنہ اس من گھڑت نسخہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسی طرح غیر مقلدین نے التعمید لابن عبدالبر کے مطبوعہ نسخہ میں بھی تحریف کرتے ہوئے امام ابوداؤد کی طرف اس عبارت کا انتساب کیا ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

ثم رأيت عبارة التمهيد نقلها بعضهم وقد نقل فيها كلام البزار في حديث ابن مسعود وهو في العمدة والتلخيص في حديث يزيد فيحتاج في النقل فقد كثرت التصحيف O (نيل الفرقدين ص ۶۳)

”پھر میں نے تمہید کی عبارت دیکھی جو بعض نے نقل کی ہے اور اس میں امام بزار کے کلام کو حضرت ابن مسعود کی حدیث کے بارے میں نقل کر دیا حالانکہ عمدة القاری اور التلخیص الغبیر میں ان کی جرح یزید بن ابی زیاد کی روایت کے بارے میں ہے جو حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے۔ پس نقل میں احتیاط کرنی چاہیے پس بے شک تعریف بہت ہو چکی ہے۔“

جھوٹ و تحریف نمبر ۳

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ورواه البخاری فی کتابہ فی رفع البیدین حدثنا الحمیدی ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد بمثل لفظ الحاكم قال البخاری وكذلك . . . رواه الجفاظ ممن سمع يزيد قديماً منهم شعبة والنوري

وزهير وليس فيه ثم لم يعد انتهى O (التعليق المعنى على سنن الدارِ قُطَيْبِ ص ۱/۲۹۵)

اور امام بخاریؒ نے اپنی کتاب رفع الیدین میں حمیدؒ کی شافعیین عن یزید بن ابی زید سے روایت کی۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اور اسی طرح حفاظ حدیث نے یزید بن ابی زید سے روایت کیا ہے جو قدیم سماع رکھنے والے ہیں ان میں شعبہؒ اور سفیانؒ ثوریؒ اور زحیرؒ ہیں اور کسی کی روایت میں ثم لم یعد کالفظ نہیں ہے۔

الجواب

امام بخاریؒ نے جزء رفع الیدین مترجم اردو ص ۳۵ میں یزید بن ابی زید کی روایت مثل حاکم کے روایت نہیں کی۔ کیونکہ حاکم کی روایت ابراہیم بن بشار الرمادی عن یزید سے رفع الیدین عند الرکوع بعد الرکوع روایت کیا گیا ہے جیسا کہ التعلیق المغنی ص ۲۹۵ ج ۱ میں موجود ہے اور بیہقی ص ۲۷۷ میں حاکم کے حوالہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے جب کہ:

جزء رفع الیدین المنسوب للبخاری میں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدہ اذا کبر قال سفیان لما کبر الشیخ لقنوه ثم لم یعد فقال ثم لم یعد ۝

”کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا جب شیخ یزید بن ابی زید یوڑھا ہو گیا تو اس کو انہوں نے ثم لم یعد تلقین کیا تو یزید نے ثم لم یعد کہا۔

دیکھو بات کیا تھی جس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے کیا بتادی اور پھر آخر میں کہا انتہی کہ امام بخاریؒ کی عبارت ختم ہوئی ہے یعنی اس غیر مقلد نے من وعن عبارت نقل کی ہے۔
(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

تحریف نمبر ۴

عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی کے متعلق امام بخاریؒ ضعیف صغیر ص ۱۹ میں فرماتے ہیں روئے عنہ و کعب فیہ نظیر۔ اس عبداللہ سے امام کوئی نہ روایت کی ہے اس میں نظر ہے یہ ضعیف

صغیر مطبوعہ باہتمام محمد ابراہیم خان کے مطبع سٹشی آگرہ ۱۳۲۳ھ شائع ہوئی ہے۔ اس نسخہ کی تصحیح کرنے والا بھی غیر مقلد زین العابدین الراوی ہے دیکھئے اسی نسخہ کا ص ۶۲ اور یہ زین العابدین آروی کتاب القراءة بمقتضى مطبوعہ دہلی کے صحیحین سے ہے۔ دیکھئے حاشیہ ص ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴ وغیرہ۔

اس نسخہ کی اشاعت کے بعد ۱۳۲۵ھ میں غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری الزنبی نے مطبع السٹشی ہانوار احمدی بالہ آباد الواقع فی الهند میں ضعفاء صغیر بخاری شائع کیا تو اس کے ص ۲۱ میں عبداللہ بن عبدالرحمن الطاکھی روئی عنہ کج فی نظر کو کاٹ دیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس غیر مقلد نے التاریخ الصغیر للامام البخاری کو اول رکھا اور پھر ضعفاء صغیر للبخاری اس کے ساتھ ملحق کی پھر کتاب الضعفاء والمتر وکین الامام النسائی کو اس کے آخر میں ملحق کیا اور اس کے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے کہ التاریخ الصغیر کے ساتھ دو کتابیں جلیل القدر جو میرے پاس موجود تھیں ان کو میں نے حیدرآباد دکن سے حاصل کیا ہے ایک کتاب الضعفاء الصغیر للبخاری ہے دوسری کتاب الضعفاء والمتر وکین للنسائی ہے ان کو میں نے آخر میں ضم کر دیا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد کے گردہ کا یہ آدمی ہے مولانا موصوف کا بہت مداح خوان ہے جیسا کہ اس نے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے اور پھر اس غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری نے مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے اس کتاب پر تقریب بھی لکھوائی ہے اور اسی نسخہ کو مولانا عبدالشکور اثری غیر مقلد نے المکتبہ الاثریہ سائنگھ ہل ضلع شیخوپورہ سے شائع کر دیا ہے۔ اب اس غیر مقلد نے آنے والے حضرات کو الجحمن میں ڈال دیا ہے کوئی کہے گا کہ اس راوی عبداللہ بن عبدالرحمن الطاکھی کو امام بخاری نے ضعفاء صغیر میں ذکر نہیں کیا۔ کوئی کہے گا جس کو دوسرا نسخہ مل جائے گا کہ ضعفاء صغیر میں اس کا ذکر ہے کوئی اختلاف نسخہ پر محمول کرے گا چنانچہ ہمارے حنفی جن کو احتیاط کا ہیضہ ہے وہ اس کو اختلاف نسخہ پر محمول کریں گے چنانچہ مولانا محمد شفیع صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند نے کشف الاستار عن رجال معانی الآثار للعلامة بدر الدین عینی جید پریس دہلی رجب الآخر ۱۳۲۹ھ میں طبع کرائی ہے اس کے حاشیہ پر ضعفاء صغیر امام بخاری کی بھی موجود ہے اس کے ص ۱۱۵ میں ہے۔ (عبداللہ بن عبدالرحمن الطاکھی روئی عنہ کج فی نظر) اس کو بین القوسین ذکر کیا ہے اشارہ کیا ہے اختلاف نسخہ کی طرف کہ یہاں ایک نسخہ ایسا بھی ہے جس میں یہ جرح موجود نہیں۔

(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

حالانکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب ص ۵۲۹۹ میں عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ وقال البخاری فیہ نظر۔

تحریف کا مقصد

یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے تکبیرات عیدین بارہ بارہ کا راوی ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد ص ۱۷۶۳ میں مذکور ہے اور یہ روایت غیر مقلدین کی بھاری دلیل ہے اور فیہ نظر امام بخاریؒ کے ہاں اشد صغ جرح میں سے ہے چنانچہ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں۔ کہ امام بخاریؒ کی اصطلاح ہے کہ جب وہ کسی راوی کے بارے میں فیہ نظر کہتے ہیں تو وہ انتہائی درجہ کا کمزور ضعیف ہوتا ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۸) (بحوالہ احسن الکلام ص ۱۱۶ ج ۲)

اور حافظ عبد اللہ روپڑی غیر مقلد لکھتے ہیں بخاری کسی راوی کے متعلق فیہ نظر کہہ دیں تو وہ بالکل متروک ہو جاتا ہے اس کی حدیث اعتبار سے گر جاتی ہے چنانچہ اصول حدیث ظفر الامانی وغیرہ میں اس کو بیان کیا ہے اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ۲۱۵ ج ۱ میں بحث وضع الیدین علی الصدور میں بحوالہ تحریر حنفیہ کے بزرگ ابن الصمام سے بھی یہی نقل کیا ہے آہ۔ (رفع الیدین اور آئین ص ۱۳۱) چونکہ امام بخاریؒ کی یہ سخت جرح اس راوی پر تھی اس لئے غیر مقلدین نے ضعیفاء صغیر سے امام بخاریؒ کی یہ جرح راوی سمیت کاٹ دی حالانکہ امام بخاریؒ نے عبد اللہ ابو المنیر عن سعید بن ابی ذباب لم یصح حدیثہ کے بعد عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی کا ذکر کیا تھا۔

الضعفاء اصغیر کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خائنیں محرفین کو داد دیں

(اللہ تعالیٰ محرفین و خائنیں سے پناہ دے۔ آمین)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ جَاءَكُمْ فَاسِقُ بَنِي إِفْرَاقٍ

بالحمد لله الذي وفقني لطبع هذه الرسالة النادرة العسيرة الوجود اعني

كتاب المنفرادات والوحدان

لـ ١٩١
تتميم المتوفى ١٢٤٦

كتاب الضعفاء الضعفاء

لـ ١٩٢
تمام بنار من روح المنزه المتوفى ١٢٥٤

كتاب الضعفاء والمتروكين

لـ ١٩٣
تمام منار من روح المنزه المتوفى ١٢٥٤

من تصانيف الائمة مسلم والخوارزمي والشمسي حجة الاسلامين

محمد ابراهيم بن علي مطبع الميراثي

عبد الله بن معاوية بن ولد الزبير بن القوام الأسدي البصري عن هشام بن عروة، وعنه
الضحاك بن مخلد وعمر بن خل بن مجرى لبعض حديثه منكبه.

عبد الله بن محمد بن قتادة مشكرا حديث.

عبد الله بن أبي بن عبد الرحمن بن عبيدة روى عنه أبو مالك الأشجعي لا يصح حديثه.

عبد الله بن نافع مول ابن عمر القرشي المدني أبو بكر مشكرا الحديث.

عبد الله بن واثق أبو قتادة أخا ابن عمر بن جبريل بن كرو.

عبد الله بن الهادي قال جعفر بن برقان روى عنه ثابت بن الحجاج قال جعفر لم يصح حديثه.

عبد الله بن يعمر الكسائي عن أبي بكر بن نيس روى عنه حميد بن أبي ذية لفظه.

عبد الله أبو المنصور عن سعيد بن أبي ذباب لم يصح حديثه.

(عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي روى عنه وكيع في نظر).

عبد الرحمن بن شيبه عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث ليس بالقائم.

عبد الرحمن بن إسحاق بن الحارث أبو شيبه الواسطي عن أبيه والسنان بن عبد الله بن قاسم

بن مالك ومكانه أحمد قال أحمد بن مشكرا حديث - روى عن أبيه والسنان بن عبد الله بن قاسم ١١٣

عبد الرحمن بن ثابت بن العاصم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن أبي حنيفة عن عبد الرحمن

بن عبد الرحمن بن ثابت عن أبيه عن جده ولم يصح حديثه -

عبد الرحمن بن حزمه عن ابن مسعود روى عنه القاسم بن حسان لا يصح حديثه.

عبد الرحمن بن عطاء سمع عبد الملك بن جابر روى عنه ابن أبي ذؤيب وعطاء بن يسير في نظر.

(عبد الرحمن بن زياد) حدثنا محمد قال ثنا المقرئ عن عبد الرحمن بن زياد في حديثه

بعض المنكير.

عبد الرحمن بن زيد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب عن أبيه وأبي حازم ضعيفه على حديثه قال أبو بكر

بن حمزة استسند ثنتين وثلاثين.

تحریر نمبر ۵

عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ کی جلد اول اور چہارم شائع کی ہے درمیان میں چھوڑ دیا ہے کیونکہ جلد دوم و سوم میں دلائل ان کے خلاف تھے پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی ۱۱۳/۱۱۴ میں باب قائم کیا ہے (باب) من قال لبس علی الجنائز قراءۃ پھر اس کے تحت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا اثر ذکر کیا ہے حدثنا ابو بکر قال حدثنا اسماعیل بن علیہ عن ایوب عن نافع ان ابن عمرؓ کان یقرأ فی الصلوۃ علی المیت۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قراءۃ کرتے تھے۔ حالانکہ صحیح یوں ہے لا یقرأ فی الصلوۃ علی المیت۔

(ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸ مسطور علی حیدر آباد دکن)

کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قرأت نہ کرتے تھے۔ مؤطا امام مالک ص ۲۱۰ میں

بھی اسی طرح ہے)

تحریر نمبر ۶

مولانا محمد حسین بنالوی کے نام سے پاک و ہند میں کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں (ناشر) دارالدعوة السلفیہ لاہور ہے اس کی تصدیق (تصدیق کے ص ۶ میں حافظ صلاح الدین یوسف رفیق ادارہ دارالدعوة السلفیہ شیش محل روڈ لاہور لکھتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتویٰ ہے جو مولانا بنالوی اور حضرت شیخ اکل سید میاں نذیر حسین دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔ (محرم الحرام ۱۴۰۷ھ جنوری ۱۹۸۶ء)

اب اس فتویٰ تکفیر میں علمائے لدھیانہ کا فتویٰ تھا جو اس سے بہت پہلے تھا اب اس کی اشاعت میں حافظ صلاح الدین یوسف غیر مقلد نے تحریر کرتے ہوئے اس کو کاٹ دیا ہے۔ چنانچہ مولانا محمد حسین بنالوی غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

”بعض علمائے و صوفیائے لودھانہ۔ لودھانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ فتویٰ پیش کیا گیا تو انہوں نے اپنا اشتہار ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ھ اس پر عبارت ذیل لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیا۔ یہ اشتہار ہماری طرف سے واسطے درج کرنے اس فتویٰ کے جو علماء ہندوستانی نے نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر وغیرہ کا دیا ہے شامل کیا جائے وہ اشتہار چونکہ بہت طویل ہے اس لئے اس کے صرف چند فقرات اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰۱ھ میں مرزا نذیر کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا کہ یہ شخص اور ہم عقیدہ اس کے اہل اسلام نہیں داخل نہیں اور اب بھی ہمارا یہی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں

شرعاً کافر ہیں۔ جب مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑے گا بعد میں عیسیٰ موعود ہونے میں کلام شروع ہوگی خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ اور جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ الشحران مولوی محمد و مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز سکنائے لودھانہ عفا اللہ عنہ۔

(اشاعة السنۃ النبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحدیہ جلد نمبر ۱۲، ۱۳ بابت ۷، ۸ مطابقت من ۹۰ ص ۳۸۱)
اب اس عبارت کو اوارہ وار المدعوۃ السلفیہ لاہور کی طباعت میں اڑا دیا گیا ہے کیونکہ اس
کی موجودگی میں اولین فتویٰ تکفیر کا نام دینا صحیح نہ تھا۔ لدھیانہ کے علماء کا فتویٰ اس وقت لگ گیا تھا۔
جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

جب اس وقت مولانا محمد حسین بیٹا لوی مرزا قادیانی کی حمایت کر رہا تھا مولانا محمد علی انویٰ خرماتے ہیں کہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰ھ (مطابق ۱۸۸۴ء) میں مرزا کو کفر کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا۔

(فتاویٰ قادریہ ص ۲۰)

جب کہ مولانا ثناءلوی صاحب کی طرف سے فتویٰ کفر ۸۳۰ھ ۱۸۹۰ء کو جاری ہوا۔ مولانا محمد لدھیانوی مرحوم لکھتے ہیں چونکہ یہ شخص (مرزا قادیانی) غیر مقلدین کے نزدیک قطب اور غوث وقت تھا۔ محمد حسین لاہوری (ثناءلوی) نے جو غیر مقلدین ہند کا مقتدا مشہور ہے امداد۔ قادیانی پر کمر باندھی اور اپنے رسالہ ماہواری (اشاعت السنۃ) میں ہماری مذمت اور قادیانی کی تائید کرتا رہا یعنی کلمات کفریہ کو معاذ اللہ اشاعت السنۃ قرار دیا۔ (فتاویٰ قادیانیہ ص ۱۷)

یہ بھی یاد رہے اصل اشاعت السنہ (طبع جدید کے مطابق ص ۱۶۲ تک تھا باقی بعد میں الحاق کیا گیا ہے) تو اصل تکفیر قادیانی کے اوّل المفکرین علمائے احناف علماء لدھیانہ ہیں۔ جزاھم اللہ (تو اس اشاعت السنہ کی فوٹو کاپی بھی ملاحظہ کریں۔)

احسن الجزاء۔

تحریف نمبر ۷

پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ کے ص ۱۰۵ میں عبد الواحد بن عبد اللہ الغزوی کے دستخط ہیں اس کے بعد عبارت اشاعت السنۃ النبویہ نمبر ۷ جلد ۱۳ ص ۲۰۳ میں یوں تحریر ہے

الذی هو حجة شريفة بلا ارباب
كما فضله الجليل اخيرا ولم يلحق بغيره
ونقل الله تعالى العقود والعافية في
النيا والاحسرة امين ثم امين

ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کے
مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب
نے تفصیل بیان کیا خدا اسکو جزا
خیر دے اور ضرر سے بچا دے۔

(کتبہ محمد اشرف علی)

بعض علمای و صوفیای لودمانہ

لودمانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ مکتوبے پیش کیا گیا۔ گزشتہ دنوں نے اپنا
اشہد ۲۹ رمضان ۱۳۸۸ ہجری سپر مباحثہ ذیل لکھ کر ہمارے پاس بھیجا
چہ شہد ہمارے طرف سے واسطہ دے کر کہنے اس فتویٰ کے جو علماء ہندوستان
نسبت مرزا غلام احمد کا دیانی کی تکفیر و طہیر کا دلیل ہے شامل کیا جائے۔

وہ شہد کہ بہت طویل ہے۔ اسلئے اس کے صرف چند فقرات اس مقام میں
نقل کئے جاتے ہیں۔ ++ چنانکہ جسے فتویٰ سنئے م میں مرزا نے کہہ کر دائرہ اسلام
سے خارج ہو جائیگا جاری کر دیا تھا ++ یہ شخص اور ہم عقیدہ اسکے اہل اسلام میں
داخل نہیں۔ اسباب بھی یہاں یہی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد
باطلہ کو حق مانتے ہیں شرعاً کافر ہیں۔ جب مرزا کا دیانی اسلام سے خارج ہے تو
مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑیگا۔ بعد میں عینے سرعہ دہونے میں کلام شروع کرے
فلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ اور جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور
اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں
مسلکہ موجود ہے۔ اس طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

المستحقان۔ ہر ای شخص۔ ہر ای عبد اللہ۔ ہر ای عبد العزیز۔ سنا کی لودمانہ صفات۔

صاحب حکیم نور الدین حواری قادیانی کے حقیقی داماد ہیں۔ دارالمدعوۃ السلفیہ لاہور میں اس عبارت کو بھی اڑا دیا گیا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی کا بیٹا حکیم نور الدین صاحب مرزائی کے حقیقی داماد ہیں اس میں اس کی توہین نظر آرہی تھی۔ اس لئے اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

جھوٹ و تحریف نمبر ۸

مولانا عبدالغفار سلفی رسالہ رفع الیدین۔ رکوع محمدی میں لکھتے ہیں۔ امام مالک کا مذہب۔ رفع الیدین کے متعلق عبداللہ بن عمر کی حدیث پر امام مالک اپنی کتاب موطا ۱۰۳ میں اس طرح باب باندھ کر اپنے مذہب کا اظہار فرماتے ہیں کہ بساب يستحب رفع الیدین عند الافتتاح والركوع والقيام منه یعنی شروع نماز میں اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

(رکوع محمدی ص ۲۴۲ شریعتیہ ایوبیہ حدیث محل کراچی نمبر ۱)

الجواب

راقم الحروف نے موطا مالک کے متعدد نسخ دیکھے ہیں کہ کسی نسخہ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی نہیں۔

- (۱) موطا مالک بھجپائی دہلی (۱۳۲۰ھ) ص ۲۵ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی ہے افتتاح الصلوۃ۔
- (۲) موطا مالک دار احیاء الکتب العربیہ عینی بابی الحکمۃ و شرکاء مصر متعلق محمد فواد عبدالباقی ص ۵۷ ج ۱ میں بھی یوں منقول ہے باب افتتاح الصلوۃ۔
- (۳) علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے تنویر الموالک شرح موطا مالک میں جو حامل متن ہے اس میں یوں ہے ما جاء فی افتتاح الصلوۃ۔ (تنویر الموالک ص ۹۷ ج ۱ طبع مصر بابی طبعی ۱۳۳۳ھ)
- (۴) علامہ ذرقانیؒ شرح موطا مالک ص ۱۴۲ ج ۱ طبع مصر و نیز طبع مصر مطبعہ خیر یہ ص ۱۴۲ میں بھی افتتاح الصلوۃ۔
- (۵) علامہ باجیؒ شرح موطا مالک طبع مصر ص ۱۴۱ ج ۱ سن ۱۳۳۱ھ مطبعہ السعادة بجوار محافضتہ

مصر میں یوں ہے ماجاء فی الفتح الصلوۃ۔

(۶) شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اوجز المسالك شرح مؤطا مالک ص ۳۳۱ ج ۲

المکتبہ الامدادیہ باب العرۃ مکہ المکرّمہ میں بھی الفتح الصلوۃ ہے۔

(۷) مؤطا مالک ص ۱۹ برعاش ابن ماجہ مع دیگر حواشی ۳۲۲ھ ۱۹۰۵ء المطبع نظامی دہلی سید محمد

میاں مہتمم مطبع نظامی (ابن جناب سید معظم الدین صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی) میں

بھی الفتح الصلوۃ ہے۔

البتہ غیر مقلدین نے مصنفی شرح مؤطا مالک وحاشیہ مؤلفی جو دونوں حضرت شاہ ولی اللہ

کی تصنیف ہیں ان کے ص ۱۰۳ میں یہ باب اس طرح بنایا ہے جیسا کہ مولانا عبدالغفار سلّقی نے پیش

کیا ہے اس مصنفی کی جلد اوّل کے آخر میں لکھا باصحیح تمام و تنقیح مالا کلام بتاریخ چہارم ماہ شعبان المعظم

۱۲۹۳ھ (۱۲۲۰ ع ۱۲)

پھر جلد ثانی کے آخر میں لکھا ہے کہ الحمد للہ کہ جلد ثانی مصنفی شرح مؤطا مع مسوی در دہلی

مطبع مرتضوی باہتمام حافظ عزیز الدین انطباع پذیرفت ۱۲۹۳ھ پھر ایک اشتہار دیا ہے کہ کوئی نہ

چھاپے قانوناً جرم ہے۔ العبد محمد غزنوی ص ۱۸۰ ج ۲

تو یہ دونوں حافظ عزیز الدین اور محمد غزنوی غیر مقلد ہیں اور انہوں نے مصنفی کو شائع کیا

ہے اور یہی اس کے ذمہ دار ہیں تو یہ تحریف کوئی بڑی تحریف نہیں اس سے بھی بڑی تحریف

غیر مقلدین حضرات شاہ دہلی اللہ ولیوں اور ان کے بیٹوں اور پوتے شاہ محمد اسماعیل شہید کی کتابوں

میں کرتے رہتے ہیں۔ تو امام مالکؒ نے باب افتتاح الصلوۃ باندہ کراشارہ کیا کہ رفع المیدین صرف

عند الاقتراح ہے۔

خیانت و معنوی تحریف نمبر ۹:

شیخ الكل مولانا نذیر حسین دہلوی مرحوم لکھتے ہیں:-

وقال الامام ابو حنیفۃ لا یرفع الافی تکبیرۃ الاحرام و هو رواۃ ابن

القاسم والشافعی عن مالک قال ابن ذقیق العبد هو

المشہور عند اصحاب مالک والمعمول بہ عند المتأخرین الخ

(فتاویٰ نذیریہ محبوب و مترجم ص ۴۴۳ راجح اطبع لاہور)

غیر مقلدین نے اس کے ذیل میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے امام ابو حنیفہ اور مالک کی ایک روایت رفع یدین نہ کرنے کے متعلق ہے۔ باقی خط کشیدہ عربی الفاظ کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ اس کا مکمل ترجمہ ملاحظہ ہوا اور امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ تکبیر تحریر کے سوا رفع الیدین نہ کیا جائے اور یہی روایت امام ابن القاسمؒ اور امام شافعیؒ کی امام مالک سے ہے محدث ابن وثیق العید نے فرمایا کہ یہی مشہور ہے مالکیہ حضرات کے ہاں اور متأخرین مالکیہ کے ہاں تو اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ ترجمہ تھا مکمل عبارت کا غیر مقلدین بہت بڑے خائن اور محرف ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰

امام بخاریؒ کی طرف رسالہ جزء رفع الیدین منسوب ہے اس میں ایک روایت یوں ہے۔ حدثنا عبید بن یعیش ثنایونس بن ہکیر انا ابن اسحق۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۷)

اب اس مشن کو نہ سید بدیع الدین شاہ صاحب نے تبدیل کیا ہے نہ ارشاد الحق صاحب اثری نے بلکہ اشخ فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر دیا ہے مطبوعہ نسخہ میں ابن اسحاق کے بجائے ابواسحاق تھا تو ابواسحاق کو تبدیل کر کے ابن اسحاق بنا دیا۔ حالانکہ متن کو تبدیل خود مصنف کر سکتا ہے دوسرے کسی شخص کا اختیار نہیں جیسا کہ ہدایہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں اغلاط ہیں تو متن کو کسی نے تبدیل نہیں کیا بلکہ اس کی حاشیہ میں تنبیہ کر دیتے ہیں کہ متن میں یہ غلط لکھا ہوا ہے۔ تو دوسری کتب کی مدد سے متن تبدیل کرنا یہ تحریف ہے اللہ تعالیٰ محرفین کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

تحریف نمبر ۱۱

جزء رفع الیدین ص ۵۷ میں عربین کہا جاتا تھا اس کو فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے تحریف و خیانت کرتے ہوئے عمرو بن المہاجر بنادیا اور تعلیق میں لکھا: وفي المطبوعة عمرو الصواب ما انتباه ذكره المؤلف في التاريخ الكبير. الثوری۔ کہ مطبوعہ نسخہ میں عمر

لکھا ہوا تھا اور صواب وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے اس کو مؤلف امام بخاریؒ نے التاریخ الکبیر میں ذکر کیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۲

جزء رفع الیدین کے ص ۶۲ میں ابو شہاب بن عبد ربہ تھا اس کو ارشاد الحق غیر مقلد نے ابو شہاب عبد ربہ بنا کر متن کو بدل ڈالا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: **فلی المطبوع ابو شہاب بن عبد ربہ والصواب ما ثبتنا۔ الاثری۔** مطبوع نسخہ میں ابو شہاب بن عبد ربہ تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ ارشاد الحق الاثری۔ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اگر کوئی حنفی حدایہ کے متن کو تبدیل کرتا تو آپ اسے محرف و خائن اور کیا کیا لقب دیتے مگر آپ نے جزء رفع الیدین کے متن کو تبدیل کر کے نہ آپ محرف ہیں اور نہ خائن۔ تفلک اذا قسمۃ ضیضی۔

تحریف نمبر ۱۳

جزء رفع الیدین ص ۶۳ میں قیس بن سعید تھا مگر مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی غیر مقلد نے تحریف کرتے ہوئے متن تبدیل کر کے قیس بن سعد بنا دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: **وقع فی المطبوع قیس بن سعید والصواب ما ثبتناہ** (بلاء اصحہ ص ۶۳)

کہ مطبوع نسخہ میں قیس بن سعید تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ غیر مقلدین تحریف کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تحریف کرنا ان کا شیوہ ہو چکا ہے۔

تحریف نمبر ۱۴

جزء رفع الیدین ص ۷۰ میں حدیثا خطاب بن اسماعیل تھا اس کو سید بدیع الدین السند ہی غیر مقلد نے حدیثا خطاب عن اسماعیل بنا کر متن میں تبدیلی کر دی ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: **وقع فی المطبوع بن اسماعیل وصوبناہ من تاریخ المصنف جلاء العینین ص ۷۰** مطبوعہ نسخہ میں بن اسماعیل واقع ہوا ہے اس کو ہم نے مصنف امام بخاریؒ کی التاریخ الکبیر سے درست کیا ہے۔ تو متن کو اپنی جگہ رہنے دیتے نیچے حاشیہ و تعلیق میں تنبیہ

کرتے مگر متن کتاب کا بدل دینا اور تحریف کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے

تحریف نمبر ۱۵

جزء رفع الیدین ص ۷۱ میں حدثنا مقاتل تھا اس متن کو بدل کر حدثنا ابن مقاتل سید بدیع الدین صاحب غیر مقلد نے کر دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ کان فی المطبوع مقاتل وهو خطاء ظاہر (جللاء العینین ص ۷۱)

کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا جو ظاہر خطاء ہے۔ متن کتاب کو بدلنا اور یہودیوں کا طریقہ اختیار کرنے میں ان غیر مقلدین بد بختوں کو مزہ آتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۶

جزء رفع الیدین ص ۷۲ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں تھا۔ فقلت له من ذالک۔ اس متن کو ارشاد الحق الاثری صاحب نے تبدیل کر کے فقلت له ما ذالک بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع من ذالک۔ الاثری۔ ارشاد الحق الاثری کی بد بختی کمال درجہ کی ہے کہ کتابوں کے متن بدل کر تحریف کا ارتکاب کرتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۷

جزء رفع الیدین ص ۸۳ میں تھا تم کنت مکرار ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر کے ثم جنت بنا دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ وہ وفی المطبوع کنت الاثری کہ مطبوعہ نسخہ میں کنت تھا۔ تحریف کرنا ان غیر مقلدین کا سنہری کارنامہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۸

جزء رفع الیدین ص ۸۶ میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں تھا الاصلی لکم ارشاد الحق اثری نے لکم کے بجائے کم کا لفظ متن میں بڑھا کر تحریف کی کاروائی انجام دی ہے۔

تحریر نمبر ۱۹

جزء رفع الیدین ص ۱۰۲ میں حدثنا ابو نعیم ثنامہ عن عبد اللہ بن القبطیہ تھا ارشاد الحق اثری نے متن میں تبدیلی کر کے عبید اللہ بنادیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع عبد اللہ الاثری کہ مطبوع نسخہ میں عبد اللہ تھا ما شاء اللہ متن کو بدلنا تحریر ہے اور یہ طریقہ یہودیوں کا ہے۔ جو اثری صاحب اور دوسرے غیر مقلدین متن بدل کر انجام دے رہے ہیں

تحریر نمبر ۲۰

جزء رفع الیدین ص ۱۱۳ میں یونس عن سالم تھا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن میں اضافہ کر دیا یونس عن الزہری عن سالم چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع یونس عن سالم والتصویب من الصحیح البخاری (الثوری) کہ مطبوع نسخہ یونس عن سالم تھا اس کی تصحیح صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔ ظالم تو نے متن کو نہ بدلا ہوتا نیچے حاشیہ میں تنبیہ کر دیتا مگر تحریر کرنے کی غیر مقلدین کو کھٹی پلائی گئی ہے۔

تحریر نمبر ۲۱

جزء رفع الیدین ص ۱۳۱ میں تھا حدثنا محمود قال ابن علیہ اس متن میں سید بدیع الدین شاہ پیر جہنڈا غیر مقلد نے تحریر کی اور متن کو یوں بنادیا حدثنا محمود قال حدثنا البخاری قال ابن علیہ۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:-

قد سقط من جمیع النسخ الجزء الذی وقف علیہا زیادة حدثنا

البخاری قال هو خطأ واضح محمود بن اسحق الخزاعی واوی

هذا الجزء وجزء القراءة عن المصنف ○ (جلال العینین ص ۱۳۱)

بے شک جزء رفع الیدین کے تمام نسخوں میں زیادتی حدثنا البخاری کی ساقط ہو گئی ہے جن نسخہ جزء رفع الیدین پر میں مطلع ہوا اور یہ بالکل خطا واضح ہے کیونکہ محمود سے مراد ابن اسحق الخزاعی ہے جو جزء رفع الیدین اور جزء القراءة کا راوی ہے امام بخاری سے یہ پیر جہنڈا کی سخت جہالت و حماقت ہے کیونکہ محمود سے مراد محمود بن غیلان ہے جو امام بخاری کا شیخ و استاذ ہے اگر محمود بن اسحق

الخزاعی بنایا جائے اور پھر امام بخاری کا ذکر کیا جائے تو ابن علیہ سے پھر بھی امام بخاری کی ملاقات ثابت نہیں کیونکہ ابن علیہ کی وفات ۱۹۳ھ میں ہوئی اور امام بخاری کی ولادت ایک سال بعد ۱۹۴ھ کو ہوئی ہے اس جاہل غیر مقلد نے اپنے اجتہاد سے حدیث البخاری کا اضافہ کیا ہے جو اس کی جہالت و تحریف کی کھلی کاروائی ہے۔

تحریف نمبر ۲۲

جزء رفع الیدین ص ۱۳۵ میں حدیثا مقاتل تھا اس متن میں ارشاد الحق اثری نے حدیثا محمد بن مقاتل بنا دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع حدیثا مقاتل. الاثری. کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا۔

محترم ارشاد الحق اثری صاحب آپ نے جزء رفع الیدین ص ۱۳۴ میں حدیثا اسماعیل عن نافع تھا اس پر آپ نے نیچے کو لکھا کذا فی المطبوع والصواب اسماعیل عن صالح عن نافع. الاثری۔ کہ نسخہ مطبوعہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور درست یوں ہے اسماعیل عن صالح عن نافع. یہ آپ نے درست لکھا ہے کیونکہ متن کو تبدیل نہیں کیا آپ اسی طرح متن کو نہ بدلتے تو ہم آپ کو محرف شمار نہ کرتے مگر آپ کی بدبختی آپ پر غالب ہے کہ آپ نے متن کو بدل ڈالا اور یوں محرفین اور خائنین میں آپ کا شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۲۳

جزء رفع الیدین ص ۱۵۴ میں حدیثا عبد اللہ عن نافع تھا اس متن کو تبدیل کر کے حدیثا عبد اللہ عن نافع بدیع الدین شاہ السندھی نے بنا دیا ہے۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: کان فی المطبوع عبد اللہ العکبر والصواب کما ثبتہ ۵ (جلال العنین ص ۱۵۴)

مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ تھا اور درست وہ ہے جس کو ہم نے ثابت کیا ہے۔ تحریف اور خیانت کرنا غیر مقلدین کے مذہب میں فاضل ہے۔

تحریف نمبر ۲۳

جزء رفع الیدین ص ۱۵۹ میں وقال علی بن مسہر والبخاری تھا اس متن کو تبدیل کر کے ارشاد الحق اثری نے وقال علی بن مسہر والمحاربی بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعة البخاری۔ الاثری۔ اور مطبوعہ نسخہ میں البخاری لکھا ہوا تھا۔

تحریف نمبر ۲۵

جزء رفع الیدین ص ۱۶۶ میں لما ذکر الله الانصار تھا اس متن کو ارشاد الحق اثری نے یوں تبدیل کر دیا ہے لما ذکر الله للانصار چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعة لما ذکر الله الانصار تھا۔ جس پر تحریف کی کاروائی کی گئی ہے۔

تحریف نمبر ۲۶

جزء رفع الیدین ص ۱۷۰ میں حدثنا ابو نعیم الفضل مرزوق تھا اس کو بدیع الدین شاہ نے متن میں حدثنا ابو نعیم حدثنا الفضیل بن مرزوق کر دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

كان في الاصل الفضل مكبراً وهو خطأ (جلاء العينين ص ۱۷۰)
کہ اصل نسخہ میں الفضل تھا اور وہ غلط تھا۔ اگر غلط تھا تو جلاء العینین میں تجبیہ کرتے کتاب کے متن کو تبدیل کرنا اور تحریف پر جرأۃ کرنا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۲۷

جزء رفع الیدین ص ۱۸۳ میں تھا عندنا الهذیل بن سلیمان اس متن کو بدیع الدین السدوسی غیر مقلد نے حدثنا فدیك بن سلیمان بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: كان في نسخة المطبوعة عندنا - (الهذيل بن سليمان وهو خطأ وصوابه من الهذيل والضات لابن حبان الخ جلاء العينين ص ۱۸۳) مطبوعہ نسخہ میں عندنا الحمدیل بن سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح ہم نے تھذیب ابن حجر اور اشقات ابن حبان سے کی ہے بے شک آپ تصحیح کرتے آپ کو تصحیح کا حق تھا لیکن کتاب کے متن کو تبدیل کرنے اور تحریف کرنے کا اختیار آپ کو کس نے دیا ہے۔

تحریف نمبر ۲۸

جزء القراءة ص ۴ میں یحییٰ بن عمار تھا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن میں یوں تبدیلی کر دی۔ یحییٰ بن عباد چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: وفی المطبوع یحییٰ بن عمار والتصویب من مسنن ابن ماجہ الخ کہ مطبوعہ نسخہ میں یحییٰ بن عمار تھا اس کی تصحیح مسنن ابن ماجہ وغیرہ سے کی ہے۔ مگر متن بدلنا کھلی تحریف ہے تعلق، میں تنبیہ کرنے کا حق تھا جیسا کہ جزء القراءة ص ۵ میں عظام تھا تو اس کو متن میں رہنے دیا اور نیچے تعلق میں فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے لکھا والصواب ہام تو یہ طریقہ درست ہے اور جزء القراءة ص ۱۰ میں خلال ہے تو اس کو متن میں رہنے دیا گیا اور نیچے تعلق میں فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے لکھا کہ صحیح خلا ہے یہ طریقہ درست ہے۔ مگر متن بدلنا تحریف خیانت ہدیانتی ہے۔

تحریف نمبر ۲۹

جزء القراءة ص ۱۳ میں عن عبد اللہ بن ابی رافع تھا اس کو بدل کر فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے عن عبید اللہ بن ابی رافع بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: وفی المطبوع عبد اللہ و ما اثبتناہ هو الصواب اور مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ تھا اور جوہم نے ثابت کیا ہے وہی صواب ہے۔ یہ تحریف کرنے کی بڑی بُری عادت پڑ گئی ہے۔ غیر مقلدین حضرات کو.....

تحریف نمبر ۳۰

مولانا ارشاد الحق الاثری صاحب لکھتے ہیں۔ امام مجاہد کا اثر۔ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ بھول جائے تو رکعت کا کوئی اعتبار نہیں۔ (جزء القراءة ص ۸) (توضیح الکلام ص ۱۳۹ ج ۱) جزء القراءة ص ۱۶ میں ہے۔

وقال ابن علیہ عن ثبیت عن مجاہد اذا نسى فاتحة الكتاب لا تعد تلك الركعة اور ابن علیہ نے کہا لیث عن مجاہد سے کہ جب فاتحہ بھول جائے تو اس رکعت کیلئے نہ لوٹے۔ اصل نسخہ متن کتاب میں یوں ہی تھا مگر کسی نے نیچے لکھ دیا۔

وفی نسخة لا يعتد کہ ایک نسخہ میں ہے کہ اس کی رکعت شمار نہ ہوگی اب اس مجہول

نسخہ کی بناء پر اثری صاحب نے اپنی عمارة تعمیر کی ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) اور نسخہ کے متن والی عبارت کو چھوڑ کر تحریف کی ہے۔ اس اثر کا جواب ہماری کتاب توضیح الکلام پر ایک نظر ص ۱۶۶ میں ملاحظہ فرمادیں۔ کیونکہ ابن علیہ سے امام بخاری کی ملاقات نہیں ہے۔ اس لئے یہ منقطع ہے۔

تحریف نمبر ۳۱

جزء القراءة ص ۳۶ و معقل بن مالک متن میں لکھ دیا گیا ہے حالانکہ متن میں مغفل بن مالک تھا چنانچہ مولانا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں: ولی المطبوع مغفل بن مالک وهو غلط من احد النساخ والتصویب من التهذیب الخ اور مطبوعہ نسخہ میں مغفل بن مالک تھا اور وہ نسخہ لکھنے والوں میں سے کسی ایک سے غلط لکھا گیا ہے اور اس کی درستگی تہذیب التہذیب سے ہوئی ہے۔ مگر متن بدلنا تو کھلی تحریف ہے اللہ تعالیٰ مغفین و خاتمین کو معاف نہیں کرتا۔

تحریف نمبر ۳۲

جزء رفع القراءة ص ۳۹ میں کثیر بن سعید تھا اس متن کو بدل کر بسر بن سعید بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں ولی المطبوع کثیر بن سعید وهو خطأ والتصویب من صحیح البخاری الخ اور مطبوعہ نسخہ میں کثیر بن سعید تھا اور وہ خطا ہے اور اس کی درستگی صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔ مگر متن کو تبدیل کرنا کھلی تحریف ہے۔ جو یہودیوں کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۳

جزء القراءة ص ۵۵ میں تھا عن ابی مسلمة عن ابی الجهم۔ اس متن کو بدل کر فیض الرحمن الثوری نے عن ابی بکر بن ابی الجهم بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

ولی النسخ المطبوعة کلھا ابی مسلمة عن ابی الجهم وهو خطأ
اور تمام مطبوعہ نسخوں میں ابی مسلمة عن ابی الجهم اور وہ غلط ہے۔ بد بختی غیر

(فواہشا)

مقلدین پر اندھیرا کئے ہوئے ہے اور کتابوں کے متن کو تبدیل کر رہے ہیں۔

تحریف نمبر ۳۴

جزء القراءة ص ۵۷ میں سلم بن قھاتو اس کو بدل کر۔ محی بن ابی سلیمان بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمن الثوری لکھتے ہیں:

وفی المطبوع سليمان وهو خطأ والتصويب من سنن أبي داود۔
اور مطبوع نسخہ میں سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح سنن ابی داؤد سے ہوئی ہے۔ لیکن متن کو بدل دینا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۵

جزء القراءة ص ۶۰ میں عبداللہ بن اسباط تھا اس متن کو فیض الرحمن الثوری نے عبید بن اسباط سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبدالله والتصويب من الخلاصة۔ اور مطبوع نسخہ میں عبداللہ تھا اور اس کی تصحیح الخلاصۃ سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۶

جزء القراءة ص ۶۱ میں عبداللہ تھا اس متن کو فیض الرحمن الثوری نے عبید اللہ سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبدالله والتصويب من سنن البيهقي الخ اور مطبوع نسخہ میں عبداللہ تھا اس کی تصحیح سنن بیہقی سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۷

جزء القراءة ص ۷۰ میں عن حماد بن اسلمد تھا اس متن کو فیض الرحمن غیر مقلد نے بدل کر عن بلال بن اسلمد بنا دیا۔ سبحان اللہ تحریف کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۳۸

غنیۃ الطالبین میں بیس ۲۰ تراویح کا ذکر ہے مگر جب کراچی کے غیر مقلدین نے غنیۃ الطالبین کو چھاپا تو اس میں تراویح آٹھ رکعت بنا دیا ہے اس لئے غنیۃ الطالبین کے اصل و محرف نسخوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور غیر مقلدین محرفین خائنین کو داد دیں۔

وَمَا كَانَ كَذَلِكَ فَضْلًا مَّا دُونَ ذَلِكَ وَنُفَعَالًا
بَعْدَ فَضْلِهِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَعَلَّمْ بَشَرًا لَكَ
الْحَقُّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَصْلُهُ

كَرِهَ لِأَحَدٍ عِزَّهُ وَمَعَ الْوُسْوَءِ أَهْلَهُ مِمَّا لَوْ بَصِ
 عْتُهُمْ فَقَبِ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ رُسُومَهُ وَكُتُبُهُ
 أَنْ يَقْرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْاَوَّلَى مِنْهَا فِي أَوَّلِ كَلِمَةٍ
 مِنْ شَرِّهِ وَمِثْلُ الْاَصَاحَةِ وَسُورَةُ الْعَلَقِ
 وَهُوَ اَنْ يَأْسِرَ بِكَ الَّذِي خَلَقَ لَا عَمَّا اَوْ اَلَى
 سَمَاءٍ مَقْرَبَةٍ مِنَ الْعُزْدَانِ عِدَا مَا وَانَا عَسَدُ
 بَنِي عُتْدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَانَ الَّذِي
 عَسَدُ حَبِيبٍ اَلَا مَكَّةَ رَضِيَانُ اِنَّهُ عَلَيْهِمْ بَشِي لِيُخَذَ
 فِي الْخَبَرِ مَا اشْرَفَ مِنْهُ فَبَدَأَ بِسُورَةِ الْاَنْشُرَةِ
 وَكُنْتُ حِينَئِذٍ رَأَى اَلَا تُخْفَى كَا وَاَمِنَ اِلَيْسَ
 النَّاسُ حَبِيبِي اَنْفُسُ اَنْ فَيَقُولُ اَعْلَى مَا فِيهِ
 مِنْ اَلَا وَاَمِنْ اَلَا الشَّوْهِ وَالْمَوَاطِنُ عِلْمُ الرَّايِصِ
 اَلَا لِيُخْبِرَ الرَّايِصَ اَلَا شَطْرَ عَمَّةٍ وَاَصْدَقُ اِسْلَامُ
 يَشُقُّ ذَالَهُ عَلَى الْمَأْمُورِينَ لِيُصْغِرَ مَا وَطَقَ قُرْآنُ
 الشَّامَةِ وَكَانَ هُوَ الْجَاعِلُ وَبِشْمَلِ الْمَكَّةِ

[illegible]

۱۱۱۔ یکے منہا تجھ پر رات آئی تو حضرت عطاء اللہ علیہ السلام ہم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنے اہل گھر کو کیا اور نہ زاد و اکلی بیان کی کہ ہم لوگوں سے غلام فوت ہوئی کہا گیا کہ غلام کیا چیز ہے کہ اس کا غلام ہو۔

فصل تراویح کے بیان میں مستحب ہے کہ تراویح چار بار کے ساتھ پڑھے اور قرآن مختصاً مانوسے پڑھے اس واسطے کہ پیچھے صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ان راتوں میں تراویح پڑھے اور ابتداء تراویح کی رمضان کی پہلی رات سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ دو رات رمضان میں داخل ہے اور اس سبب سے کہ حضرت رسولی خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح پڑھی اور تراویح کی نماز بعد فرض اور دو سنتوں کے ادا کرنے کے پڑھنی چاہیئے اس واسطے کہ رسولی خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھی ہے اور تراویح کی وتر سمیت گیارہ رکعتیں

ہیں اور ہرگز سری رکعت ہیں جسے اور سلام پھیرے اور
مستحب ہے کہ اولیٰ رات ہمارے رمضان میں اولیٰ رکعت
میں سورہ فاتحہ و سورہ علق پڑھ سکے اور وہ اقرار باسم
ربہ اللہ ہی ہے سو سنا لے کہ ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل
رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اول سورہ قرآن ہے کو نازل
ہوئی اور سب اماموں کے نزدیک ایسا ہی ہے اور اس سورہ
کے پڑھنے کے بعد کھڑے کرے اور پھر اٹھے اور سورہ بقرہ شروع
کرے اور امام کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ سب لوگ
قرآن کو سنیں اور قرآن میں جو کچھ امر و نہی اور پند و ناسخ
اور جزا و تنبیہ ہیں وہاں شیعہ کو پڑھے اور مستحب نہیں ہے کہ ایک
قسم سے زیادہ پڑھے تاکہ شخصہ والوں کو دشوار نہ ہو اور ان
مطلوبہ کی شکل نہ حاصل ہو اور جامعیت سے کراہت کریں۔
اور جامعیت میں کھڑا ہونا اُن کو ناجائز و گندہ ہے۔ اللہ ان کا
اجر عظیم اور کتاب بزرگ فوت ہو جاوے اور اس کا بیعت
وہ حضرت امام صاحب ہوں ہیں اُن کا گناہ بڑے اور وہ
گنہگاروں میں شامل ہو جاوے پھر صلوات اللہ علیہ وسلم

تحریف نمبر ۳۹

مولانا اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں (الحافظ) ابن تیمیہ نے جبیر بن مطعم کی حدیث کے بعض طرق ذکر کر کے فرمایا ہذا الطرق النبی روی بها کلہا منقطعات ولكن رواہ ابن حبان فی صحیحہ موصولاً بنحو ہذا المتن (مستقی الاخبار ص ۳۰۸) یہ تمام طرق منقطع ہیں۔

لیکن ابن حبان نے یہ متن موصول بیان کیا ہے۔ یہ عبارت مستقی کے مصری نسخہ میں ہے۔ غالباً ہندوستانی نسخہ میں نہیں اس سے ظاہر ہے کہ ابن حبان نے اس متن کو موصولاً بیان کیا ہے۔ گویا انقطاع کی علت جاتی رہی اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے تو یہ مسلک بہت جلد مضبوط ہو جائے گا۔

(تذوقی علانی حدیث ص ۷۱ ج ۱۳)

الجواب

مستقی کے نسخہ میں یہ عبارت غیر مقلدین کے معصوم ہاتھوں کی کارروائی ہے کیونکہ صاحب مستقی ابوالبرکات عبدالسلام المتولد ۵۹۰ھ المتوفی ۶۵۲ھ امام احمد بن عبدالحلیم الحارثی مشہور ابن تیمیہ کے دادا ہیں اس نسخہ کا نہ تو امام بن تیمیہ نے اپنی کتابوں میں حوالہ دیا ہے نہ ابن تیمیہ کے شاگردوں میں سے کسی نے اس نسخہ کا حوالہ دیا ہے ابن قیم و ابن کثیر بھی امام ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں قاضی شوکانی غیر مقلد نے مستقی کی شرح لکھی ہے جو نیل الاوطار کے نام سے مشہور ہے جو حامل متن ہے اس شرح والے نسخہ میں بھی یہ عبارت نہیں ہے انگریز کے دور میں غیر مقلدین نے کتابوں میں تحریف کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اب مستقی الاخبار مترجم اردو مولانا محمد داؤد راغب رحمانی غیر مقلد کے ترجمہ کے ساتھ دارالدعوة السلفیہ لاہور نے شائع کی ہے اور اس کے ص ۵۳۲ ج ۱ میں یہ محرف شدہ عبارت بھی درج کر دی گئی ہے۔ (لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم) اور ابن حبان کی روایت موصول نہیں بلکہ منقطع ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

وابن حبان من حدیث جبیر بن مطعم من رواية عبدالرحمن بن ابی

حسین عنہ واوردة البزار من هذا الوجه وقال انه منقطع ○

(الدراہ ص ۲۱۵ ج ۲)

کہ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی حسین عن جابر بن مطعم کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بزارؒ نے بھی اسی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیشک یہ روایت منقطع ہے۔
نیز حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:-

وفی اسنادہ انقطاع فانہ من رواية عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین

عن جابر بن مطعم ولم يلقه قاله البزار ○ (التلخیص الحبر ص ۲۵۵ ج ۲)

کہ اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین عن جابر بن مطعم کی سند سے مروی ہے اور اسکی حضرت جابرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی امام بزارؒ نے یہی فرمایا ہے۔ اس لئے جناب ابن حبانؒ کی روایت منقطع ہے تو امام عبدالسلامؒ متقیؒ میں یہ جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں کہ ابن حبانؒ کی روایت موصول ہے۔

(نوٹ) حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحبر میں عبداللہ بن عبدالرحمنؒ نقل کیا ہے جو صحیح نہیں بلکہ صحیح یوں ہے کہ عبدالرحمنؒ بن ابی حسین۔

تحریف نمبر ۴۰

محدث ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔

حدثنا سيف بن جابر انه سمع ابا حنيفة يقول رأيت انسا رضى الله عنه مقدمه تحفة الاحوذى ص ۸۳ و مناقب ابی حنيفة وصاحبه للذهبي ص ۸ محدث ابن سعدؒ نے فرمایا کہ میں نے سيف بن جابر سے انہوں نے ابو حنیفہؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔ مگر امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ طبقات ابن سعدؒ میں یہ عبارت نہیں ملتی جس سے معلوم ہوا کہ اس میں تحریف کر کے اس عبارت کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کے ہاتھوں کی کارروائی نظر آتی ہے کیونکہ تحریف کرنا انکا اور یہود کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۱

ترمذی کتاب العلل میں سند سے یہ مذکور تھا کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں مسار ابی
فضل من عطاء بن ابی رباح ولا اکذب من جابر الجعفی کہ میں نے عطاء بن ابی
رباح سے افضل شخص نہیں دیکھا اور جابر جعفی سے زیادہ کذاب نہیں دیکھا۔ یہ عبارت ترمذی ص
۳۳۳ ج ۲ المطبعة العامرة الزاهية الزاهرہ ۱۲۹۲ھ میں موجود ہے اور عاوضة الاحوذی
شرح الترمذی لابن العرمی جو کہ حامل متن ہے اس کے ۳۰۹ ج ۱۳ الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۵۲ھ
۱۹۳۴ء مطبعہ انصاری بمصر میں بھی موجود ہے اور علامہ ابن رجب حنبلی کی شرح ترمذی (کتاب
العلل) ص ۴۷ میں بھی موجود ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے جامع ترمذی کے حوالہ سے یہ
عبارت نقل کی ہے دیکھئے۔ (تہذیب المعذیب ص ۳۵۱ ج ۱۰)

اور حافظ ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان ص ۲۵ میں جامع ترمذی کے حوالہ سے نقل کی
ہے۔ اور مولانا عبدالرحمن میارکپوری غیر مقلد نے مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۰۹، ۲۲۰ میں جامع
ترمذی کتاب العلل کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے مگر ترمذی کے ہندوستانی نسخوں میں یہ
عبارت موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی و کارستانی ہے کہ اس عبارت
کو ترمذی کے نسخ سے نکال دیا ہے اور ترمذی کے طبع کرنے والے حنفی حضرات بھی اس سے غافل ہیں

تحریف نمبر ۴۲

واما حدیث ابن اسحق فرواہ الاوزاعی عن مکحول عن رجاء بن
حیوة عن عبد اللہ بن عمرو قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الحدیث ورواہ زید بن واقد عن مکحول عن نافع بن محمود
عن عبادة ونافع هذا مجهول ومثل هذا الاضطراب لا یشیت بہ
عند اهل العلم بالحدیث شنی ولس فی هذا الباب مالا مطمئن فیہ
من جهة الاسناد (غیر حدیث الزہری عن محمود بن الربیع عن
عبادة وهو محتمل للتأویل) (العمید لابن عبد البر ص ۴۶ ج ۱)
”اے پر حدیث ابن اسحق کی پس اوزاعی نے مکحول عن رجاء بن حیوة عن عبد اللہ بن

عمر سے روایت کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی (المحدث) اور زید بن واقد نے مکحول عن نافع بن محمود عن عبادہ سے روایت کیا ہے اور یہ نافع مجہول ہے اور مثل اس اضطراب کے اہل علم کے ہاں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا اور اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو طعن سے خالی ہو سند کے اعتبار سے سوا حدیث زہری عن محمود بن ربیع عن عبادہ کے اور وہ بھی تاویل کا احتمال رکھتی ہے۔

اس تمہید ابن عبد البر میں جو نسخہ غیر مقلدین نے شائع کیا ہے اس میں تحریف کردی گئی ہے۔ اور محمد بن اسحاق کے بارے میں جرح کو کاٹ دیا ہے چنانچہ غیر مقلد نے حاشیہ میں اسکا اقرار کیا ہے کہ کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں بیچارے غیر مقلد سے جو کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہے اس کو ضائع نہ ہونے دیں اور اس عبارت کو سامنے لے آئیں تاکہ جھوٹ خیانت کھل جائے

چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو جو مولانا محمد حسن صاحب فیض پوری تہذیب الاسلام فی جواب تبصرة الانام ص ۴۲ میں لکھتے ہیں۔

قال ابن عبد البر فی التمهید واما محمد بن اسحق وزیادہ علی الزہری فانہا غیر مقبولة لانه مما لا یحتج بہ جملة عند جماعة اهل العلم بالحديث منهم احمد بن حنبل ویحیی بن معین ویحیی بن سعید القطان وکان علی بن المدینی وشعبة وابن عیینہ یحتجون بحديثه جملة واما هذا الحديث فقد خولف فيه محمد بن اسحق فرواه الاوزاعي عن مكحول الخ محمد بن اسحق ○

”اور اس کی زیادتی حدیث کی زہری پر پس بے شک وہ مقبول نہیں کیونکہ محمد بن اسحاق قابل حجت نہیں فی الجملہ محدثین کی ایک جماعت کے ہاں جن میں احمد بن حنبل۔ یحییٰ بن معین و یحییٰ بن سعید القطان شامل ہیں اور علی بن مدینی و شعبہ و ابن عیینہ اس کی حدیث کو فی الجملہ حجت مانتے تھے اے پر یہ حدیث پس اس میں محمد بن اسحاق کی مخالفت کی گئی ہے پس امام اوزاعی نے مکحول سے روایت کی ہے الخ یہ عبارت موجودہ مطبوعہ نسخہ میں نہیں ہے اور تحریف کردی گئی ہے غیر مقلدین یہودیوں کی اتباع کرتے ہوئے تحریف کر کے اپنے دل کی آرزو پوری کرتے ہیں۔“

تحریف نمبر ۴۳

فتح الباری ص ۲۵۳ ج ۳ میں ہے۔ وروی مالک من طریق یزید خصیفہ عن سائب بن یزید عشرين ركعة۔

کہ امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہ عن سائب بن یزید کے طریق سے تراویح کی ہیں ۲۰ رکعتیں ذکر کی ہیں۔ یہ حوالہ التلخیص السیر میں بھی حافظ ابن حجرؒ نے نقل کیا ہے اور قاضی شوکانیؒ غیر مقلد نے لیل الاوطار میں بھی نقل کیا ہے۔

اور معرفة السنن والآثار (ص ۳۲ ج ۴) کی تعلق میں الدککورد عبدالمعطي امين قلعجي نے بھی اس کا حوالہ یوں دیا ہے رواہ مالک فی کتاب الصلوة فی رمضان رقم نمبر ۴ باب ماجاء فی قیام رمضان ص ۱۱۵ ج ۱ اور یزید بن رومان والی روایت کے متعلق کہا ہے۔

رواہ مالک فی الموضع السابق رقم نمبر ۵ ص ۱۱۵ ج ۱
جس سے معلوم ہوا کہ سائب بن یزید کی روایت یزید بن خصیفہ کے طریق سے ہیں ۲۰ رکعت تراویح کا ذکر مؤطاء امام مالکؒ میں تھا مگر اس کو کاٹ دیا گیا ہے اور تحریف کر دی گئی ہے یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے کیونکہ انگریز کے دور میں ان لوگوں نے کتابوں میں تحریف کرنی شروع کر دی تھی اور یہ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۴

ایک غیر مقلد حمدی عبدالجید سلفی ہے جس نے طبرانی کبیر پر تعلیقات لگائی ہیں یہ علامہ ناصر الدین البانیؒ غیر مقلد کا شاگرد ہے اور بدیع الدین شاہ سندھیؒ غیر مقلد کا بھی شاگرد ہے اس نے طبرانی کبیر ص ۱۹۷ ج ۱ طبع اڈل میں حضرت عقبہ بن عامر کا موقوف الراۃ یکتب فی کل اشارۃ یشیرھا الرجل فی الصلوة بكل اصبعین حسنة او درجة نقل کیا تھا علامہ نور الدین ہیشمیؒ نے بھی مجمع الزوائد ص ۱۰۳ ج ۲ میں معجم طبرانی کبیر کے حوالہ سے بكل اصبعین (ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرے) نقل کیا ہے اور جلاء العینین ص ۲۳ میں سید بدیع الدین الراشدی

السندھی غیر مقلد نے بھی بکل اصبحین نقل کیا ہے مگر طبرانی کبیر طبع دوم کے ص ۲۹۷ ج ۱۷ میں اس غیر مقلد حمدی عبد المجید سلفی نے بغیر کسی تنبیہ کے بکل اصبح نقل کر دیا ہے اور بہت بڑی تحریف اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے اور یہودیوں کے کردار تحریف کو بھی مات کر دیا ہے۔

(اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ)

تحریر نمبر ۴۵

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے الادب المفرد کی عبارت نقل کرتے ہوئے تحریف و خیانت کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

واخرج البخاری فی الادب المفرد من رواية رزين قال اخرج لنا

سلمة بن الاكوع كفالہ ضخمة كانها كف بعير فقمنا اليها فقبلناه O

(تحفة الاحوذی ص ۴۰۰ ج ۳)

اور امام بخاری نے اپنی کتاب الادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ عبدالرحمن بن رزین نے حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلمہ نے اپنا موٹا ہاتھ جو مثل اونٹ کی ہتھیلی کے تھا ان کیلئے نکالا تو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہو کر اس کو چوم لیا اب مولانا مبارکپوری نے خیانت و تحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ عبارت چھوڑ دی اور اس کو درمیان سے کاٹ دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین کا مسلک ہے کہ بیعت کرتے وقت اور مصافحہ کرتے وقت ایک ہاتھ استعمال کرنا چاہئے اور دوا ہاتھ سے بیعت اور مصافحہ نہیں کرنا چاہئے اس لئے مولانا مبارکپوری نے یہ کاروائی کرتے ہوئے درمیان سے عبارت کاٹ دی ہے اصل عبارت ملاحظہ ہو: فاخرج بيديه فقال بايعة بهاتين نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخرج له كفًا ضخمة الخ .

(الادب المفرد ص ۲۵۳ حدیث نمبر ۹۷۳)

پس حضرت سلمہ بن الاکوع نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے پس فرمایا کہ ان دونوں ہاتھوں سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ الخ۔ غیر مقلد و حیا کرو و شرم کرو آخر مرنا ہے۔ اسلامی کتابوں کو خراب کر کے اپنی آخرت برباد نہ کرو، لیکن ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

تحریف نمبر ۳۶

تقویۃ الایمان شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ میں تحریف کہ اس میں یہ عبارت تھی اللہ کچھ دے شیخ عبدالقادرؒ کے واسطے تو بجا ہے۔ مگر اب ولی محمد اینڈ سنز تاجران اردو بازار پاکستان چوک کراچی میں یہ عبارت نہیں ہے اس کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے دیکھئے تسکین الصدور ص ۳۲۱ طبع اول۔

تحریف نمبر ۳۷

ترمذی شریف میں باب ترک رفع الیدین کو ازاد یا گیا ہے حالانکہ امام ترمذیؒ نے فرمایا ولی الباب عن البواء بن عازبؓ۔ کہ اس باب ترک رفع الیدین میں حضرت براۓ بن عازبؓ کی حدیث ترک رفع الیدین بھی مرادی ہے علامہ احمد محمد شاہؒ غیر مقلد نے اپنی ترمذی کے نسخہ میں یہ باب یوں قائم کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرة ۵

(ترمذی مع تعلیقات از احمد محمد شاہ ص ۴۰ ج ۲)

اور بھی دلائل ہیں نور الصباح حصہ اول ص ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں ملاحظہ کریں۔ غیر مقلدین نے

انگریز آقا کے دور سے تحریف کا کاروبار شروع کر رکھا ہے جو جاری و ساری ہے۔

تحریف نمبر ۳۸

مولانا عبدالرحمن مبارک پوریؒ غیر مقلد لکھتے ہیں نسائی کے بعض نسخوں میں یہ روایت پائی

جاتی ہے۔ حدثنا علی بن حجرنا عیسیٰ هو ابن یونس عن النعمان عن عاصم عن ابن عباس قال لیس علی من اتی بہیمة حد اور بعض نسخوں میں یہ روایت نہیں ہے۔

(تحقیق الکلام ص ۴۹ ج ۲) (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۸۶)

اب یہ روایت ہندوستانی نسخوں میں نہیں ہے یہ غیر مقلدین کی تحریف کا کارنامہ ہے ان

لوگوں نے کتنی غلط محنت کی ہے۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔)

تحریف نمبر ۴۹

خالد گھر جا کھی غیر مقلد نے حضرت عباس بن سہل الساعدی سے حدیث نقل کرتے ہوئے دو مقام میں تحریف کر دی ہے۔

(۱) ایک تو روایت یوں تھی قال كنت بالسوق مع ابی قتادة۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۸)

جب کہ خالد نے یوں نقل کیا ہے:-

(جزء رفع الیدین خالد ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

كنت مع ابی قتادة بالسوق۔

(۲) دوسری تحریف یہ ہے کہ خالد نے اپنے جزء رفع الیدین ص ۱۴۰ میں یوں نقل کیا ہے۔

فكبرتم قرائم كبر وركع ورفع۔ جب کہ اصل نسخوں میں عبارت اس طرح ہے۔ فكبرتم

قراائم كبر وركع (جزء رفع الیدین للبخاری مع جلاء العینین ص ۳۸ یعنی رفع کا لفظ نہیں ہے اسوۃ

لکونین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین ص ۲۰ میں مترجم محمد صدیق سرگودھوی غیر مقلد بھی رکع نقل کیا

ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ایک نسخہ میں بجائے رکع کے رفع موجود ہے۔ لیکن یہ نسخہ

ناوٹی ہے کیونکہ جلاء العینین میں سید بدیع الدین شاہ سندھی غیر مقلد اور مولانا ارشاد الحق صاحب

اثری غیر مقلد اور مولانا ثوری غیر مقلد نے اس نسخہ کی نشاندہی نہیں کی۔ اگر خالد گھر جا کھی صاحب کو

یہ نسخہ پسند تھا تو رکع کو کات کر رفع لکھتے مگر خالد صاحب نے یہ تحریف کی ہے کہ دونوں نسخوں کو اکٹھا

کر کے لکھ دیا رکع و رفع جو بالکل تحریف و خیانت ہے۔

تحریف نمبر ۵۰

حکیم محمد اشرف سندھو غیر مقلد لکھتے ہیں (پہچان و تعارف) مذکورہ بارہ فرقوں کی شناخت

یا پہچان اور ان کے اماموں کے نام و عقائد کی تشریح و وضاحت فرماتے ہوئے حنفیہ کا تعارف یوں

کروایا ہے: واما الحنفیة فہم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت (غنیہ ص ۲۰۸)

حنفیہ سے مراد وہ فرقہ یا گروہ ہے جو امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلد یا پیروکار ہیں۔

(معیاس حقیقت بجواب معیاس حنفیت ص ۸ بار سوم ۱۳۸۸ھ)

الجواب

حکیم صاحب سند و غیر مقلد نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اصل عبارت یوں تھی واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفہ۔ کہ بعض حنفی امام ابو حنیفہ کے فروع میں مقلد ہیں تو حکیم صاحب نے بعض کا لفظ درمیان سے کاٹ کر خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۹۱ عربی طبع مصر میں فہم بعض اصحاب ابی حنیفہ النعمان بن ثابت ہے۔ اور اس سے مراد معتزلہ وغیرہ ہیں جو فردی مسائل میں امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔

تحریف نمبر ۵۱

تاریخ خطیب بغدادی ص ۳۰۸ ج ۴ میں ایک قول دارقطنی کی طرف بروایت حمزہ سہمی یہ بھی منسوب کیا گیا ہے کہ جب دارقطنی سے دریافت کیا گیا کہ امام صاحب کا سماع حضرت انسؓ سے صحیح ہے یا نہیں تو کہا کہ نہیں اور نہ روایت صحیح ہے حالانکہ دارقطنی نے یہ کہا تھا کہ نہیں مگر روایت صحیح ہے۔ شاطر محسن نے لا ولا روابعہ کو لا ولا روایۃ بنا دیا چنانچہ امام سیوطیؒ کی تبيين فی الصحیفہ میں حمزہ سہمی سے ہی دارقطنی کا جواب تفصیل سے نقل کیا ہے۔ کہ امام صاحبؒ نے حضرت انسؓ کو یقیناً اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر روایت نہیں سنی (مقدمہ انوار الباری ص ۵۲ ج ۱) اور تخریجہ اشریعتہ ص ۱۷۲ ج ۱ میں علامہ عراقی امام دارقطنی کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

وقال حمزة السهمي سمعت الدارقطني يقول لم يلق ابو حنيفة

احداً من الصحابة انما رأى انسا بعينه ولم يسمع منه ۝

اور علامہ خطیب بغدادیؒ خود لکھتے ہیں راوی انس بن مالک و سماع عطاء بن ابی رباح الخ تاریخ بغداد ص ۳۲۳ ج ۱۳ کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے اور عطاء بن ابی رباح سے سماع کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۲

ہفت روزہ الجدید لاہور ص ۹۶ فروری ۱۹۹۰ء میں حافظ محمد جعفر صادق شیخوپوری خطیب جامع مسجد بلال چنی کھوٹی لاہور کا ایک فتویٰ شائع کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

الجواب

جس شخص کی بیوی فوت ہو جائے وہ شخص اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کو غسل بھی دے سکتا ہے اس کا جنازہ بھی اٹھا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

وعن أسماء بنت عمیس أن فاطمة أوصت أن يغسلها علي رواه الدارقطني بحواله بلوغ المرام كتاب الجنائز ۵ (ص ۱۸۸ حدیث نمبر ۵۲۷)

قارئین کرام!

اس غیر مقلد نے ایک محرف شدہ حدیث کا حوالہ دیا ہے حدیث کے اصل الفاظ مع سند کے ملاحظہ ہوں امام دارقطنی فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الباقي بن قانع نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا عبد الله بن جندل نا عبد الله بن نافع المدني عن محمد بن موسى عن عون بن محمد عن امه عن أسماء بنت عمیس ان فاطمة أوصت ان يغسلها زوجها علي واسماء فغسلاهما (سنن دارقطنی ص ۷۹ ج ۲)

تو اس حدیث میں حضرت اسماءؓ کے غسل دینے کا ذکر بھی ہے حضرت علیؓ تعاون کرتے تھے یعنی پانی دیتے تھے حضرت اسماءؓ اصل غسل دینے والی ہیں تو غیر مقلدین نے بلوغ المرام حافظ امین حجرؒ میں تحریف کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کی سند ضعیف و مجہول ہے۔ عبد اللہ بن جندل مجہول نظر آتا ہے۔ عون بن محمد اور اسکی ماں بھی مجہول ہیں۔

(دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ لابی الالبانی غیر مقلد ص ۳۹۶ ج ۲)

کسی سند سے یہ روایت صحیح یا حسن نہیں بلکہ سخت ضعیف قسم کی ہے مولانا ٹیس الحق عظیم آبادی غیر مقلد تعلیق المغنی ص ۷۹ ج ۲ میں لکھتے ہیں:

قال الشوكاني سنده حسن ولم يقع من سائر الصحابة الكبار علي واسماء فكان اجماعاً مسكوتياً ۵

قاضی شوکانی نے کیا ہے کہ اس روایت کی سند حسن ہے اور تمام صحابہ کرامؓ کا حضرت علیؓ و حضرت اسماءؓ پر انکار نہ کرنا اجماع مسکوتی کا درجہ رکھتا ہے۔ سبحان اللہ حضرت قاضی شوکانی کے نزدیک اس بے بنیاد روایت کی سند حسن ہے اور مزید یہ کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع مسکوتی بھی ہو گیا۔

اور علامہ امیریانی غیر مقلد نے سبل السلام ص ۵۵۰ ج ۲ میں یہ حدیث بلوغ المرام کی طرح تحریف نقل کی ہے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کے پیرو جوان سب تحریف کے مرض میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس بُری عادت سے بچائے۔ (آمین)

اصل روایت یوں ہے۔

اسماء بنت عمیس قالت اوصیت فاطمة اذا ماتت ان لا یغسلها الا انا وعلیؑ قالت لغسلتها انا وعلیؑ (عبد الرزاق ص ۳۷۱)

اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کو غسل نہ دے مگر میں اور حضرت علیؓ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تو خلاصہ یہ ہوا کہ یہ روایت بالفرض ثابت بھی ہو جائے تو اس میں حضرت اسماءؓ نے غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تعاون کیا جس کی وجہ سے غسل دینے کے نسبت دونوں کی طرف کی گئی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے خلاف بددعاء کی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آئین کبی تو دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعاء قبول ہوگی۔

تحریف نمبر ۵۳

مولانا حافظ گوئلوی غیر مقلد مولانا عبدالحی لکھنوی کی ایک عبارت القول المجہد سے نقل کرتے ہوئے اس کا اردو میں ترجمہ بھی کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:

وقال ابن عبد البر قول زید بن ثابت من قرأ خلف الامام فصوله تامة

ولا إعادة يدل علی فساد ماروی عنه انتهى ۵ (القول الممجّد ص ۱۰۰)

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز پوری ہو جاتی ہے۔

(خیر الکلام ص ۳۸۱ ج ۲)

الجواب

اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں۔

من قرأ مع الامام فلا صلوة له هذا یحتمل ان یکون من قرأ مع الامام فیماجهر منه بالقراءة علی انهم قد اجمعوا انه من قرأ مع الامام علی ای حال کان فلا إعادة علیه فدل ذالک علی فساد ظاهر حدیث زید هذا ۵ (التمهید لابن عبد البر ص ۵۰ ج ۱)

جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جہری نماز میں قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اس کے علاوہ علماء کرامؒ نے اجماع کیا کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جس حالت میں بھی قراءۃ کی ہے اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے پس یہ علماء کا اجماع حضرت زید بن ثابت کی اس حدیث کے فساد پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی اصل عبارت تمحید ابن عبدالبر کی جس میں حضرت زید بن ثابت کا قول صراحۃً موجود ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ جیسا کہ خط کشیدہ عبارت سے واضح ہوتا ہے مگر حافظ محمد گوندلوی مولانا عبدالحی کی تحریف شدہ عبارت کی اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ (نواسقا)

تحریف و خیانت نمبر ۵۴

مولانا عبدالحی لکھنوی نے التعلیق المجدد ص ۲۸۷ میں لکھتے ہیں:

السادس ابن مسعود اخرج حديثه الدارقطني و رجاله رجال

الصحيح ○

چھٹی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہے جس کی تخریج دارقطنیؒ نے کی ہے جس کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں۔

الجواب

یہ مسئلہ ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ کا ہے اس میں مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے گیارہ روایات پیش کی ہیں جو کہ سب کی سب ضعیف ہیں لیکن مولانا مرحوم نے ان روایات کا ضعف بیان نہیں کیا جب کہ حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص السیر ص ۱۵۸ تا ۱۶۱ میں اور مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے التعلیق المغنی ص ۴۲ تا ۴۳ میں ان روایات کا ضعف بیان کیا ہے لیکن مولانا لکھنوی نے ایک روایت کے ضعف بیان کرنے کے بجائے اس کی تصحیح نقل کر ڈالی مولانا عظیم آبادی اس کے متعلق نقل کرتے ہیں۔

قال الزيلعي رجاله رجال الصحيح إلا أن شيخ شيخه أحمد بن

الحجاج بن الصلت قال الذهبي انه هو آفته ○

(التعلیق المغنی ص ۲۷۴ ج ۴)

کہ امام زیلعیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں مگر اس کے شیخ کا شیخ احمد بن الحجاج بن الصلت اس کے متعلق علامہ ذہبیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث کی آفت و مصیبت ہے۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے الحیر ص ۱۵۷ میں فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مسعود رجالہ لقات الا احمد بن الحجاج بن الصلت فانہ ضعیف جدًا و هو علته کہ حضرت ابن مسعود کی حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر احمد بن الحجاج بن الصلت پس بیشک سخت ضعیف ہے اور وہی اس حدیث کی علید و بیماری ہے۔

مگر مولانا عبدالحی لکھنوی نے آخر میں جرح کے الفاظ کاٹ دیئے ہیں اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور مولانا لکھنوی نے وہ جرم کیا ہے جو شوافع و غیر مقلدین بھی نہیں کر سکے۔

تحریف نمبر ۵۵

انڈیا کے محمد داؤد راز اور پیر بدیع الدین راشدی سندھی اور کرم الدین سلفی نے مکتبہ المحدث کراچی سے جو بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں رفع الیدین کے باب میں ایک حدیث پر عمل گراچی کیا ہے ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ (الی) رواہ حماد بن سلمہ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رواہ ابن طہمان عن ایوب و موسیٰ بن عقبہ مختصراً (بخاری ص ۱۰۲ ج ۱) میں خط کشید و عبارت کاٹ دی ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے دیکھو کتاب الصلوٰۃ ص ۲۹۵ حدیث نمبر ۷۰ بحوالہ تجلیات صفحہ مولانا محمد امین اوکاڑوی مرحوم ص ۳۲۳ ج ۱ ص ۳۲۵

تحریف نمبر ۵۶

صحیح مسلم ص ۱۶۹ ج ۱ میں فصاعداً کا لفظ موجود تھا مگر کراچی سے جب غیر مقلدین نے عربی اردو دونوں پر مشتمل ہے اس سے فصاعداً کا لفظ کاٹ دیا ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ (بحوالہ تجلیات صفحہ مولانا محمد امین اوکاڑوی مرحوم ص ۳۲۹ ج ۱ ص ۳۳۰)

تحریف نمبر ۵۷

اثبات رفع الیدین ص ۱۹ مولانا نور حسین گمر جاکھی غیر مقلد نے علی صدرہ کا حوالہ دیا ہے۔ اور جن کتابوں کا نام لیا ہے۔ ان میں یہ لفظ علی صدرہ موجود نہیں ہے۔ جناب نے خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۸

یہ تاریخ صحافت کا بڑا المناک اور دردناک حادثہ ہے کہ میزان الاعتدال للعلامة
 لندھمی پہلے جب ہندوستان میں شائع ہوئی تو امام اعظم کا ترجمہ تقطیع نون کتاب کے اندر نہیں تھا
 بلکہ کتاب کے حاشیہ پر پریس والوں نے چھاپ دیا اور خود پریس والوں نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ
 میزان الاعتدال کے کئی نسخوں میں سے ایک کے حاشیہ پر چونکہ یہ عبارت درج تھی اس لئے اس کو
 اصل کتاب میں جگہ نہیں دی گئی اس کے بعد مصر کے پریس سے جو میزان الاعتدال چھپ کر آئی
 تو غالی لوگوں نے اس عبارت کو کتاب کے اندر درج کر دیا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ میزان الاعتدال میں
 امام اعظم کا کوئی ذکر نہ تھا چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے غیث الغمام ص ۲۰۱ میں لکھتے ہیں۔

ان هذه العبارة ليست لها اثر في بعض النسخ المعتبرة على ما رايتها
 بعيني وبؤيده قول العراقي في شرح الفية لكنه اي ابن عدي
 ذكر في كتاب الكامل كل من تكلم فيه وان كان ثقة وتبع على
 ذلك الذهبي في الميزان الا انه لم يذكر احدا من الصحابة والائمة
 المتبوعين انتهى وقول السخاوي في شرح الفية مع انه اي الذهبي
 تبع ابن عدي في ايراد كل من تكلم فيه ولو كان ثقة لكنه التزم ان
 لا يذكر احدا من الصحابة ولا الائمة المتبوعين انتهى وقول
 السيوطي في تدريب الراوي شرح تقريب النواوي الا انه اي
 الذهبي لم يذكر احدا من الصحابة والائمة المتبوعين انتهى فهذه
 العبارات من هؤلاء الشقات الذين قد مرت انظارهم على نسخ
 الميزان الصحيحة مرات تنادي باعلی النداء على انه ليس في
 حرف النون من الميزان اثر لترجمة ابي حنيفة النعمان فلعلها من
 زيادات بعض الناسخين والناقلين في بعض نسخ الميزان O

بے شک یہ عبارت اس کا کوئی نام و نشان معتبر نسخ میزان الاعتدال میں نہیں ملتا جن کو میں
 نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کی تائید علامہ عراقی کے قول سے جو انہوں نے شرح الفیہ
 میں فرمایا ہے لیکن محدث ابن عدیؒ اپنی کتاب الکامل میں ہر اس کو ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو

اگرچہ وہ ثقہ ہوا اور علامہ ڈھمیؒ اس کے پیچھے چلے ہیں میزان الاعتدال میں مگر علامہ ڈھمیؒ نے صحابہ کرامؓ اور ائمہ کرامؓ جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا کوئی ذکر نہیں کیا (علامہ عراقیؒ کی بات ختم ہو گئی ہے) اور قول امام سخاویؒ سے اس کی تائید ہوتی ہے جو کہ انہوں نے شرح الفیہ میں فرمایا ہے کہ اس کے باوجود (علامہ ڈھمیؒ ابن عدی کے پیچھے چلا ہے ہر اس کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو کرچہ وہ ثقہ ہو لیکن علامہ ڈھمیؒ نے یہ التزام کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ کرامؓ کا جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا (علامہ سخاویؒ کا قول ختم ہوا) اور قول علامہ جلال الدین سیوطیؒ سے تائید ہوتی ہے جو انہوں نے تدریب الراوی میں فرمایا ہے مگر علامہ ڈھمیؒ نے صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین کا ذکر نہیں کیا (علامہ سیوطیؒ کی عبارت ختم ہو گئی ہے) پس یہ عبارات ان ثقہ علماء کرامؓ کی ہیں جو فتح میزان الاعتدال صحیحہ پر ان کی نظریں پڑی ہیں یہ بلند آواز سے اعلان کر رہی ہیں کہ میزان الاعتدال کے نسخہ میں نون کی پٹی میں امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ کا نام و نشان نہیں ملتا یہ زیادت بعض نا بخین و ناقلمین کی معلوم ہوتی ہے۔

اور علامہ محمد بن اسماعیل الیربانی غیر مقلد نے توضیح الافکار میں فرمایا کہ امام ڈھمیؒ نے میزان میں امام اعظمؒ کا ترجمہ نہیں لکھا ہے۔ اور علامہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ الحلی نے حاشیہ الرفع والنکسل (ص ۱۰۱) میں فرمایا کہ میں نے دمشق کے مکتبہ طاعریہ میں میزان الاعتدال کا ایک نسخہ دیکھا ہے (تحت الرقم ۳۶۸) جو پورے کا پورا حافظہ ڈھمیؒ کے ایک شاگرد علامہ شرف الدین الوانی کے قلم سے لکھا ہوا ہے اور اس میں یہ تصریح ہے کہ میں نے یہ نسخہ اپنے شیخ حافظہ ڈھمیؒ کے سامنے تین مرتبہ پڑھا اور ان کے مسودہ سے اس کا مقابلہ کیا اس نسخہ میں امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے اسی طرح میں نے مراکش کے دارالحکومت رباط کے مشہور کتب خانہ الخزانۃ العامرہ میں ۳۹۱۱ نمبر کے تحت میزان الاعتدال کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جس پر علامہ ڈھمیؒ کے بہت سے شاگردوں کے پڑھنے کی تاریخیں درج ہیں اس میں یہ بھی وضاحت ہے کہ علامہ ڈھمیؒ کے ایک شاگرد نے ان کے سامنے ان کی وفات سے صرف ایک سال پہلے پڑھا تھا اس نسخہ میں بھی امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی ہے جو ہمیشہ یہودیانہ تحریف کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

تحريف نمبر ۵۹

قاضی شوکانی غیر مقلد نے القول لمفید من اللہ لکھتے ہیں ومن جملة ما استدلو به قوله واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم . حضرت قاضی صاحب نے یہ اس آیت میں تحریف کر دی ہے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے کیونکہ اصل آیت یوں تھی یا ایہا الذین آمنوا اطيعوا الله مگر قاضی صاحب محرف قرآن مجید ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی آیت ڈھونڈیں جس میں اس آیت کے اندر واطيعوا الله ہو۔ تحریف کرنا یہودیوں کا کام ہے۔

تحريف نمبر ۶۰

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد فرماتے ہیں: لقوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم (الروضة النديه ص ۳۰۸ فصل في طاعة الائمة مطبع علوی لکھنؤ ہند) یہاں بھی اطيعوا الله سے پہلے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے اور قرآنی آیت میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور یہودی محرفین سے بھی نمبر لے گئے ہیں۔

تحريف نمبر ۶۱

نواب صاحب لکھتے ہیں:

قال الله سبحانه له يانوح انه ليس من اهلك عمل غير صالح ۵

(تول الابواب العلم المأثور من الادعية والاذکار ص ۱۵۰)

یہاں نواب صاحب نے قرآنی آیت کو کم کر دیا ہے نہ عمل غیر صالح تھا جس میں سے ان کے لفظ کو قرآنی آیت سے کاٹ دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تصحیح کی ہے۔
(لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم)

تحريف نمبر ۶۲

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں: قوله تعالى في المائدة في واذ اسمعوا قال عيسى بن مريم عليه السلام اللهم ربنا انزل علينا مائدة من السماء۔

(نزل الابرار ص ۱۳۹)

عیسیٰ بن مریم کے بعد علیہ السلام کا قرآن مجید میں اضافہ کر دیا ہے اور آیت میں یوں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۶۳

نواب صاحب لکھتے ہیں کما ذم الکسالی بقوله ولا یاتون الصلوة الا کسالی

(نزل الابرار ص ۲۲۵)

حالانکہ صحیح آیت یوں ہے ولا یاتون الصلوة الا وہم کسالی (دیکھئے پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۵۵۔ نواب صاحب نے قرآن مجید کی صحیح کی ہے اور وہم کما لفظ کم کر دیا ہے۔ یہودی تحریف کرنا بھی نواب صاحب سے سیکھ جائیں۔

تحریف نمبر ۶۴

نواب صاحب لکھتے ہیں وقوله تعالیٰ فی سورة آل عمران او تحسونہم باذنه

(نزل الابرار ص ۲۵۱)

حالانکہ پ ۴ سورۃ آل عمران میں اذ تحسونہم باذنه ہے نواب صاحب نے قرآن مجید کی یوں صحیح کی ہے کہ اذ کو چھوڑ کر لفظ او اس کے قاسم مقام ذکر کر دیا ہے تحریف کے کئی انداز ہوتے ہیں۔

تحریف نمبر ۶۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: وقال تعالیٰ واذکور ربک فی نفسک تضرعا

و خفیة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال۔ (نزل الابرار ص ۱۰۴)

حالانکہ لفظ خفیة ہے خفیہ نہیں۔ دیکھئے پ ۹ اختتام سورۃ اعراف۔ یہ مجرمانہ تحریف ہے۔

تحریف نمبر ۶۶

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں وقد اخبر سبحانه بعد هذه الآية بقوله النک

الذین نقبل عنهم احسن ما عملوا و نتجاوز عن سيئاتهم اصحاب الجنة ۵

(نزل الابرار ص ۱۵۳)

یہاں نواب صاحب نے اصحاب الجریہ سے پہلے فی کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) (دیکھئے پ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۱۶)

تحریف نمبر ۶۷

مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس نزل الیہم ولعلہم یتفکرون۔ (تحریک آزادی فکر ص ۶۵ مکتبہ مذریعہ لاہور)

جناب سلفی صاحب نے نزل الیہم سے پہلے ما کا کلمہ کا حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۶۸

جناب سلفی صاحب کے صاحبزادے مولانا حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مالرسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیسین فہم مایفقون ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ اپنی قومی زبان استعمال کرتا تھا تاکہ وہ بیان کرے کہ ان کی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔ اور تاکہ وہ اللہ سے ڈریں۔ (وعدت امت ص ۹)

مایفقون قرآن مجید کی اس آیت میں نہیں ہے۔

دیکھئے پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۱۳ اس محرف قرآن مجید نے عجیب کارنامہ و ڈرامہ رچایا ہے۔ اور تحریف کر کے یہودیوں کو بھی شرمادیا ہے۔

تحریف نمبر ۶۹

مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں پہلی آیت۔ واذاقبل لہم اتبعوا ما نزل اللہ قالوا اہل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا و لو کان آباء ہم لا یعقلون شیئا ولا یمہدون۔

(تحریک آزادی فکر ص ۲۳۷)

جناب یہ آیت پ ۲ کو ص ۵ میں ہے اس میں دو مقام پر سلفی صاحب نے قرآن مجید کی صحیح کی ہے ایک تو ما نزل اللہ تھا قرآن مجید میں سلفی صاحب ما نزل اللہ بنا دیا ہے۔

دوسرے کہ آیت میں ما الفینا علیہ تھا سلفی صاحب نے مادہ دنا بنا دیا ہے محرف قرآن مجید نے عجیب قسم کی تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۰

مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: ما ارسلنا برسول الا بلسان قومہ لبین فیصل اللہ من یشاء ویبھدی من یشاء (تحریف آزادی ٹکرس ۶۶)

سلفی صاحب نے قرآن مجید کی اصلاح دو مقام پر کی ہے ایک تو ما ارسلنا من رسول کے بجائے برسول لکھا اور لبین لہم تھا قرآن مجید میں اس کو بھی حذف کر دیا ہے اور یوں تحریفی وار کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۱

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں و انکحوا من باذن اہلہن و آتوہن اجورہن سورۃ النساء آیت نمبر ۲۵

جناب سلفی صاحب نے قرآن مجید میں فَاَنْکَحُوْهُنَّ کو وَاَنْکَحُوْهُنَّ سے بدل دیا یعنی فاء کے بجائے تحریف کرتے ہوئے واؤ لگا دیا اور یوں قرآن مجید کے محرفین میں انکا نام شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۷۲

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں: والذین ہاجروا الی سبیل اللہ ثم قتلوا و ماتوا الیرزقنہم اللہ رزقاً حسناً واللہ خیر الرازقین۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۵۸)

(تحریف آزادی ٹکرس ۳۹۹)

مولانا سلفی نے اس آیت میں دو مقام پر تحریف کی ہے۔

اَوَمَاتُوا کے بجائے وَمَاتُوا بنا دیا ہے اور دوسرے وان اللہ لھو خیر الرازقین کے بجائے واللہ خیر الرازقین بنا دیا آخر تحریف کا بھی کوئی فن ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۷۳

مولانا بدیع الدین الراشدی السندھی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

اس لئے قرآنی حکم ہے کہ فان تنازعتم فی شئی فردوه الالہ والرسول
(تنقید سدید ص ۱۶) ۵ پ ۸ ع

یہاں سندھی صاحب قرآنی لفظ الی اللہ کو الالہ کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں
قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف ۷۴

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں ولو کان من عند اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔
(النساء رکوع ۱۱ پ ۵ تنقید سدید ص ۱۱۳)

یہاں سندھی صاحب ولو کان من عند غیر اللہ میں غیر کا لفظ حذف کر دیا ہے
اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے اور تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۵

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں: اللہ انزل احسن الحدیث کتابا منشاہا۔
(تنقید سدید ص ۳۳۷)

یہاں مولانا سندھی نے قرآن مجید کے لفظ اللہ نزل کی اصلاح کی ہے اور اسے انزل
بنادیا ہے اور یہودی تحریف کرنے والوں کے کان بھی کتر دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۶

مولانا سندھی صاحب لکھتے ہیں آیت تجموا اذا قیل لہم ابعوا ما انزل اللہ قالوا بل
نتبع وما الینا علیہ آباننا۔ (البقرہ ع ۲۰ پ ۲ تنقید سدید ص ۲۳۷)

یہاں سندھی صاحب نے رکوع نمبر ۲ لکھا ہے حالانکہ رکوع نمبر ۲۱ ہے پھر ما الینا میں
واق کا اضافہ کر کے وما الینا بنادیا ہے اور یوں یہودی مخرفین کو بھی مات کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۷

مولانا سندھی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ والذین یرمون المؤمنین والمومنات بغير ما اكتسبوا الاحزاب ۷۷ پ ۲۲ (تخفید سدید ص ۳۱۰) یہاں سندھی صاحب نے قرآن مجید میں والذین یوذون کو والذین یرمون کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں قال تعالیٰ اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم بلیٰ وهو الخلاق العلیم۔ (بدیۃ الرائد فی شرح العقائد ص ۱۹) ناشر ادارہ احیاء السنۃ گھر جا کھ کو جزا نوالہ یہ آیت سورۃ طہ میں آتی ہے اس میں نواب صاحب نے اولیس الذی میں لفظ اللہ کا اضافہ کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تکمیل کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۹

نواب صاحب لکھتے ہیں: ولرمودو علی الاراکک ینظرون۔ (غیۃ المرام ص ۳۲) یہ آیت سورۃ المطففین کی آیت نمبر ۲۳ ہے لیکن اس میں نواب صاحب نے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۰

نواب صاحب لکھتے ہیں در قرآن کریم آدموان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ (غیۃ المرام ص ۵۳) سورۃ الانعام پ ۳۷ کو نمبر ۲ میں ہے کتب علی نفسہ الرحمۃ نواب صاحب نے ان اللہ کے لفظ کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۱

نواب صاحب لکھتے ہیں قال تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم هذا حلال

الا للہ دیکھئے سورۃ النمل آیت ۶۵۔ نواب صاحب نے بہت بڑی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: بحکم نص هو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن کثیر۔ (بغیۃ الوالد ص ۱۲۶)

نواب صاحب نے هو الذی میں واؤ کو کاش دیا ہے اصل میں تھا: وهو الذی پھر یعفو عن کثیر بنا دیا ہے حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں ہے ویعفو عن السیئات۔

(دیکھئے سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۵)

تحریف نمبر ۸۷

حکیم محمود صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: اِنَّ مِنْ قَرْیَۃٍ اَتَّخَلَّتْ لِهَا نَذِیْرٌ کُوْنُ اِیَّاهَا کَاوُسٌ نَہِیْسٌ جَہَاں ڈرانے والا نہ آیا ہو (وحدت امت ص ۹) حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں تھی: وَ اِنَّ مِنْ اُمَّۃٍ اَلَّا تَخْلُ بِهَا نَذِیْرٌ اس میں حکیم محمود صاحب نے تحریف کرنے میں یہودیوں کو بھی شرمادیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۸

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القرین عظیم۔

(وحدت امت ص ۱۰)

اصل میں آیت یوں تھی: لولا نزل مکر حکیم محمود صاحب نے بحرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۹

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

قل لان اجتمعت الانس والجن علی ان لا یاتون بمثلہ ولو کان

بعضہم لبعض ظہیر ○ (وحدت امت ص ۲ تا ص ۱۳)

جب کہ اصل میں یہ آیت یوں تھی۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثل هذا القرآن لا یأتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا حکیم محمود نے بڑی بحرمانہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ (دیکھئے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸)

تحریف نمبر ۹۰

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات مغفرة واجرا عظیماً (وحدت امت ص ۳۹)

یہ آیت سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹ ہے مگر صحیح یوں ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظیماً حکیم محمود نے مجرمانہ تحریف کرتے ہوئے لفظ منکم کو آمنوا کے بعد ذکر کر دیا ہے۔ جب کہ لفظ منهم ہے اور ہے بھی عملوا الصالحات کے بعد۔

تحریف نمبر ۹۱

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: قل هل ابشکم بالانحسرین اعمالاً (وحدت امت ص ۳۹) یہ آیت سورۃ الکہف آیت ۱۰۲ کی ہے مگر صحیح یوں ہے قل هل نبشکم جمع مشکلم کے صیغہ کے ساتھ حکیم محمود صاحب نے جمع مشکلم کے صیغہ کو واحد مشکلم کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کا مرتکب ہوا ہے۔

تحریف نمبر ۹۲

نواب صاحب لکھتے ہیں: لان اللہ تعالیٰ قال فی سورة النهی فلا تعضلوہن لئلا یبعض ما آتیتموہن۔ (الروضۃ الندیہ ص ۱۳۵ باب الخلع مطبع علوی کھنڈ) یہ آیت پ نمبر ۲ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۹ میں آتی ہے لیکن صحیح ولا تعضلوہن ہے یعنی واؤ کے ساتھ نہ کہ فاء کے ساتھ نواب صاحب نے واؤ کے بجائے فاء لاکریوں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۹۳

نواب صاحب لکھتے ہیں وایضاً قوله تعالیٰ فلا یصل لکم ان تاخذوا مما آتیتموہن شیئاً۔ (الروضۃ الندیہ ص ۱۳۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے فلا یصل میں فاء کا اضافہ کیا ہے۔ اصل میں یہ آیت یوں تھی ولا یصل واؤ کے بجائے فاء کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

(دیکھئے سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

تحریف نمبر ۹۴

نواب صاحب لکھتے ہیں: وقال تعالى 'فلا جناح عليك ان تنكحوهن اذا نيتموهن اجورهن۔ (الروضة النديہ ص ۱۳۵ تا ۱۳۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے ولا جناح کو فلا جناح سے تبدیل کر دیا ہے۔

(دیکھئے سورۃ البتہ آیت نمبر ۱۸/۱۸)

تحریف نمبر ۹۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: فی قوله تعالى 'فان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى يرضعن حملهن (الروضة النديہ ص ۱۵۵) یہاں بھی نواب صاحب نے وان كن كوفان كن فاء کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کی ہے۔ (دیکھئے سورۃ الطلاق آیت نمبر ۶)

تحریف نمبر ۹۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: قال تعالى 'فان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة۔

(الروضة النديہ ص ۲۳۲)

یہاں بھی نواب صاحب نے وان كان كوفان كان کے ساتھ تبدیل کر دیا اور یوں

مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸)

تحریف نمبر ۹۷

مولانا محمد عیسیٰ گوندلوی لکھتے ہیں مولوی محمود الحسن دیوبندی تقلید کے وجوب کو قرآن سے ثابت کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن کہیں تقلید کا قرآن سے جواز نہیں پاتے بالآخر قرآن کریم کی ایک آیت ہاں تنازعہ فی شینی فردوہ الی اللہ وارسول الا یہ میں یوں تحریف کرتے ہیں۔ (مطرقۃ الہدی ص ۹ طبع اول)

یہاں گوندلوی صاحب نے خود اس آیت میں تحریف کر دی ہے والرسول کو وارسول بنا کر یوں مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۹۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں۔

وقولہ (تعالیٰ) واذامسنا الانسان ضر دعانا بجنبہ او قاعدًا وقائمًا (لزل

الابرار بالعلم المأثور من الادعية والاذکار ص ۳۳ طبع قسطنطنیہ)

یہاں نواب صاحب نے تین مقامات میں تحریف کی ہے۔ ایک تو اذامس الانسان کو
واذامسنا الانسان بنادیا دوسرے الضر کو ضر بنادیا تیسرے کجہ کجہ سے تبدیل کر دیا اور یوں
تحریف در تحریف کا شکار ہوئے ہیں (خدا کی پناہ) دیکھئے یہ آیت سورہ یونس آیت نمبر ۱۲ میں آتی ہے۔

تحریف نمبر ۹۹

خالد گمر جاکھی غیر مقلد لکھتے ہیں اور فرمایا قل من یرزقکم من السماء والارض
امن بملک السمع والابصار ومن یشرف علیکم من المیت ومن یشرف علیکم من
الحی۔ (ارکان اسلام التوحید ص ۱۹)

یہاں خالد صاحب نے ویشرف علیکم من المیت میں من کا اضافہ کر کے قرآن مجید کی
اصلاح کی ہے اور یوں مجرمانہ یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورہ یونس آیت نمبر ۳۱)

تحریف نمبر ۱۰۰

خالد گمر جاکھی نے لکھا ہے ان السلیین تدعون من دون اللہ لن
یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلهم الذباب لا یشوقدوہ ضعف الطالب
والمطلوب ارکان الاسلام (ارکان اسلام التوحید ص ۲۹)

خالد صاحب نے قرآن مجید میں دو جگہ تحریف کی ہے ایک تو لا یشوقدوہ سے پہلے
شیئاً کا لفظ تھا اس کو ختم کر دیا دوسرا لا یشوقدوہ کے بعد منہ کا لفظ تھا اس کو بھی حذف کر دیا اور یوں
مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۱

خالد گھر جا کھی لکھتا ہے قل حسبى عليه ينوكل المتوكلون (ارکان اسلام التوحید ص ۳۷) سورۃ زمر آیت نمبر ۳۸) اس میں خالد صاحب نے حسبى اللہ سے لفظ اللہ کو حذف کر دیا ہے اور یوں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۲

خالد صاحب لکھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وان یمسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا هو وان یمسک اللہ بخیر فہو علی کل شیء قدير۔

(ارکان اسلام التوحید ص ۳۵)

یہ آیت سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۷ میں آتی ہے یہاں خالد صاحب نے وان یمسک اللہ بخیر میں لفظ اللہ کا اضافہ کر کے تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۳

خالد صاحب لکھتے ہیں: واذا تلىٰ عليهم آياتنا بينت قال الذین لا یرجون لقاءنا انت بقرآن غیر هذا واولدله من تلقاء نفسی۔ (ارکان اسلام التوحید ص ۳۸) پ ۱ سورۃ یونس) اس آیت میں خالد گھر جا کھی صاحب غیر مقلد نے اولدله کے بعد قل ما یکون لی ان اولدله کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۴

خالد صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اربیت من اتخذ الہہ ہواہ (ارکان اسلام التوحید ص ۶۸) یہاں خالد صاحب نے افرأیت کو اربیت سے تبدیل کر دیا یعنی فاء کلمہ کو (دیکھئے سورۃ الباقیہ آیت ۲۳) حذف کر دیا ہے

تحریف نمبر ۱۰۵

و يجعلون لما يعلمون نصيبا مما رزقناهم ولتستلن عما كنتم تفترون۔
(ارکان اسلام التوحید ص ۶، پ ۱۴)

یہ آیت سورۃ النحل آیت ۵۶ میں آتی ہے اس میں خالد صاحب نے ایک تحریف تو یہ کی ہے لما لا يعلمون کو لما يعلمون بنا دیا ہے۔ حالانکہ اصل آیت یوں ہے۔ لما لا يعلمون دوسری تحریف یہ کی ہے تالہ لتستلن کو ولتستلن بنا دیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۶

خالد گمر جاکھی لکھتا ہے: انما كان قول المؤمنين اذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم بينهم يقولوا سمعنا واطعنا۔
(ارکان اسلام اجتماع رسول ص ۸)

یہاں خالد صاحب نے ان يقولوا میں سے ان کو کاٹ کر قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف ۱۰۷

خالد گمر جاکھی صاحب لکھتے ہیں: ان الله يربي الصدقات (القرآن) (ارکان اسلام زکوٰۃ ص ۳) سورۃ البقرہ آیت ۶۷ میں آتا ہے يُمَحِّقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الصدقات۔ مگر ان الله يربي الصدقات قرآن مجید میں کہیں نہیں آتا یہ خالد گمر جاکھی کی خالص تحریف ہے جو بجرمانہ یہودی تحریف کا نمونہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۸

مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد لکھتے ہیں: اس آیت سے علمائے احناف نماز میں مطلق قراءۃ کی فریضیت پر بالکل اسی طرح استدلال کرتے ہیں جیسے وار کھو او اسجدوا لآیۃ سے رکوع و سجدہ
(توضیح الکلام ص ۱۰۴، راجع ۱۲)

اس میں ارشاد الحق صاحب نے وار کھو میں واق زائد کر دی ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔
(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

خود بدلے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

کس درجہ ہوئے فقہان حرم بے توفیق

تحریف نمبر ۱۰۹

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: بکمل آیت یوں ہے الم ترالی الذین قبل لهم کفوا ایدیکم و اقیموا الصلوة و آتوا الزکوة فلما کتب علیهم القتال اذا فریق منهم یخشون کخشیه اللہ۔ (النساء ۷۷) (توضیح الکلام ص ۵۲۲ ج ۲ کا حاشیہ)

مولانا ارشاد الحق صاحب نے اس آیت میں الناس کا لفظ چھوڑ دیا ہے جو یخشون کے بعد تھا اور یوں قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۰

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں ہم یہاں واذا قرئ کی مناسبت سے صرف دو مثالیں ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں مالہم لایومنون اذا قرئ علیہم القرآن لایسجدون۔ (الانشاق ۲ توضیح الکلام ص ۱۲۱ ج ۲)

اس میں ارشاد الحق نے مالہم میں فاء کو چھوڑ دیا ہے اصل میں فمالہم تھا دوسرے لایومنون میں حمزہ کو حذف کر دیا ہے۔ تیسرے واذا قرئ میں واؤ تھی اس کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۱

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: قالوا آمنا به انه الحق من ربنا اننا کنا مسلمین (قصص توضیح الکلام ص ۲۱۷ ج ۲)

اس میں ارشاد الحق صاحب نے من قبلہ مسلمین میں سے من قبلہ کو کاٹ دیا ہے۔ اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۲

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان هو الاذکری للذاکرین۔ (توضیح الکلام ص ۲۰۱ ج ۲)

اس قسم کی آیت سارے قرآن میں نہیں ہے یہ ارشاد الحق صاحب نے مجرمانہ یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور رییس المحرفین کے لقب سے نوازے گئے ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ قرآن کریم کو دعوۃ دیتے ہیں کہ وہ اس قسم کی آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں اور مولانا ارشاد الحق صاحب کو رییس المحرفین کے لقب سے نجات دلائیں۔ (دیدہ باید)

تحریف نمبر ۱۱۳

مولانا محمد ہاشم ٹانڈوی غیر مقلد اخبار المحدثات امرتسر جلد ۲۱ شمارہ نمبر ۵ میں لکھتے ہیں۔
ورد فی القرآن ان الذین یا کلون الربوا۔ (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۶۳/ ج ۱۳)
اس آیت میں اس غیر مقلد نے ان الذین میں ان کا اضافہ کر کے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف سے نوازے گئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۴

مولانا عزیز زبیدی صاحب دار برٹن شیخوپورہ الاسلام لاہور جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۴۳ میں لکھتے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا وزروا ما بقی من الربوا ان کتتم مومنین۔
(بقرہ ع ۲۸) (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۱/ ج ۱۳)
اس آیت میں عزیز زبیدی غیر مقلد نے آمنوا کے بعد اتقوا اللہ کو حذف کر دیا ہے اور زروا کو بھی زاء سے ذکر کیا حالانکہ ذال سے ہے اور یوں یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۵

ابو عبد المجید عبد الحمید بدھوانوی صاحب لکھتے ہیں فرمان ایزدی ہے۔ والذین کفروا اتخذوا دینہم لہو ونعباً (الی ان قال) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اثم توالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفروا و احلوا قومہم دار
(بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۶۳/ ج ۱۰)
اس جگہ اس غیر مقلد بدھوانوی نے ایک تحریف تو یہ کی ہے کہ والذین کے بعد کفروا کا اضافہ کیا ہے دیکھئے سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۱ دوسرے بدلوا نعمۃ اللہ کفروا میں کفروا بنا دیا ہے دیکھئے پ ۱۳

تحریف نمبر ۱۱۶

مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: فنکسوا علی رؤسہم لقد علمت ما هؤلاء یبتلقون۔ (نہادی سلفی ص ۱۳۱)

حالانکہ یہ تحریف ہے صحیح آیت یوں ہے۔ ثم نکسوا علی رؤسہم۔ (دیکھئے پ ۱۷) غیر مقلدین قرآن پاک میں تحریف اور اسلامی کتابوں میں تحریف کرنے میں رکھی لکھ رہے ہیں یہ ان کی تحریض بطور مثال کے ذکر کی گئی ہیں ورنہ ان کی کتاب میں تحریف قرآن سے بھری پڑی ہیں ہمارے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کی کتاب ایضاح الادلہ میں قرآن مجید کی آیت لکھنے میں کاتب سے غلطی ہو گئی ہے تو ان غیر مقلدین نے طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور جس میں قسم و قسم کے فتوے لگائے ہیں حالانکہ حضرت شیخ الہندؒ نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الادلہ ص ۲۵۶ میں یہی آیت صحیح لکھی ہے۔ تو دیکھئے ایضاح الادلہ ناشر فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان یہ غیر مقلدوں کا کتب خانہ ہے ایضاح الادلہ اسی نے چھاپی ہے صفحہ ۲۵۶ پر یہ آیت بالکل صحیح لکھی ہوئی ہے تو پھر غیر مقلدوں ہر کتاب میں طوفان بدتمیزی برپا کرنے کا کیا مقصد ایضاح الادلہ جیسی لا جواب کتاب کا جواب نہ آج تک کوئی غیر مقلد دے سکا ہے نہ اس کا جواب غیر مقلدوں سے آئندہ بن پائے گا۔

تحریف نمبر ۱۱۷

امام نوویؒ لکھتے ہیں ان الذی فی النسخ المشہورۃ المحققۃ من سنن ابی داؤد من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلاشیعی علیہ۔ (نووی شرح مسلم ۳۱۳ ج ۱) کہ امام ابوداؤدؒ کی کتاب سنن میں حدیث ہے کہ جس شخص نے جنازہ مسجد میں پڑھا پس اس پر کوئی گناہ نہیں مشہور نسخوں میں فلاشیعی علیہ ہے۔ الدرر السحیہ مع شرح الروضۃ الندیہ ص ۱۶۹ ج ۱ میں قاضی شوکانیؒ غیر مقلد و نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے ابوداؤد کے متن میں فلاشیعی علیہ والنسخۃ نقل کیا ہے نواب وحید الزمان غیر مقلد ابوداؤد مترجم اردو میں لکھتے ہیں۔ من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلاشیعی علیہ اور اس کا ترجمہ اور اس پر تبصرہ یوں کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں نماز جنازہ کی نماز پڑھے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ (ف) دوسری روایت میں ہے اس کو کچھ جرم نہیں تو مسجد میں نہ پڑھنا افضل ظہر۔

(ابوداؤد مترجم اردو ص ۵۶۹ ج ۲)

الجواب

مسند ابی داؤد میں من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلاشیینی لہ ہے جس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کیلئے کوئی ثواب نہیں ہے اب یہ حدیث سنن ابی داؤد کے علاوہ مختلف کتب حدیث میں آتی ہے چنانچہ مسند احمد ص ۴۴۴ ج ۲ میں من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلیس لہ شینی کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا اور مسند احمد ص ۳۵۵ ج ۲ میں فلاشیینی لہ ہے اور مسند احمد ص ۵۰۵ ج ۲ میں بھی فلاشیینی لہ ہے۔

اور یہی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۶۳ تا ص ۳۶۵ ج ۳ اور مصنف عبد الرزاق ص ۵۴۷ ج ۳ میں بھی فلاشیینی لہ ہے مسند ابوداؤد الطیالسی ص ۳۰۴ اور الکامل ابن عدی ص ۳۷۱ ج ۳ اور سنن بیہقی ص ۴۵۲ اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی ص ۲۱۸ ج ۵ میں بھی فلاشیینی لہ کے الفاظ سے مروی ہے مسند ابن الجعد ص ۴۰۴ اور الحعلل امتنا حیدج ۱ ص ۴۴ زاد المعاد لابن القیم ص ۴۰ ج ۱ میزان الاعتدال للذہبی ص ۳۰۴ ج ۲ میں بھی فلاشیینی لہ مروی ہے حلیۃ الاولیاء لابن قیم ص ۹۳ ج ۷ والطحاوی ص ۲۸۴ ج ۱ وابن ماجہ وغیرہ میں فلاشیینی لہ ہے تو اب یہ حدیث اتنی کتابوں میں لاشیینی لہ کے الفاظ سے مروی ہے تو ابوداؤد کا دوسرا نسخہ فلاشیینی علیہ بنانا بالکل جھوٹ ہے۔

دوسری دلیل

اس نسخہ کے بناوٹی ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کا راوی صالح بن نبھان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پر جب جنازہ گھاہنگ ہو جاتی تو واپس آ جاتے اور مسجد میں نماز پڑھنے نہ پڑھتے تھے۔ (ابن شیبہ ص ۳۶۵ ج ۳ مسند ابوداؤد الطیالسی ص ۳۰۴) اور سنن بیہقی ص ۴۵۲ میں ہے کہ صالح نے فرمایا فرأیت اباہریرۃ اذا لم یجد موضعا لا فی المسجد انصرف ولم یصل علیہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ جب جگہ نہ پاتے تو مسجد کے تو پھر جاتے اور جنازہ نہ پڑھتے تھے۔

تیسری دلیل

ابوداؤد کے نسخہ فلاشیکی عدیہ کے بناؤنی ہونے کی یہ ہے۔ کہ صالح کی بعض روایات میں ہے۔ من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له اجر کہ جس شخص نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھا تو اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا دیکھئے شرح السنہ للبخاری ص ۳۵۲ راج ۵ و مسند ابن الجعد ص ۴۰۴ اور مصنف ابن ابی شیبہ کے بعض نسخوں میں ہے کہ جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی فلاصلو قلة کہ اس کی نماز ہی نہیں ہوتی دیکھئے یعنی شرح حدایہ ص ۱۱۰۹ و نصب الراية ص ۱۲۲۷۵ اعتراض بعض حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ صالح بن نبھان آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

جواب

محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب کا سماع صالح سے قدیم ہے اس لئے محدثین کرام نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا (التحقیق والايضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۵۶ لاین الدین العراقي) و التقریب لحافظ ابن حجر و میزان الاعتدال ص ۳۰۴ راج ۲ للذھبی۔ و فتح القدیر ص ۹۱ راج ۲ لحافظ ابن ہمام وغیرہ۔

ضروری اہم نوٹ :-

محترم قارئین کرام آپ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ غیر مقلدین جب بھی مختلف کتابوں کو اکٹھا کر کے یا کچھ جلدوں کو اکٹھا کر کے چھاپ رہے ہوں اور اس سے پہلے وہ کتابیں الگ الگ چھپی ہوں اور جلدیں علیحدہ علیحدہ ہوں تو غیر مقلدین کا اکٹھا کر کے چھاپنے کے پروگرام میں ضرور ہنرور کچھ نہ کچھ دال میں کالا کالا ہوتا ہے کسی اپنے عیب کو عمل جراحی کر کے چھپانا مقصود ہوتا ہے یا کچھ جھوٹی من گھڑت روایت عبارت کو ٹھونسے اور تحریف و خیانت کر کے دھوکہ دہی کا پروگرام ہوتا ہے اسلامی کتابوں کو بے وقعت و خراب کرنے کا پروگرام ہوتا ہے غیر مقلدین کے اکٹھا کر کے چھاپنے میں کوئی دینی خدمت ہرگز مقصود نہیں ہوتی صرف اور صرف تحریف و خیانت کا پروگرام ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۸

مکتبہ دارالسلام لاہور کی جانب سے چھ کتابیں یعنی صحیح البخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن الترمذی و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ کو ایک جلد میں اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ بظاہر تو یہ بہت اچھا کام تھا لیکن اکٹھا کر کے شائع کرنے کا مقصد ہی تحریف کرنا تھا غیر مقلدین نے اس میں تحریف بھی کر دی ہے جس سے یہ نسخہ داغدار ہو گیا ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین کے بعد یہ عبارت محرف بھی داخل کر دی ہے۔

قال ابو داؤد هذا حديث مختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على هذا اللفظ .
(الكتب السنه ص ۱۲۷۸)

اسی طرح مرسل طاؤس کو جو سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایت ہے۔ اس کو بھی سنن ابوداؤد میں داخل کر دیا ہے۔ (دیکھئے الكتب السنه ص ۱۲۷۹) اس تحریف سے بھی زیادہ خوفناک تحریف۔ سنن نسائی باب رفع الیدین للسخود میں ایک حدیث کی سند کو بدل دیا ہے پہلے اس کی اصل سند ملاحظہ فرمائیں۔

اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن قتاده عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث O (سنن نسائی)
اب محرف سند ملاحظہ کریں: اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابي عدي عن (سعيد) عن قتاده (الكتب السنه ص ۲۱۵۷) شعبہ کے بجائے۔ سعید لکھ دیا ہے۔ حالانکہ صحاح ستہ میں سنن الجتبی جو امام نسائی کی ہے جو بروایت محدث ابن اسحاق مروی شدہ ہے اس کے تمام جدید و قدیم نسخوں میں سند شعبہ ہی کے طریق سے مروی ہے۔ حتیٰ کہ تحفہ الاشراف میں ابوالحجاج المزنی نے اور کتاب الوہم والاہیام (ص ۶۱۳ جلد ۵) میں علامہ ابن قطلان قاسی نے شعبہ کا ذکر کیا ہے۔ سنن الجتبی کے حوالہ سے باقی رہی امام نسائی کی السنن الکبریٰ تو وہ کتاب اور ہے وہ ابن اسحاق کے ذریعہ سے مروی نہیں ہے وہ ابن الاحمر کی سند سے مروی ہے۔ دیکھئے کتاب الوہم والاہیام کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خاتمین محرفین کو خوب داد دیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تنبيه القلمين على تحرير آياف الخالين

بيان الوجهم واللايهما الواقعين في كتاب الحكم

للايهر الخافظ المحدث ابو الحسن علي بن محمد ابن القطان الفاسي الشافعي

[ج - - هـ]

مطبوعه عرب

وقال الطحاوي: حدثنا نصر بن مسلم، حدثنا حبيب الأعمش، حدثنا عياض، أنه عن رافع، عن ابن عمر، أنه كان يرفع يديه في كل حنطة، ورفع، وركب، وسجد، وقام، وعود من السجدة، ويذكر أن رسول الله ﷺ كان يفعل ذلك. وقال النسائي: أخبرنا محمد بن فضال، حدثنا ابن أبي عمير، عن شعبة^(١)، عن قتادة، عن نصر بن عاصم، عن مالك بن الحويرث، أنه رأى^(٢) نبي الله ﷺ رفع يديه في صلاته إذا ركع، وإذا رفع رأسه من ركوعه، وإذا سجد، وإذا رفع رأسه من سجده، حتى يحاذي بهما فروع أذنيه، ورماه هشام، عن قتادة، وهذه أيضاً زيادة مستدركة عليه في حديث مالك بن الحويرث، فإنه ذكره من عند [مسلم]^(٣) محالاً، لأنه على حديث ابن عمر، قال: ولم يذكر السجدة^(٤). وهذا ذكر السجود فيه.

وأما ما ذكر من طريق أبي عمرو بن عبد السمر، من رواية وائل في الرفع إذا رفع رأسه من السجود، فهو أبعد وقد ذكره، وقد يستحي أن يروي عن أبي عمرو، وهو عبد أبي داود، فأعلمه والله الموفق.

(٢٨٣٢) (وذكر من طريق^(١) النسائي حديث حذيفة حين صلى معه،

(١) في ب، عن محمد، وهو حديث

(٢) ما بين المذكورين - ما من ت - وثبت في نسخة، ولاحقه

(٣) من السجدة، وهو من ب، رواه

(٤) انظر الأحكام، نويس (١) ٢٥٥

(٥) ما بين المذكورين محو في ب، حسب نسخة، انظر الأحكام، نويس

(٢٨٣٢) صحيح أخرجه نسائي (٢) (٦٠٦)، ومعه (١) (٥٣٦)، وسرماني محضراً (٦) (٥٤٠)،

وأحمد (٥) (٣٩٧).

كلهم من طريق الأعمش - عن معاذ بن عبد الله - عن سواد بن ثعلبة - عن صفوان -

عن حذيفة

محترم قارئین کرام

اب آپ نے ملاحظہ

فرمایا ہے کہ ہم نے غیر مقلدین کی تحریفات خیانتوں قرآن پاک کی آیات حدیث مبارکہ مختلف اسلامی کتب فتاویٰ وغیرہ کے فوٹو کاپیاں عکس آپ کے سامنے پیش کئے ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن جھوٹے اور محرف ہیں ان کی بہت سی کٹی اور مزید خیانتیں دھوکہ بازیاں تحریفات بھی مختلف کتب میں موجود ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ اگلی طبع میں حاضر خدمت کی جائیں گی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن پاک حدیث مبارکہ اور مختلف اسلامی کتابوں کی خائنیں تحریفیں ساری قیمن علم سے حفاظت فرمائے اور سارے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کتاب کو نافع خاص و عام بنائے اور مصنف کا خاتمہ ایمان پر فرمائے

(آمین) (آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ

وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ آمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ / ۲۷ مئی ۲۰۰۳ء

حافظ محمد حبیب اللہ ڈیرو کی اغفر لہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلائ آباد

(ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

کوڈ نمبر ۹۶۱۰۹۶۱ فون نمبر ۶۳۶۱۱۳۷



هو الفتح العليم

توضیح الکلام پر ایک نظر

مؤلف

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت
حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیوی
فاضل نصرۃ العلوم کوجرانوالہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ناشر

جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم (ماتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

اباحدیت اور انگریز



مؤلف

مولانا بشیر احمد قادری عسکری

مقدمہ و تمہاز

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حقیقت

شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی

اباحدیت

انگریز



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلاول آباد زیرہ اسماعیل خان

مناظر اسلام محقق الہدیت خیریت حافظ حبیب اللہ ڈیروی

- 150/Rs توحید الکلام پر ایک نظر
- زیر طبع ارشاد الحق اثری اپنی تصانیف کے آئینے میں (عقرب)
- 100/Rs نور الصباح حصہ اول
- 100/Rs نور الصباح حصہ دوم
- 50/Rs مقدمہ و تتمۃ الہدیت اور انگریز
- زیر طبع ہدایہ علماء کی عدالت میں حصہ اول
- زیر طبع ہدایہ علماء کی عدالت میں حصہ دوم
- 100/Rs تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین
- زیر طبع مناظرہ کھکھڑ منڈی بر مسئلہ رفع الیدین
- مناظرہ تحریری بر خلف الامام مابین علامہ حبیب اللہ ڈیروی (حنفی)
- زیر طبع مفتی ابوالبرکات احمد آف گوجرانوالہ (غیر مقلد)
- عقرب زیر طبع العروج بالفروج (یعنی غیر مقلدین کی ترقی کا راز)
- عقرب زیر طبع احقاق حق (یعنی فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات)



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان